میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر علماء اسلام مشائخ عرب و عجم
اور اکابرِ دیوبند کی مصدقہ عظیم الشان تحقیقی کتاب لاجواب تاریخی دستاویز

الدُّرُّ المُنَظَّم
فی
بیانِ حکمِ مولدِ النبی الاعظم

تصنیف

شیخ الدلائل مولانا شیخ عبد الحق محدث الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حسبُ الارشاد

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ

بسعی

پیرِ طریقت حضرت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی
زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف

ناشر

مولانا الحافظ القاری الصاحبزادہ محمد ابوبکر نقشبندی
ناظم مکتبہ حضرت میاں صاحب شرقپور شریف۔ شیخوپورہ

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

اللہ المستعان فی حکم مولد النبی الاعظم

بسعی

پیر طریقت حضرت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی

زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد اضعف العباد الملتجی بجرم رب الهادی محمد عبد الحق ابن مولانا المولوی الشیخ محمد بن الشیخ یار محمد الالٰہ آبادی
عاملہم اللہ بفضلہ العمیم تلمیذ مولانا العلامہ والبحر الفہامہ المرحوم ابی البرکات رکن الدین المدعو بتراب علی نعمہ اللہ
بغفرانہ واسکنہ بحبوحۃ جنانہ بخدمت برادران مومنین ازراہ خیر خواہی کی عرض کرتا ہی کہ بعضی لوگ میلاد
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے نہایت ہی چڑتے ہین اور اوسکو برا سمجھتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ لفظ میلاد
نبی نہ کہنا چاہیے اور بعضے یہ کہتی ہین کہ اس ذکر کو خاص کرنا بیان مین نچاہیے سو جاننا چاہیے کہ یہ اونکا چڑنا
اور برا سمجھنا اسکو نہایت ہی برا ہے نعوذ باللہ منہ اور یہ کہنا کہ لفظ میلاد نبی نہ کہنا چاہیے اور یہ کہنا کہ اونکا
اس ذکر میلاد شریف کو خاص کرنا بیان مین نچاہیے صحیح نہین ہے محض غلط ہے جامع ترمذی جو صحاح ستہ
مین سے ہے اوسمین ایک باب خاص اسی ذکر مین ہے اسطرح پر باب ما جاء فی میلاد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم سو اسمین دیکھیے کہ لفظ میلاد النبی ذکر ہے اگر یہ لفظ کہنا منع ہوتا تو ہرگز وہ اسکو ذکر نفرماتے اور اسمین
دیکھیے کہ بیان ذکر میلاد شریف کو خاص ایک باب مین نام لیکے ذکر فرمایا ہے اگر یہ ناجائز ہوتا تو وہ اسطرح ہرگز
نکرتے جامع ترمذی میں اس باب مین بیان ہے کہ قیس بن مخرمہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے میلاد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر بیان فرمایا ہے اسطرح پر کہ ولدت انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل اور
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے قباث بن اشیم صحابی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ انت اکبر ام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی و انا اقدم
منہ فی المیلاد اور جاننا چاہیے کہ بعضی لوگ مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہایت ہی جلتے ہین اور
اسکو بہت ہی برا سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ مولد رسول اللہ کہنا چاہیے سو یہ جلنا اونکا اور یہ برا سمجھنا اونکا
ہی برا ہے نعوذ باللہ منہ اور یہ کہنا اونکا صحیح نہین ہے ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے روایت کی ہے

حضرت امام ابی جعفر صادق محمد بن علی رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ اونہون نے فرمایا کان قدوم اصحاب الفیل للنصف من المحرم فبین الفیل وبین مولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خمس وخمسون لیلۃ سو اس روایت مین موجود ہے کہ حضرت امام ابی جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے وقت بیان مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد رسول اللہ کا لفظ فرمایا اگر یہ کہنا منع ہوتا تو آپ اسکو وقت بیان مولد شریف کے ہرگز نہ فرماتے

جاننا چاہیے کہ بعضی لوگون مین بیان مولد شریف مین نزاع ورد وکد واقع ہے ور کلمات ناشائستہ اون سے سُنے گئے ہین کہ اونکو کیا یہان ذکر کرین نعوذ باللہ منہا اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اسکے بیان سے کیا فائدہ ہے ہم تو ایکدفعہ پیدا ہو چکے ہین ہمارے اختیار مین تو اسطرح پیدا ہونا نہین ہے اگر کوئی دوسرا بیان آپکے حال شریف کا ہوگا تو ہم اسطرح اوسپر عمل کرینگے مثلا احوال کہانے پینے سونے وغیرہ کا اور یہ بھی سنا ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہین کہ بھلا آپ نے بھی کبھی اپنا حال مولد شریف کا اور حال اپنی پیدایش مبارک بیان فرمایا ہے یا آپ نے کبھی حال پیدایش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مین سے بیان فرمایا ہے کہ تم لوگ اسکو آپ کے خلاف بیان کرتے ہو یا کسی خلیفہ نے خلفاء راشدین مین سے رضی اللہ تعالی عنہم یا اور کسی بقیہ صحابہ سے یا تابعین یا تبع تابعین سے حال مولد شریف کا اور آپ کی پیدایش مبارک کا بیان کیا ہے اور جب قرون ثلثہ مین پایا نہ گیا تو یہ بیان کرنا بدعت سیئہ ہے اور بعضون سے یہ سنا گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہین کہ یہ بیان مولد شریف تو مستحسن ہے بلکہ مستحب ہے مگر اسکا بیان تنہا پڑھ لیوے لوگون مین نہ پڑہے اور اس بیان شریف کو تکرار نہ کرے اس بیان مولد شریف کو اگر بتکرار پڑہیگا تو منع اور بدعت سیئہ ہو جاویگا اور اس بیان مولد شریف کو شہرون مین بھی نہ پڑہے اور چوکی اور منبر پر بھی نہ پڑہے ورنہ بدعت سیئہ ہو جاویگا سو جاننا چاہیئے کہ یہ جو وہ کہتے ہین تو وہ اسطرح نہین ہے کیونکہ وارد ہی عند ذکر اولیاء اللہ تنزل الرحمۃ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف کی وقت بطریق اولی نزول رحمت الٰہی ہوتا ہے چنانچہ تصریح وارد ہے کہ آپکے اس ذکر کرنے والون مین سے دروازے کہلے جاتے ہین اور تمام ملائکہ اون کے واسطے استغفار کرتے ہین اور نجات عذاب دنیا و آخرت سے اون کے واسطے ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اون کے واسطے واجب ہوتی ہے تو اس بیان مولد شریف مین بڑا فائدہ ہی رزقنا اللہ سبحانہ وتعالے اور بروایات صحیحہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا حال ولادت باسعادت اپنے آپ یا بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش و درخواست کسیکی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم مین بکرات ومرات بیان فرمایا ہے اور یہ بھی بروایات صحیحہ ثابت ہے

یعنی اصحاب فیل کا نصف محرم کو آنا
بس فاصلہ درمیان اس قصہ کے اور پیدا ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچپن دن کا تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال پیدائش انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا کبھی اپنی حال پیدائش کے ساتھ
بیان فرمایا ہے اور کبھی آپ نے اپنی حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مین سے علیحدہ بھی
بیان فرمایا ہے اور اسیطرح صحابہ اور تابعین مین سے بھی رضی اللہ تعالی عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء
علیہم الصلوۃ والسلام مین سے علیحدہ بھی اور اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک کے ساتھ
بھی بیان فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم مین سے بھی آپکی مدح کرنے کے واسطے آپ سے اجازت
و اذن لیکے آپ کے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعرون مین بیان کیا ہے اور آپ نے اون کے
حق مین وقت طلب اذن کے اذن دیکر دعا فرمائی ہے کہ قل لا یفضض اللہ فاک یعنی مدح بیان
کرو نہ توڑے اللہ تمہارے منہ کو مراد اسے دعا اون کے واسطے ہے واسطے حفاظت اونکے منہ کے کل خلل سے
نہ فقط دانتون کے گرنے سے اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے
اور غیر سے امر اسکو کہ اس بیان شریف کو لوگون کے سامنے سنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ اور بعض بقیہ
صحابہ اور صحابیات امہات المومنین وغیرہا سے اور تابعین اور تبع تابعین مین سے بھی بروایات صحیحہ اسکا
بیان کرنا ثابت ہے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور شعرون مین بھی اس بیان شریف کو آپ کے سامنے
صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مین سے پڑہا ہے کہڑے ہوکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منبر
پر کہڑے ہوکر اپنا نسب شریف اور حال پیدائش مبارک بیان فرمایا ہے چنانچہ بیان اسکا مفصل احادیث
صحیحہ سے کتب معتبرہ سے عنقریب کیا جائیگا ان شاء اللہ تعالی سو یہ بیان مولد شریف ہرگز منع و بدعت
سیئہ نہین ہے اور بعضے لوگ یہ کہتے ہین کہ ہم بیان مولد شریف کا انکار نہین کرتے ہین ہم تو اسکو مستحسن بلکہ
مستحب کہتے ہین مگر اسکا بیان بطور روایت کرے جسطرح کتب احادیث شریفہ مین بطور روایت ہے اور
بغیر روایت کے طور پر علیحدہ یہ بیان نہ کرے کیونکہ اسطرح بیان کرنا درست نہین ہے سو جاننا چاہیئے
کہ یہ کہنا اونکا صحیح نہین ہے دونون طور سے حالات ولادت باکرامت کا بیان کرنا کتب احادیث شریفہ
سے ثابت ہے چاہی بطور روایت چاہے بطور احادیث شریفہ کے بیان کرے اور چاہے احوال شریفہ
ولادت باکرامت کو علیحدہ جو کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہوئے ہین اونکو بغیر اسناد کے بیان کیئے بیان کرے
چنانچہ صحابہ اور صحابیات رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مین سے بھی کبھی بے اسناد ذکر کئے حالات ولادت
باسعادت کو علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے جیسا کہ اسکا حال روایات صحیحہ سے جو کہ ذکر کیجائینگے معلوم
ہوجائیگا ان شاء اللہ تعالی اور جاننا چاہیئے کہ بعضے لوگ عمل مولد شریف کو جو کہ مروج ہے کہ جسکا
بیان عنقریب ہوگا جبکہ وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو اور اس مین تعیین و تخصیص روز

بدعت سیئہ کہتے ہین سو یہ بہی اسطرح نہین ہے بلکہ یہ بدعت حسنہ ہے بلکہ بعضی اکابر علما نے آپکے فضائل و معجزات
کے ذکر کو خصوصًا وقت ظہور فساد و ضعف اعتقاد کے اور پہیلانے منکرین کے مطاعن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اوپر اور عوام کے ذہنون مین شبہے اور شکوک ڈالتے وقت واجب علی الکفایہ فرمایا ہے بلکہ بعضے اکابر علما
نے یہ فرمایا ہے کہ اگر مسلمان دین کے دشمنون کا حال بدیدۂ حمیت اسلامی ملاحظہ فرماوین خصوصًا اس زمانے
مین کہ ہر جگہ وہ نشر فضائل اپنے پیغمبر کا اپنے دین کی ترویج کے واسطے اور لوگون کو ترغیب دینے کیواسطے
کرتے ہین تو انعقاد مجلس مولود شریف کہ موجب نشر فضائل و معجزات سرور کائنات علیہ الصلوات والتحیات
ربیع الاول مین بلکہ ہر مہینے مین لازم و واجب جانین چنانچہ بیان اسکا بہی بتصریح ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور بعضے لوگ اس عمل مولد شریف کو جو ہر برس اوس دن مین ہو جو کہ موافق دن ولادت باسعادت کے
اور وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو بدعت سیئہ کہتے ہین سو یہ بہی اس طرح نہین ہے بلکہ یہ بہی بدعت حسنہ
ہے اس تعیین کی اصل بہی شرع شریف سے ثابت ہے اسکا بیان بہی اور جو اسپر لوگون کا اعتراض ہے اسکا
بیان بہی اور اسکا جواب بہی بتفصیل بیان ہوگا **اور جاننا چاہیئے** کہ اگرچہ یہ عمل مولد شریف بتعیین و
تخصیص روز ہو یا بلا تعیین و تخصیص روز ہو مگر اوس مین ادخال محرمات و منکرات ہو تو تمام اکابر علماء محققین
متفق ہین اس بات پر کہ انعقاد مجلس مولد شریف بادخال محرمات و منکرات شرعیہ ناجائز ہے اسطرح کی مجلس
کرنے کو وہ بہی نہین تجویز فرماتے ہین بلکہ اسطرح کی مجلس کرنیکو منع فرماتے ہین سو اسمین تمام علماء محققین متفق
ہین نزاع و اختلاف اسمین کسیکو نہین باقی رہی یہ بات کہ بعضی علماء اس طرح کی مجلس مولد شریف کیصورت
مین نفس مولد شریف کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام کہتے ہین اور وہ یہ بہی کہتے ہین کہ اصل مولد
شریف ہی سے منع کرنا بہت لائق ہے کیونکہ اسمین بہت مفاسد حاصل ہوتے ہین اور جو اکابر علماء محققین
ہین وہ اس کے رد مین یہ فرماتے ہین کہ تحریم تو اسمین آئی ہے حرام چیزون کی جہت سے وہ اسمین داخل کیے گئے
ہے نہ باعتبار اجتماع کے واسطے اظہار شعار مولد شریف کے اگر مثل ایسے امور کے واقع ہو اجتماع مین نماز
جمعہ کے واسطے مثلا وہ البتہ ہوگا قبیح برا اور اسسے لازم نہین آتا ہی حرمت اجتماع کے نماز جمعہ کے لیئے
جیسا کہ یہ ظاہر ہے اور ہمنے تو یہ بیشک دیکھا ہے بعضے ان امور کو رمضان شریف کی راتون مین نزدیک
اجتماع لوگون کے نماز تراویح کے واسطی کیا حرام ہو جایگا اجتماع بسبب ان امور کے وہ جو ملے ہین اوسکی ساتھ
کلا یعنی ہرگز نہین یون بلکہ ہم کہتے ہین اصل اجتماع نماز تراویح کے واسطے حسن ہے اور سنت ہے اور قربت ہے
اور جو برے امور ملائے گئے ہین اوسکی وہ قبیح ہین برے ہین اسیطرح ہم کہتے ہین کہ اصل اجتماع واسطے
اظہار شعار مولد شریف کے مندوب ہے اور قربت ہے اور امور قبیحہ جو ملائے گئے ہین اوسکے طرف وہ برے ہین

ان امور کو برا سمجھنا چاہیئے اور وہ یہ ہے فرماتے ہین کہ مولد النبی مین تعظیم مضاف کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور
بیت اللہ زادہ اللہ سبحانہ وتعالی تعظیما وتشریفا یعنی جب کسی چیز کی نسبت بڑے کیطرف کرتے ہین یعنی جب
کسی چیز کا علاقہ بڑی چیز سے لگاتے ہین تو اوس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہے جیسے مولد نبی کا اور آپکا
موئ مبارک اور نعلین شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گھر اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام مین گھر کی تعظیم
اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے اور یہ اضافت تحقیر کے واسطے کب ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت چھوٹے
اور حقیر اور ذلیل چیز کیطرف کرتے ہین جیسے ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا تو مولد کی حقارت کرنا درست
نہ ہوگا یہ لفظ کہکے کہ مولد بدعت مذمومہ ہے یا گمراہی یا حرام ہے یا مکروہ ہے اور یہ کہنا بھی درست نہوگا
کہ یہ رسالہ مولد کے باطل کرنیکی واسطے ہے عمل مولد شریف جو کہ مستحسن ہے اوسکو ہم بدعت سیئہ وبدعت ضلالت و
حرام ومکروہ اور ممنوع ہرگز نہین کہتے ہین بلکہ جو کوئی اوسمین محرمات وممنوعات شرعیہ کرے اوسی منع کرتے
ہین اور اوس محرمات وممنوعات شرعیہ کو بدعت سیئہ وبدعت ضلالت وحرام ومکروہ وممنوع البتہ کہتے
ہین اور یہ کہتے ہین کہ اونکو اس مجلس مولد شریف مین نکرنا چاہیئے اور پاک وصاف اس مجلس شریف
کو اون سے رکھنا چاہیئے اور جو بدعات عوام نے نکالین ہین یعنی اور اسباب محرمہ ومنکرات سے اوسکو
اس سے خالی رکھنا چاہیئے تاکہ باعث حرمان طریقہ اتباع سے نہو چنانچہ ان سب کا بیان بھی
بسند کتب معتبرہ کیا جائیگا ان شاء اللہ تعالی **اور جاننا چاہیئے** کہ یہ جو بعضے لوگ کہتے ہین
کہ عمل مولد شریف منع ہے اسواسطے کہ تعیین اسمین کسیوقت کا دن کو ہو یا رات کو لوگ کرتے ہین اور تعیین
اپنی طرف سے کرنا منع ہے اور بے تعیین ہرگز عمل مولد شریف ہوتا نہین ہے اسیواسطے یہ بدعت سیئہ ہے
سو یہ اسطرح نہین ہے بلکہ تعیین وہ ممنوع وباطل ہے کہ جسمین یہ لحاظ ہو کہ خلا نے روز معین مین بجالانا
اسکا درست ہے اور اسکے سوا ناجائز ہے کیونکہ اس صورت مین تشریع شرع جدید اور تغییر حدود اللہ ہے
اور اگر تعیین بغیر اس لحاظ کے ہی تو کچھ مضائقہ نہین جیساکہ تذکیر وموعظت واسطے نفع وہدایت
لوگون کے جمیع وقتون مین مؤکد ومستحب ہے اور تعیین کرنا کسی روز کا روزون مین سے اور تاریخ کا
تاریخون مین سے اسکی واسطے ہے جیساکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے پنجشنبہ کا روز
واسطے موعظت کی مقرر فرمایا تہا صحیح بخاری مین ہے عن ابی وائل کان عبد اللہ یذکر الناس فی کل
خمیس انتہی اس بیان کو خوب تفصیل سے جناب حضرت مولانا واستاذنا ابو البرکات رکن الدین محمد محمد
بتراب قدس سرہ نے رسالہ ہدایۃ النجدین فی مسائل العیدین مین ترقیم فرمایا ہے جو چاہی اسمین ملاحظہ
فرماوے **اور جاننا چاہیئے** کہ جو لوگ قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے کرتے مین اور انکو

بعضی لوگ شرک مین شمار کرتے ہین اور قیام کو شرک کہتے ہین اور حرام اور بدعت سیئہ سو یہ طرح نہین ہے
قیام تعظیما وقت ذکر ولادت باسعادت کے علمار محدثین محققین نے مستحسن فرمایا ہے اور بدعت حسنہ چنانچہ
اسکا بیان بہی تفصیل سے ہوگا سو اب بحول وقوتہ بیان مورد مذکورہ شروع کرتا ہے اور اس رسالہ کو آٹھہ باب
مرتب کرتا ہے **پہلا باب** بیان مین اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت باکرامت
اپنے آپ یا بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکرمیت کی یا بخواہش و درخواست کیسی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی
عنہم مین سے بکرات و مرات بیان فرمایا ہے اور اس باب مین **سات** فصلین ہین **پہلی فصل** بیان مین
ہے اون احادیث صحیحہ کا کہ جسمین ذکر ہے کہ آپنے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے اور اس مین
مذمت و برائی منکرین کا ذکر نہین ہے اور کیسکی درخواست کا بہی اوس مین ذکر نہین ہے **دوسری فصل**
مین بیان ہے اوس روایات صحیحہ کا کہ جسمین ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کہڑے ہوکے اپنا نسب
شریف اور پیدایش کا حال بیان فرمایا ہے بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور بغیر اس سبب کے بہی
تیسری فصل مین بیان ہے اون احادیث شریفہ کا کہ جسمین ذکر ہی کہ کسیکی درخواست کرنیسے آپنے اپنی ولادت
باسعادت کا ذکر فرمایا ہے **چوتہی فصل** اس بیان مین ہے کہ کبہی آپنے اپنی حال پیدایش مبارک کے ساتہ حال پیدایش
انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا بہی بیان فرمایا ہے **پانچوین فصل** اس بیان مین ہی کہ کبہی آپنے حال پیدایش کسی
انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مین سے علیحدہ بہی بیان فرمایا ہے اور اسیطرح صحابہ اور تابعین مین سے بہی رضی اللہ
تعالی عنہم حال پیدایش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مین سے علیحدہ بہی بیان فرمایا ہے **چہٹی
فصل** اس بیان مین ہے کہ کبہی آپ نے اپنی حال پیدایش مبارک کے ساتہ حال پیدایش خلفاء اربعہ
رضی اللہ تعالی عنہم کا بہی بیان فرمایا ہے اور کبہی اپنی حال پیدایش مبارک کے ساتہ حال پیدایش بعض
ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہے **ساتوین فصل** اس بیان مین ہے کہ کبہی آپ نی حال پیدایش خلفاء اربعہ
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا علیحدہ بہی بیان فرمایا ہے اور اس بیان مین ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین مین بہی خلفاء راشدین کی پیدایش کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پیدایش مبارک
کے ساتہ اور علیحدہ بہی بیان کیا ہے رضوان اللہ تعالی اجمعین **دوسرا باب** اس بیان مین ہے
کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مین سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنی اس حال ولادت
باسعادت کو بیان فرمایا ہے اور اس باب مین تین فصل ہین **پہلی فصل** اس بیان مین ہی کہ بعض
صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت و اذن لیکے مدح بیان کرنیکا
آپکے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعرون مین بیان کیا ہے اور آپ نے اونکی حق مین

وقت طلب اُن کے اذن فرماکے دُعا فرمائی ہے کہ قل لا یفضض اللہ فاک مدح بیان کرو نہ توڑے اللہ تمہارے
منہ کو مراد اس سے دُعا اونکی ہو اسکی ہے واسطے حفاظت اونکے مُنہ کے کل خلل سے نہ فقط دانتوں کے گرنے سے
دوسری فصل اس بیان میں ہے کہ آپنے خود بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مدح و مکارم بیان کرنے کو
فرمایا ہے اور اونہوں نے اوس مدح شریف میں ولادت باسعادت کا بھی ذکر فرمایا ہے شعروں میں کھڑے
ہوکے اور اس بیان میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے منبر رکھنے
کے واسطے فرماتے مسجد میں وہ اوسپر خوب کھڑے ہوکے آپ کی مدح اور مشرکوں کی ہجو بیان فرماتے تھے تیسری
فصل میں بیان ہے اسکا کہ آپ کے سامنے آپکی مدح بغیر طلب اُن اور بغیر آپ کے فرمائے شعروں میں
عورتوں نے اور لڑکوں نے اور لونڈیوں نے بیان کیا ہے اور آپ نے اونکو منع نہیں فرمایا ہے اور اسکا بیان
ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپکی مدح میں آپ کے سامنے شعر پڑھے اور آپنے
اونکو دُعا فرمائی کہ جزاک اللہ یا عائشہ خیرا اور یہ فرمایا کہ تم او کرنے سررت کسروری بکلامک یعنی پس میں
یا یہی کہتا ہوں کہ میں خوش کیا گیا اور مسرور ہوا ہوں مثل اپنی خوشی و سرور کے تمہارے کلام کے ساتھ
تیسرا باب اس بیان میں ہے کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اون سے بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور غیر سے بھی امراء و سلوک کے اس بیان شریف کو سُنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ
سے بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور اس باب میں دس فصلیں ہیں بعدد عشرہ مبشرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پہلی فصل میں ہے بیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے
فصل میں ہے بیان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری فصل میں ہے بیان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچویں فصل میں بیان حضرت طلحہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ چھٹی فصل میں بیان ہے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتویں فصل میں ہے بیان
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھویں فصل میں ہے بیان حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نویں فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھا باب
بیان میں ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اس باب میں ہے بقیہ صحابہ اور صحابیات ام المومنین وغیرہا رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین سے مگر بنظر اختصار ذکر بعض صحابہ اور بعض صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر اکتفا
کرتا ہوں اور اس باب میں تیس فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے
فصل میں ہے بیان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تیسرے فصل میں بیان حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما چوتھے فصل میں ہے بیان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت عروہ رضی اللہ تعالے عنہ چھٹی فصل مین ہے بیان حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتوین
فصل مین ہے بیان حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھوین فصل مین ہے بیان حضرت خالد بن
سعدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوین فصل مین ہے بیان حضرت ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن
عبد اللہ بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دسوین فصل مین ہے بیان حضرت اسحق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما گیارہوین فصل مین ہے بیان حضرت عبد اللہ بن القبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہوین فصل مین
ہے بیان حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرہوین فصل مین ہے بیان حضرت ابو الحجاج
رضی اللہ تعالیٰ عنہ چودہوین فصل مین ہے بیان حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہوین
فصل مین ہے بیان حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سولہوین فصل مین ہے بیان حضرت ابو یزید المدنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سترہوین فصل مین ہے بیان حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ اٹھارہوین فصل مین ہے
بیان حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ انیسوین فصل مین ہے بیان حضرت داود بن ابی ہند
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیسوین فصل مین ہے بیان حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ عنہ اکیسوین فصل
مین ہے بیان حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھٹا باب بیان مین ہے روایات صحیحہ کے
جو کہ اسنادین مروی ہین تبع تابعین سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مگر بنظر اختصار کے بعض تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین کے اوپر اکتفا کرتا ہون اور اس باب مین چار فصلین ہین پہلی فصل مین ہے بیان حضرت امام محمد بن
ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری فصل مین ہے بیان حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
تیسری فصل مین ہے بیان حضرت موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھی فصل مین ہے بیان
حضرت وہب بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتوان باب بیان مین ہے حقیقت عمل مولد شریف
مروج کے اور اس باب مین بھی چار فصلین ہین پہلی فصل مین ہے بیان حقیقت عمل مولد شریف مروج
اور حکم عمل مولد شریف مروج جو کہ خالی ہو محرمات و منکرات شرعیہ سے اور بلا تعیین و تخصیص روز ہو دوسری
فصل مین ہے بیان حکم عمل مولد شریف جو کہ ہر برس اوسدن مین ہو جو کہ موافق دن ولادت باکرامت کے ہو
اور خالی ہو بدعات و منکرات شرعیہ سے تیسری فصل مین بیان ہے اصول تعیین اور اسمین بیان ہے
ان اعتراضات کا جو کہ لوگون نے اوسپر کیے ہین اور بیان اونکے جوابات صحیحہ کا چوتھی فصل مین بیان ہے
حکم عمل مولد شریف جو کہ تعیین و تخصیص یا بلا تعیین و تخصیص ہوا اور اسمین ادخال محرمات و منکرات
شرعیہ ہو آٹھوان باب بیان مین ہے قیام کے وقت ذکر ولادت باکرامت کے اور اس رسالہ
کا نام الدر المنظم فی بیان حکم عمل مولد النبی الاعظم رکھا خدا ای غفور رحیم قبول فرماوے

اور جو اسکو پڑھے سُنے دیکھے لکھے اور اسکو رواج دے سا وس کو بخشدی
اور جو اسکے لکھنے کے باعث ہوئے ہیں جزای خیر اونکو عطا فرماوے اور سبکو
بلا حساب بے عتاب عذاب جنۃ الفردوس میں داخل فرماوے اور مرافقت اپنے
رسول حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت فرماوے بمنہ وکرمہ

پہلا باب بیان میں ہے اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت
وکرامت اپنی آپ یا بسبب تحدیث یا براۓ بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش و درخواست
اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکرّات ومرّات بیان فرمایا ہے اور اس باب میں
سات فصلین ہین **پہلی فصل** مین بیان ہے اول احادیث صحیحہ کا کہ جن میں ذکر ہے
آنحضرت کا اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے اور جسمین بحث ومنکرین کا ذکر نہین ہے
اور کسیکی درخواست کا بھی اوس میں ذکر نہیں ہے **اخرج** البخاری عن ابی ہریرۃ قال
بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ
اخرج مسلم عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم
اسماعیل واصطفی من ولد اسماعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من
قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم وکذا اخرجہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح
اخرج الستۃ الا الطبرانی وابونعیم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
خلق الخلق واختار بنی آدم واختار من بنی آدم العرب واختار من العرب مضر واختار من مضر
قریشا واختار من قریش بنی ہاشم واختارنی من بنی ہاشم فانا من خیار الی خیار
اخرج ابن سعد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر العرب
مضر وخیر مضر بنو عبد مناف وخیر بنی عبد مناف بنو ہاشم وخیر بنی ہاشم بنو عبد المطلب
واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرہما **واخرج** ابن ابی عمر العدنی فی
مسندہ عن ابن عباس ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق
آدم بالفی عام یسبح ذلک النور وتسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور فی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاہبطنی اللہ الی الارض فی صلب
آدم وجعلنی فی صلب نوح وقذف بی فی صلب ابراہیم لم یزل اللہ ینقلنی من
الاصلاب الکریمۃ والارحام الطاہرۃ حتی اخرجنی من بین ابوی لم یلتقیا
علی سفاح قط وفی احکام ابن القطان فیما ذکرہ ابن مرزوق عن علی
ابن الحسین (بن علی بن ابی طالب الملقب بزین العابدین التابعی) عن ابیہ
عن جدہ (علی کرم اللہ وجہہ) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نورا
بین یدی ربی (ای فی غایۃ القرب المعنوی منہ) قبل خلق آدم باربعۃ عشر الف عام
(قال ابن القطان یجتمع من ہذا مع ما فی حدیث علی ان النور النبوی جسم قبل خلقہ
باثنی عشر الف عام وزید فیہ سائر قریش انطق بالتسبیح) واخرج ابن سعد
ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من
لدن آدم من نکاح غیر سفاح واخرج الطبرانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما ولدنی من سفاح الجاہلیۃ شیئ و
ما ولدنی الا نکاح الاسلام ای نکاح کنکاحہ فی کونہ بعقد
صحیح یبیح الوطء وان لم یجمع شرائط الاسلام الآن اذ المقصود
نفی الفجور فشمل الزواج وغیرہ ودخل فیہ ام اسمعیل
فان کانت ملکا لابراہیم بالاتفاق الوہ خیلن
وہبتہا سارۃ

واخرج ابن سعد وابن عساکر عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه و
سلم خرجت من نکاح غیر سفاح واخرج ابن سعد وابن ابی شیبة
فی المصنف عن محمد بن علی بن الحسین ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انما
خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم لم یصبنی من سفاح
الجاهلیة شیء لم اخرج الا من طهرة واخرج العدنی فی مسنده والطبرانی
فی الاوسط وابو نعیم وابن عساکر عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان
ولدنی ابی وامی لم یصبنی من سفاح الجاهلیة شیء واخرج ابو نعیم عن
ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یلتق ابوای قط
علی سفاح لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاهرة
مصفی مهذبا لا ینشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما وفی حدیث
ابی هریرة مرفوعا ان الله حین خلق الخلق بعث جبریل فقسم الناس
قسمین فقسم العرب قسما وقسم العجم قسما وکان خیرة الله فی العرب ثم قسم
العرب فقسم الیمن قسما وقسم مضر قسما وقریشا قسما وکانت خیرة الله
فی قریش ثم اخرجنی من خیر من انا منهم رواه الطبرانی وحسن العراقی
اسناده واخرج ابن عساکر عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما ولدنی بغی قط منذ خرجت من صلب آدم ولم تزل

تنازعنی الامم کابراً عن کابر حتی خرجت من افضل حیین من العرب ہاشم وزہرہ

واخرج الطبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان اللہ اختار خلقہ فاختار منہم بنی آدم ثم اختار من بنی آدم العرب

ثم اختارنی من العرب فلم ازل خیارا من خیار الا من احب العرب فبحبی احبہم ومن

ابغض العرب فببغضی ابغضہم وفی الدلائل لابی نعیم عن عائشۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا عنہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل قال قلبت

مشارق الارض ومغاربہا فلم ار رجلا افضل من محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

ولم ار بنی اب افضل من بنی ہاشم وکذا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و

الامام احمد والبیہقی والدیلمی وابن لال وغیرہم قال الحافظ ابن الحجر

العسقلانی لوائح الصحۃ لائحۃ علے صفحات ہذا المتن واخرج

البیہقی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم لما اقترف (ملے الی وفعل) آدم الخطیئۃ قال

یارب اسئلک بحق محمد الا غفرت لی وفی نسخۃ لما الفتح اللام وشد

المیم بمعنی الا فقال اللہ تعالیٰ یا آدم وکیف عرفت محمدا ولم اخلقہ (ای

جسدہ فلا ینافی انہ خلق نورہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل جمیع الکائنات)

قال یارب لانک لما خلقتنی بیدک (ای من غیر واسطۃ کام واب)

ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا

لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت انك لم تضف الى اسمك الا احب الخلق اليك فقال الله تعالى صدقت یا آدم انه لاحب الخلق الي واذ سألتني (بحقه) اي وبتوسلك اياي) بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك رواه الحاكم وصححه وذكره الطبراني وزاد في آخره وهو آخر الانبياء من ذريتك **واخرج** ابن مردويه عن انس رضي الله تعالى عنه قال قرأ النبي صلى الله عليه وسلم لقد جاءكم رسول من انفسكم بفتح الفاء وقال انا انفسكم نسبا وصهرا (اي جهة الآباء والامهات) وحسبا (اي شرفا) ليس في آبائي من لدن آدم سفاح كلنا (اي انا وآبائي) نكاح اي ذو نكاح **واخرج** ابن سعد عن قتادة مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الناس في الخلق وآخرهم في البعث **واخرج** ابن لال عن قتادة عن الحسن عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق وآخرهم في البعث **واخرج** احمد والبزار والطبراني والحاكم والبيهقي وابو نعيم عن العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني عبد الله وخاتم النبيين وان آدم لمنجدل في طينته وسأخبركم عن ذلك اني دعوة ابي ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا امي التي رأت وكذلك امهات النبيين يرين وان ام رسول الله صلى الله عليه وسلم رأت حين وضعته نورا اضاءت له قصور الشام

واخرج ابن سعد من طریق ثور بن یزید عن ابی العجفا عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال رأت امی حین وضعتنی سطع منہا نور اضاءت لہ قصور بصری
واخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم والخطیب ابن عساکر من طرق
عن انس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من
کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد سوأتی وصححہ الضیاء فی المختارۃ
واخرج الطبرانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وسلم انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعد
فانی یاتینی اللحن وفی المواہب اللدنیۃ عن ابی قتادۃ الانصاری
الخزرجی انہ صلے اللہ علیہ وسلم سئل عن صیام یوم الاثنین قال ذاک
یوم ولدت فیہ وانزلت علی فیہ النبوۃ ای انہ اول یوم اوحی الی
فیہ رواہ مسلم بلفظ سئل عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت
فیہ ویوم بعثت فیہ او انزل علی فیہ فالمصنف نقلہ بمعناہ انتہت
مع شرحہا للعلامۃ الزرقانی باختصار المختصر اسیطرح بہت سے
احادیث صحیحہ مین اس باب مین یہان تو بطور نمونہ کچھہ ذکر او نکا
کر دیا ہے کتب معتبرہ سے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

دوسری فصل مین بیان ہی اون روایات صحیحہ کا

کہ جس مین ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منیر سراج تھے

اپنا نسب شریف و پیدائش مبارک کا حال بیان فرمایا ہے بسبب
مذمت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور بغیر اس سبب کے بھی —

اخرج الترمذی عن المطلب بن ابی وداعۃ قال جاء العباس الیٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانہ سمع شیئاً فقام النبی صلی اللہ علیہ و
سلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد
بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنے فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین
فجعلنے فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتاً فجعلنے
فی خیرہم بیتاً وخیرہم نفساً وقال ہذا حدیث حسن **واخرج** ایضاً
عن العباس بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ ان قریشاً جلسوا
فتذکروا احسابہم بینہم فجعلوا مثلک مثل نخلۃ فی کبوۃ من الارض و
ہی الکناسۃ والتراب الذی یکنس من البیت م فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقہم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل
فجعلنے من خیر القبیلۃ ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتہم فانا خیرہم نفساً
وخیرہم بیتاً وقال ہذا حدیث حسن **واخرج** البیہقی فی الدلائل عن انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال انا محمد بن
عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر

كنانة بن خزيمة ابن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار وما افترق الناس فرقتين الا جعلني الله في خيرهما فاخرجت من بين ابوي فلم يصبني شيء من عهد الجاهلية وخرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتى انتهيت الى ابي وامي فانا خيركم نفسا وخيركم ابا والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

تیسری فصل میں بیان ان احادیث شریفہ کا جنمیں ذکر ہے کہ کسی کی درخواست کرنے سے آپ نے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے

روی عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله الانصاري (الصحابي ابن الصحابي) قال قلت يا رسول الله بابي انت وامي اخبرني عن اول شيء خلقه الله تعالى قبل الاشياء فقال يا جابر ان الله تعالى قد خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره (اضافة تشريف واشعار بانه خلق عجيب وان له شانا مناسبة ما الى الحضرة الربوبية على حد قوله تعالى ونفخ فيه من روحه وهي بيانية اي من نور هو ذاته لا بمعنى انها مادة خلق نوره منها بل بمعنى تعلق الارادة به بلا واسطة شيء في وجوده اه شرح المواهب اللدنية للعلامة الزرقاني رح) فجعل ذلك النور يدور بالقدرة حيث شاء الله ولم يكن في ذلك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملك ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جني ولا انسي فلما اراد الله ان يخلق الخلق قسم ذلك النور اربعة اجزاء (اي زاد فيه

لانہ قسم ذلک النور الذی ہو نور المصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
اذ الظاہر ان حیث صورہ بصورۃ مماثلۃ بصورۃ التی سیصیر علیہا لا
یقسمہ الیہ لا الی غیرہ اھ شرح المواہب اللدنیہ للعلامۃ الزرقانی رح)
فخلق من جزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم
الجزء الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول حملۃ العرش ومن الثانی الکرسی
ومن الثالث بقیۃ الملائکۃ ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول السموات
ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنۃ والنار ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء
فخلق من الاول نور ابصار المؤمنین (بمعنی ابصارہا والاعم منہا ومن الحسیۃ
ولم یعتبر ابصار الکفار لانہم لما فقدوا نفعہا کانت عندہ علیہم لا منفعۃ لہم
اھ شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی رح) ومن الثانی نور قلوبہم وہی المعرفۃ
باللہ ومن الثالث نور انسہم وہو التوحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الحدیث
قال العلامۃ القاری علیہ رحمۃ الباری فی رسالۃ المورد الروی فی
مولد النبوی بعد نقل ہذا الحدیث الشریف **قلت** ویشیر الی ہذا المعنے
قولہ تعالی اللہ نور السموات والارض مثل نورہ ای نور محمد صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ وسلم کمشکوٰۃ فیہا مصباح الآیۃ اھ۔ **وعن** میسرۃ الضبی قال
قلت یا رسول اللہ متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد رواہ
الامام احمد ورواہ البخاری فی تاریخہ الکبیر وابو نعیم وصححہ الحاکم۔ وفی روایۃ

سنده قوی وقال العلامة الحافظ ابن رجب الحنبلی فی اللطائف
وبعضهم یرویه ای حدیث میسرة متی کتبت نبیا ای متی کتبت نبوتک
ای ثبتت وحصلت مع الکتابة لا من الکون انتهی قلت وکذا رویناه
فی جزء من حدیث ابی عمرو اسمعیل بن نجید ولفظه یعنی باسناده
الی میسرة متی کتبت نبیا قال کتبت نبیا وآدم بین الروح
والجسد وعن ابی هریرة انهم قالوا یا رسول الله متی وجبت
لک النبوة ای حصلت وثبتت قال وآدم بین الروح والجسد
رواه الترمذی وقال حدیث حسن وعن الشعبی عامر بن شراحیل
الکوفی ابی عمرو التابعی قال رجل یحتمل عمر رضی الله تعالی
عنه یا رسول الله متی استنبئت قال وآدم بین الروح والجسد حین
اخذ منی المیثاق وعند ابی نعیم عن الصنابحی عن عمر بن الخطاب انه
قال یا رسول الله متی جعلت نبیا قال وآدم بین الروح
والجسد رواه ابو عبد الله محمد بن سعد من روایة جابر
الجعفی ضعیف شیعی ترکه الحفاظ ووثقه شعبة وغیره قال
ابو داود ولیس له فی کتابی سوی حدیث السهو
فیما ذکره ابن رجب فهذا ای مرسل الشعبی علی
ضعفه المعتضد بحدیث عمر السابق یدل علی انه من حین صور آدم طینا

استخرج منہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی واخذ منہ المیثاق ثم اعید الی ظہر
آدم حتی یخرج وقت خروجہ الذی قدر اللہ خروجہ فیہ فہو او لہم خلقا
اہ م المواہب اللدنیہ بالتقاط واختصار مع شرحہا للعلامۃ زرقانی
ج و **ایضا فیہا و عن** شداد بن اوس الصحابی ابن الصحابی ابن
اخی حسان بن ثابت ان رجلا من بنی عامر سال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما حقیقۃ امرک ما لک فقال بدو شان امری
امری انی دعوۃ ابراہیم وبشری اخی عیسی وانی کنت بکر ابی
وامی ای اول اولادہما وانہا حملت بی کاثقل ما تحمل النساء و
جعلت تشتکی الی صواحبہا ثقل ما تجد من ذلک الحمل ثم ان امی رات
فی منامہا ان الذی فی بطنہا نور الحدیث ففیہ تصریح ان علیہ
الصلاۃ والسلام وجدت الثقل فی حملہ وفی سائر
الاحادیث انہا لم تجد ثقلا فحصل التعارض وجمع
ابو نعیم الحافظ بینہما بان الثقل بہ کان فی ابتداء
علوقہا بہ والخفۃ عند استمرار الحمل فیکون علی الحالین
خارجا عن المعتاد المعروف عند النساء **واخرج**
ابن سعد واحمد والطبرانی والبیہقی وابو نعیم
عن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ

قال فلما ولد عیسی لم یبق فی الارض صنم الا خر لوجہہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰة والسلام و
اخرج الزبیر بن بکار وابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال کان ابلیس یخرق السموات
السبع فلما ولد عیسی حجب من ثلاث السموات فکان یصل الی اربع فلما ولد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حجب من السبع قال ولد یوم الاثنین حین طلع الفجر واللہ سبحانہ وتعالیٰ
اعلم **فصل چھٹی** اس بیان میں ہے کہ کبھی آپ نے اپنے حال پیدائش مبارک کے ساتھ
حال پیدائش خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی بیان فرمایا ہے اور کبھی اپنے
حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال پیدائش بعض ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہے **عن**
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اخبرنی جبرئیل
ان اللہ لما خلق آدم وادخل الروح فی جسدہ امرنی ان اخذ تفاحة من الجنة فاعصر
فی فیہ فعصرتہا فی فیہ فخلق اللہ من النقطة الاولی انت یا محمد ومن الثانیة ابابکر ومن الثالثة
عمر ومن الرابعة عثمان ومن الخامسة علیا فقال آدم من ہؤلاء الذین اکرمتہم فقال اللہ تعالیٰ
ہؤلاء خمسة اشباح من ذریتک وقال ہؤلاء اکرم عندی من جمیع خلقی قال فلما عصی آدم ربہ قال
یارب بحرمة اولئک الاشباح الخمسة الذین فضلتہم تب علی فتاب اللہ علیہ اخرجہ فی کتاب الریاض النضرة
فی فضائل العشرة للعلامة محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد الطبری الشافعی المکی رحمہ اللہ تعالیٰ **وفی الریاض**
فیہ عن محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت
انا وابوبکر وعمر وعثمان وعلی انوارا علی یمین العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام فلما خلق
اسکنا ظہرہ ولم نزل ننتقل فی الاصلاب الطاہرة الی ان نقلنی اللہ الی صلب عبد اللہ تعالیٰ

وعمر فاروقا وعثمان ذو النورين وعليا رضيا وفي نسخة رضيا فمن سب اصحابي فقد سبني
ومن سبني فقد سب الله ومن سب الله اكبه الله على منخره خرجه الملا في سيرته اھ
والصافیہ عن سلمان قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول كنت انا
وعلي نورا بين يدي الله تعالى قبل ان يخلق آدم باربعة عشر الف عام
فلما خلق الله آدم قسم ذلك النور جزئين فجزء انا وجزء علي خرجه احمد في المناقب اھ
بحروفہ **فصل ساتویں** اس بیان میں ہے کہ کبھی آپ کے حال پیدائش میں خلفا
اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور اس بیان میں ہے کہ صحابہ
اور تابعین اور تبع تابعین میں سے بھی خلفاء راشدین کے پیدائش کا حال آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پیدائش مبارک کے ساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہے رضوان اللہ
تعالی علیہم اجمعین **عن** ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وابو بکر وعمر من طینۃ واحدۃ وخلق عثمان وعلی من طینۃ واحدۃ
اھ کذا فی کتاب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ **والصافیہ**
عن سواد بن عبد اللہ بن سواد رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم یقبر بحفر فقال قبر من ہذا قالوا قبر فلان الحبشی قال سبحان اللہ
سیق من ارضہ وسمائہ الی التربۃ التی خلق منہا وقال لی ابی یا سوار انی
لا اعلم لابی بکر وعمر فضیلۃ افضل من ان یکونا خلقا من تربۃ خلق منہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجہ الجوہری اھ بحروفہ **والصافیہ**

وعن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی ما بین ولا فصیا وسمعتہ یا فتی ما بین ولا فصتا یقول ما
ولد فی الاسلام مولود ازکی واطہر من ابی بکر ثم عمر خرجہ ابو القاسم
بن حباب ام بجروفہ وقد تقدم حدیث الامام الشافعی رضی اللہ تعالی
عنہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **دوسرا باب** اس
بیان میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین میں سے کچھ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو
بیان کیا ہے اور اس باب میں تین فصلیں ہیں **فصل پہلی** اس بیان
میں ہے کہ بعضے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اجازت واذن لیکے بیچ بیان کرنے کا آپ کے سامنے
اس حال ولادت باسعادت کو شعروں میں بیان کیا ہے اور آپ نے
اونکے حق میں وقت طلب اذن کے اون شعرا کو دعا فرمائی ہے کہ قال لا
یفضض اللہ فاک یعنی بیچ بیان کرو نہ توڑے اللہ تمہارے منہ
کو مراد اس سے دعا انکے واسطے ہے واسطے حفاظت کے اون کے منہ کے
کل خلل سے نقصہ دانتوں کے گرنے سے اخرج الحاکم والطبرانی عن
خریم بن اوس قال ہاجرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منصرفہ
من تبوک فسمعت العباس یقول یا رسول اللہ انی ارید ان امدحک

قال قل لا يفضض الله فاك فقال قصيدة

من قبلها طبت في الظلال وفي	مستودع حيث يخصف الورق
ثم هبطت البلاد لا بشر	انت ولا مضغة ولا علق
بل نطفة تركب السفين وقد	الجم نسرا واهله الغرق
تنقل من صالب الى رحم	اذا مضى عالم بدا طبق
وانت لما ولدت اشرقت	الارض وضاءت بنورك الافق
حتى احتوى بيتك المهيمن من	خندف علياء تحتها النطق
فنحن في ذلك الضياء وفي النور	وسبل الرشاد نخترق
وردت نار الخليل مكتتما	في صلبه انت كيف يحترق

كذا في الخصائص الكبرى للعلامة جلال الدين سيوطي رح و

في شرح المواهب اللدنية للعلامة الزرقاني رح

ولما دخل المدينة في رمضان عند ابن سعد وتبعه مغلطاي وقال غيرهم في شعبان وبدا بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس للناس كما في حديث كعب بن مالك في الصحيح قال العباس بن عبد المطلب كما رواه الطبراني وغيره

يا رسول الله اني اريد ان امتدحك اي ائذن لي في ان امتدحك

قال قل لا يفضض الله فاك المراد لا جعله الله صيانة فيه عن كل خلل

لا من شر الاسنان فقط فقال من قبلها اي الارض او الدنيا

او الولادة طبت کنت طیبا فے الظلال ای ظلال الجنة فے صلب آدم وفی مستودع
بفتح الدال ای الموضع کان آدم وحواء بہ فی الجنة حیث یخصف یطرق الورق ❊ ثم ہبطت
انزلت فی صلب آدم البلاد الارض لا بشر ❊ انت ولا مضغة ولا علق ❊ بل نطفة ترکب السفین
اسم جنس لسفینة جمع لضرورة الشعر او ہو مفرد مرخم وقد ❊ الجم نسرا احد الاصنام عبدہ ا
قوم نوح واہلہ الغرق ❊ تنقل من صالب الے صلب الی رحم ❊ اذا مضی عالم بدا طبق
❊ عالم آخر وردت نار الخلیل مکتتما مختفیا فی صلبہ ظہرہ انت تولید الضمیر فی وردت کیف
یحترق ❊ ای لا یحترق بیرکتک وانت فی صلبہ حتی احتوی بیتک المہیمن ای المحفوظ من کل
نقص من خندف علیاء تحتہا النطق ❊ ای تحتہ وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت
بنورک الافق ❊ فنحن الان فی ذلک الضیاء وفی النور وسبل الرشاد نخترق ❊ والبتیان من
المدبج عند اہل البدیع الذی ادمج عجزہ فی الکلمة التی فیہا آخر الصدر فلم یفرد احدہما عن الآخر
تخصہ وبیانہ بہا **وقولہ** حتی احتوی بیتک المہیمن الخ النطق جمع نطاق وہی اعراض
جبال بعضہا فوق بعض ای قواع واوساط منہا شبہت بالنطق التی تشد بہا اوساط الناس
ضرب مثلا فی ارتفاعہ وتوسطہ فی عشیرتہ وجعلہم تحتہ بمنزلة اوساط الجبال واراد ببیتہ شرفہ
والمہیمن نعتہ ای احتوی شرفک الشاہد علے فضلک اعلی مکان مفعول مطلق صفة الفضلا
محذوف من نسب خندف وہو ای ہذا اللفظ بکسر الخاء وکسر الدال المہملة فی الاصل المشیخ
ہرولة ثم جعل علما علی امرأة الیاس بن مضر وہی لیلی القضاعیة لما خرجت تہرول خلف
بنیہا الثلاثة عمرو وعامر وعمر حین ندلہم ابل فطلبوہا فالطلوا علیہا ثم ضرب مثلا للنسب العالی فی
کل شیء لانہا کانت قوات نسب انتہی باختصار وزیادة من محل آخر واللہ سبحانہ وتعالی
اعلم وعلمہ اتم **دوسرے فصل** اس بیان مین ہے کہ آپنے خود بعض صحابہ کو
رضی اللہ تعالی عنہم مدح ومکارم بیان کرنے کو فرمایا اور اونہون نے اوس مدح شریف
مین ولادت باسعادت کا بھی ذکر فرمایا شعرون مین کھڑے ہوکے اور اس بیان
مین ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے واسطے منبر
رکھتے تھے مسجد مین وہ اوسپر خوب کھڑے ہوکے آپ کی مدح اور مشرکون کی
ہجو بیان فرماتے تھے **فی شرح المواہب اللدنیة**
للعلامة الزرقانی رحمة اللہ علیہ

قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبا نا تمیم فقام فقال **قصیدہ**

لنا المجد الاشعود والعود والندی	وجاه الملوک واحتمال العظائم
نصرنا وآوینا النبی محمدا	علی انف راض من معد وراغم
الی ان قال وتحن لدنا فی قریش عظیمہا	ولدنا نبی الخیر من آل ہاشم
بنی وآدم لا تفخروا ان فخرکم	یعود وبالا عند ذکر المکارم

انتہی باختصار **واخرج البخاری** عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسری فصل

میں بیان ہے اسکا کہ آپکے سامنے آپ کی مدح شریف بغیر طلب اذن وبغیر آپکے فرمائے شعروں میں عورتوں نے اور لڑکوں اور لونڈیوں نے بیان کیا ہے اور آپنے اونکو منع نہیں فرمایا ہے اور اس کا بیان ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آپ کی مدح میں آپکے سامنے شعر پڑھے اور آپنے اونکو دعا فرمائی کہ جزاک اللہ یا عائشۃ خیرا اور یہ فرمایا کہ خدا کی قسم تو نے مجھے اس سے زیادہ خوش کیا کہ میں تیرے اشعار سے مسرور ہوا ہوں یعنی میں یہ کہتا ہوں کہ میں خوش کیا گیا اور مسرور ہوا ہوں

ستل اپنی خوشی و سرور کے تمہارے کلام کے ساتھ **فی شرح المواہب اللدنیۃ** للعلامۃ الزرقانی رح فی بیان غزوہ تبوک

ولما دنا ای قرب صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ خرج الناس ای الرجال الکاملون لانہم الذین جرت العادۃ بخروجہم للقاء الامیر لتلقیہ تعظیما لہ واکراما ولطول غیبتہ وتحدث المنافقین علیہ بالسوء وخرج النساء والصبیان والولائد الاماء فالعطف مبائن وان ارید بالناس ما یشمل الرجال وغیرہم فافرد ہولاء بالذکر لبیان خروجہم حال کونہم تقلیل غلب النساء والولائد علی ذکور الصبیان الکثرتہن وانما خرج الجمیع فرحا وسرورا لصدہ بالارجیف بہا المنافقون ولانہن القصۃ صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف الہجرۃ فصعدت المخدرات علی الاسطحۃ لانہن لم یکن راینہ وان افشا قیسہم الاسلام ـ طلع البدر علینا ٭ من ثنیات الوداع ٭ وجب الشکر علینا ٭ ما دعا للہ داع ٭ وبعدہما فیما یروی ـ ایہا المبعوث فینا ٭ جئت بالامر المطاع ٭ انتہی باختصار **واخرج** الخطیب وابن عساکر وابو نعیم والدیلمی من طریقین عن محمد اسماعیل البخاری عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کنت قاعدۃ اغزل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ فجعل جبینہ یعرق وجعل عرقہ یتولد نورا فبہت فقال مالک بہت قلت جعل جبینک یعرق وجعل عرقک یتولد نورا

ولو رأك ابو كبير الهذلي يعلم انك احق بشعره حيث يقول **شعر**

ومبرأ من كل غبر حيضة	وفساد مرضعة وداء مغيل
واذا نظرت الى اسرة وجهه	برقت بروق العارض المتهلل

فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان في يده وقام الي فقبل بين عينيه وقال جزاك الله يا عائشة خيرا فما ذكرت انى سررت كسروري بكلامك والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **تیسرا باب** اس بیان میں ہے کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضی اللہ تعالی عنہم انکو نبی بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور غیر سے بھی امر اد سکو کرکے اس بیان شریف کو سنتا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ سے رضی اللہ تعالی عنہم انکا بیان کرنا ثابت ہے اور اس باب میں دس فصلیں ہیں بعد عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرماتے اور ہمیں سو تھوڑا سا بیان تبرکا و تیمنا ذکر ہوتا ہے **پہلی فصل** میں ہے بیان حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابن عساکر فی تاریخ دمشق عن عیسی بن داب قال قال ابو بکر الصدیق کنت جالسا بفناء الکعبة وزید بن عمرو بن نفیل قاعد فمر امیة بن ابی الصلت فقال اما ان هذا النبي الذي ينتظر منا ومنكم او من اهل فلسطين

قال لم اکن سمعت قبل ذلک بنبی ینتظر و لا یبعث فخرجت ارید رقة
بن نوفل فقصصت علیه الحدیث فقال نعم یا ابن اخی اخبرنا اہل الکتاب
و العلماء ان ہذا النبی الذی ینتظر من اوسط العرب نسبا ولی علم بالنسب فقومک
وسط العرب نسبا قلت یا عم و ما یقول النبی قال یقول ما قیل له الا انه لا ظلم
و لا تظالم قال فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمنت و صدقت و
اخرج ابن عساکر فی تاریخ دمشق عن کعب قال کان اسلام ابی بکر
الصدیق سببه بوحی من السماء و ذلک انه کان تاجرا بالشام فرای
رویا فقصها علی بحیرا الراہب فقال له من این انت قال من مکة قال
من ایہا قال من قریش قال فایش انت قال تاجر قال صدق اللہ رؤیاک
انه یبعث نبی من قومک تکون وزیره فی حیاته و خلیفته بعد موته فاسر
ابو بکر حتی بعث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجاءه فقال یا محمد ما الدلیل
علی ما تدعی قال الرؤیا التی رایت بالشام فعانقه و قبل ما بین عینیه
و قال اشہد انک رسول اللہ و اخرج ابن عساکر عن محمد بن عبید بن حنین
الریاحی عن ابیه عن جده قیل لابی بکر ہل رایت قبل الاسلام شیئا
من دلائل نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم و ہل بقی احد من قریش
من غیر قریش لم یجعل اللہ محمد فی نبوته حجة بینا انا قاعد فی شجرة
فی الجاہلیة اذ تدلی علی غصن من اغصانہا حتی صار علی راسی فجعلت

فجعلت انظر الیہ واقول ما ہذا فسمعت صوتا من الشجرة ہذا النبی یخرج فی
وقت کذا وکذا فکن انت من اسعد الناس بہ **واخرج** ابو نعیم عن ابی
بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ قال کان وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کدارة القمر واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **دوسری فصل**
ہے بیان حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابو موسی المدائنی
فی الذیل عن ابن الکلبی عن عوانة قال قال عمر لجلسائہ فیکم احداً
وقع اخبر من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجاہلیة فقال الطفیل بن
زید الحارثی وکان قد اتت علیہ ستون ومائة سنة نعم یا امیر المومنین
کان المامون بن معاویة علی طلقات من کہانة فذکر الحدیث فی انذار
بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ یا لیت انی الحقہ ＊ ولیتنی لا اسبقہ ＊ قال
طفیل فاتانا خبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بتہامة فقلت یا نفس ہذا ذاک
الذی انذر بہ المامون قال وتراخت الایام الی ان وفدت فحلفت
واخرج ابن عساکر من طریق الحسن عن سلمان قال فقال عمر بن الخطاب
لکعب اخبرنا من فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مولودہ فقال نعم
یا امیر المومنین قرات فیما قرات ان ابراہیم الخلیل وجد حجرا مکتوبا علیہ اربعة
اسطر الاول انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی والثانی انا اللہ لا الہ الا انا محمد
رسولی طوبی لمن امن بہ واتبعہ والثالث انی انا اللہ لا الہ الا انا من اعتصم

بی نجاة والرابع انی انا اللہ لا الہ الا انا الحرم لی والکعبۃ بیتی عن حل

بیتی امن غالی **واخرج** الطبرانی فی الاوسط والصغیر وابن عدی

والحاکم فی المعجزات والبیہقی وابونعیم وابن عساکر عن عمر بن الخطاب

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی محفل من اصحابہ اذ جاءہ اعرابی

من بنی سلیم قد صاد ضبا فقال واللات والعزی لا آمنت بک حتی

یؤمن بک ہذا الضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ضب فقال

الضب بلسان عربی مبین یفہمہ القوم جمیعا لبیک وسعدیک یا رسول رب

العالمین قال من تعبد قال الذی فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ

وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النار عذابہ قال فمن انا قال انت رسول

رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک

فاسلم الاعرابی لیس فی اسنادہ من ینظر فی حالہ سوی محمد بن علی بن الولید

البصری السلمی شیخ الطبرانی وابن عدی فقال البیہقی الحمل فی ہذا الحدیث

علیہ قال الواقدی من طرق آخر عن عائشۃ وابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی

عنہما وقد ذہب ابن دحیۃ ان ہذا الحدیث موضوع وکذلک الذہبی

قلت لحدیث عمر طریق آخر لیس فیہ محمد بن علی ابن الولید اخرجہ ابونعیم

وقد ورد ایضا مثلہ من حدیث علی اخرجہ ابن عساکر کذا افادہ

العلامۃ جلال الدین السیوطی فی الخصائص الکبرے **واخرج**

الحاکم والبیہقی والطبرانی فی الصغیر و ابونعیم و ابن عساکر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف آدم الخطیئۃ قال یا رب اسألک بحق محمد لما غفرت لی قال وکیف عرفت محمدا قال لانک لما خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرایت علی قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک قال صدقت یا آدم ولولا محمد ما خلقتک واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسری فصل

میں ہے بیان حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابونعیم عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ قال خرجنا فی عیر الی الشام قبل ان یبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کنا باقواہ الشام وبہا کاہنۃ فتعرضتنا فقالت اتانی صاحبی فوقف علی بابی فقلت الا تدخل قال لا سبیل الی ذلک خرج احمد جاء امر لا یطاق ثم انصرفت فرجعت الی مکۃ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج بمکۃ یدعو الی اللہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

چوتھی فصل

میں ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ **فی احکام ابن القطان** عن علی رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نورا بین یدی ربی قبل خلق آدم باربعۃ عشر الف عام **واخرج** العدنی فی مسندہ والطبرانی فی الاوسط

وابونعیم وابن عساکر عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان ولدنی ابی و
امی لم یصبنی من سفاح الجاہلیۃ شیئ **واخرج** الحاکم والبیہقی وابن عساکر
عن علی بن ابی طالب ان یہودیا کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر
فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد
حتی تعطینی فقال اذن اجلس معک فجلس معہ فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر
والعصر والمغرب والعشاء والغداۃ وکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتہددون
الیہودی ویتوعدونہ فقالوا یا رسول اللہ یہودی یحبسک قال منعنی ربی
ان اظلم معاہدا ولا غیرہ فلما ترحل النہار اسلم الیہودی وقال شطر مالی فی سبیل اللہ
اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد
بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام ولیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب فی الاسواق ولا متزی بالفحشاء ولا الخنا اشہد ان لا الہ الا
اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال
وفی المواہب اللدنیہ روی عن علی ابن ابی طالب انہ قال لم
یبعث اللہ نبیا من آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العہد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن
بعث وہو حی لیؤمنن بہ ولینصرنہ ویاخذ العہد بذلک علی قومہ وہو مروی
عن ابن عباس ایضا موقوف علیہما لفظا مرفوع حکما لانہ لا مجال للرائی

فيه كما ذكره الحافظ ابن كثير فى تفسيره اھ باختصار **واخرج ابن سعد**
عن على رضى الله تعالى عنه قال بتنا ليلة بغير عشاء فاصبحت فالتمست
فاصبت ما اشتريت طعاما ولحما بدرهم ثم اتيت به فاطمة فخبزت وطبخت فلما
فرغت قالت لو اتيت ابى فدعوته فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو
يقول اعوذ بالله من الجوع ضجيعا فقلت يا رسول الله عندنا طعام فهلم
فجاء والقدر تفور فقال اغرفى لعائشة فغرفت فى صحفة ثم قال اغرفى
لحفصة فغرفت فى صحفة حتى غرفت لجميع نسائه التسع ثم قال اغرفى
لابيك وزوجك فغرفت فقال اغرفى فكلى فغرفت ثم رفعت القدر وانها
لتفيض فاكلنا منها ما شاء الله والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

پانچویں فصل
میں ہو بیان حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج ابو نعيم من طريق حرملة بن ابى حريش عن طلحة
رضى الله تعالى عنه قال وجدت فى البيت حجرا منقورا فى الهدة الاولى فدعى
رجل فقرأه فاذا فيه عبده المنتخب المتوكل المنيب المختار مولده بمكة ومهاجره طيبة
لا يذهب حتى يقيم السنة العوجاء ويشهد ان لا اله الا الله امته الحمادون
يحمدون الله بكل اكمة يأتزرون على اوساطهم ويطهرون اطرافهم
واخرج ابن سعد والبيهقى من طريق ابراهيم بن محمد
بن طلحة بن عبيد الله حضرت سوق البصرى فاذا راهب فى صومعة

يقول سلوا اہل ہذا الموسم ہل فیہم احد من اہل الحرم قال قلت نعم
انا قال ہل ظہر احمد بعد قلت ومن احمد قال ابن عبد اللہ بن عبد المطلب
ہذا شہرہ الذی یخرج فیہ وہو آخر الانبیاء مخرجہ من الحرم ومہاجرہ الی نخل وحجارۃ
وسباخ فایاک ان تسبق الیہ قال طلحۃ فوقع فی قلبی ما قال فخرجت سریعا حتے
قدمت الی مکۃ فقلت ہل من حدث قالوا نعم محمد بن عبد اللہ الامین تنبأ و
قد تبعہ ابن ابی قحافۃ فخرجت حتے دخلت علی ابی بکر فاخبرتہ بما
قال الراہب حتی دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فسر بذلک
واسلم ابو طلحۃ فاخذ نوفل بن العدویۃ ابا بکر وطلحۃ فشدہما فی حبل واحد
فلذلک سمیا القرینین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ؞ ؞ ؞

چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کا

اخرج البغوی فی معجمہ عن عبد اللہ بن الزبیر عن الزبیر انہ قال
لربی کانت عمتی امک وعمتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خالتک عائشۃ وبینی وبینہ من الرحم والقرابۃ ما قد علمت وعمتہ لسلام
حبیبۃ بنت اسد جدتہ والحی عمتہ ام امنۃ بنت وہب بن عبد مناف
وجدتی ہالۃ بنت وہب بن عبد مناف وزوجۃ خدیجۃ بنت خویلد
عمتی اھ کذا فی کتاب ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ **وایضا**
فیہ عن الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللّٰہم انک بارکت فی صحابتی فلا تسلبہم البرکۃ واجمعہم علی ابی
بکر ولا تشتت امرہ فانہ لم یزل یوثر امرک علی امرہ اللّٰہم اعز عمر بن الخطاب وصبر
عثمان ووفق علیا واغفر لطلحۃ وثبت الزبیر وسلم سعدا ووقر عبد الرحمن
والحق بالسابقین الاولین من المہاجرین والانصار والتابعین باحسان
اخرجہ الحافظ النقشی وخرجہ الواحدی مسندا وزاد بعد قولہ ولا تسلبہم البرکۃ: بارکت
الاصحابی فی ابی بکر ولا تسلبہم البرکۃ واجمعہم علیہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم:

سابقین فضل

بیچ بیان حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی
اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج ابو نعیم** عن عبد الرحمن بن عوف عن امہ الشفاء
بنت عوف (اسلمت وہاجرت) قالت لما ولدت امنۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقع علی یدی (لا یعارضہ الروایۃ ثم وقع علی الارض لجواز ان ذلک
بعد ہذا القرینۃ) ثم فاستہل (ای صاح) فسمعت قائلا (ای ملکا) یقول رحمک
اللہ قالت الشفاء واضاء لی ما بین المشرق والمغرب حتی نظرت الی بعض قصور الروم
قالت ثم البستہ واضجعتہ فلم انشب (ای البث) الا قلیلا ان غشیتنی ظلمۃ و
رعب وقشعریرۃ بضم القاف وفتح الشین عن یمینی فسمعت قائلا یقول این
ذہبت بہ قال الی المغرب واسفر عنی ذلک (ای انکشف) ثم عاود فی الرعب
والقشعریرۃ عن یساری فسمعت قائلا یقول این ذہبت بہ قال الی المشرق
قالت فلم یزل الحدیث منی علی بالی حتی بعثہ اللہ فکنت فی اول الناس سلاما

ای جماعۃ السابقین اھ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم اجمعین

فصل در بیان حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج ابو نعیم عن سعد بن ابی وقاص قال اقبل عبد اللہ بن عبد المطلب ابو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بناء لہ وعلیہ اثر الطین والغبار فمر بلیلی العدویۃ فلما رأتہ ورأت ما بین عینیہ دعتہ الی نفسہا وقالت لان وقعت بی فلک مائۃ من الابل قال لہا عبد اللہ بن عبد المطلب حتی اغسل عنی اثر الطین فارجع الیک فدخل عبد اللہ علی آمنۃ بنت وہب فوقع بہا فحملت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجع الی لیلی فقال لہا ہل لک فیما قلت قالت لا قال ولم قالت لانک مررت بی وبین عینیک نور ثم رجعت الی وقد انتزعتہ آمنۃ منک وفی لفظ لقد دخلت بنور ما خرجت بہ ولئن کنت الممت بآمنۃ لتلدن ملکا وفی کتاب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ عن عائشۃ بنت سعد قالت سمعت ابی یقول رأیت فی المنام قبل ان اسلم بثلث کانی فی ظلمۃ لا ابصر شیئا اذ اضاء لی قمر فاتبعتہ فکانی انظر الی من سبقنی الی ذلک القمر فانظر الی زید بن حارثۃ والی علی بن ابی طالب والی ابی بکر وکانی اسالہم متی انتہیتم الی ہہنا فبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو الی الاسلام مستخفیا فلقیتہ فی شعب اجیاد وقد صلی العصر فقلت الی ما تدعو قال تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فقلت اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ

فہذا اقدمی الاسم الفضائل لہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

نویں فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج ورقۃ بن نوفل و زید بن
عمرو یطلبان الدین حتی مرا بالشام فاما ورقۃ فتنصر واما زید فقیل لہ ان
الذی تطلب امامک فانطلق حتی اتی الموصل فاذا ہو براہب فقال من این اقبل یا
صاحب الراحلۃ قال من بیت ابراہیم قال ما تطلب قال الدین فعرض علیہ النصرانیۃ
فقال لا حاجۃ لی فیہا وابی ان یقبل فقال ان الذی تطلب سیظہر بارضک
فاقبل وہو یقول لبیک حقا حقا تعبدا ورقا ثم انشأ فانی جاشم جاحد
ای تکلف کرنے والا ہوں مشقت کا بما حاذ بہ ابراہیم قال فمر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابو سفیان
بن الحارث یاکلان من سفرۃ لہما فدعواہ الی الغداء فقال یا ابن اخی انی
لا اکل مما ذبح علی النصب قال فما روی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یومہ ذلک یاکل
مما ذبح علی النصب حتی بعث صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتاہ سعید بن زید فقال
ان زیدا کان کما قد رایت وبلغک فاستغفر لہ قال نعم وانہ یبعث یوم القیٰمۃ امۃ
واحدۃ اخرجہ ابو عمرو واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

دسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج**
البیہقی وابو نعیم عن ابی عبیدۃ بن الجراح ومعاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان ہذا الامر بدا نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم کائن ملکا
عضوضا ثم کائن عتوا وجبریۃ وفسادا فی الامۃ یستحلون الفروج والخمور

عبد مناف سے پس جنا اوس ہالہ نے حمزہ اور صفیہ کو اور نکاح کیا بیٹا اپنے عبد اللہ کا ۱۲۱۲

والحریر و ینصرون علی ذلک و یرزقون ابدا حتے یلقوا اللہ واللہ سبحانہ

وتعالی اعلم **چوتھا باب** بیان میں ہی روایات صحیحہ کے جو کہ

اسباب میں ہی بقیہ صحابہ اور صحابیات ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

سے سوا بنظر اختصار ذکر بعض صحابہ او ربعض صحابیات رضی اللہ تعالی عنہم

اجمعین کے اوپر اکتفا کرتا ہے اور جو اونھون نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے فضائل بیان فرمائے ہین انمین سے تھوڑا سا تبرکا و تیمنا ذکر ہوتا ہے اور

اس باب میں **تینتیس ۳۳** فصلین ہین **پہلے فصل** مین ہی بیان

حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** الحاکم والبیہقی وابو نعیم

من طرق ابی عون مولی المسور بن مخرمۃ عن المسور بن مخرمۃ عن ابن عباس عن

ابیہ قال قال عبد المطلب قدمنا الیمن فی رحلۃ الشتاء فنزلت علی حبر

من الیہود فقال رجل من اہل الزبور یعنی الکتاب ممن الرجل قلت من

قریش قال من ایہم قلت ہاشم قال اتاذن لی ان انظر الی بعضک قلت

نعم ما لم یکن عورۃ قال ففتح احدی منخری فنظر فیہ ثم نظر فی الاخر فقال اشہد

ان فی احدی یدیک ملکا وفی الاخری نبوۃ واری ذلک فی بنی زہرۃ فکیف ذلک قلت لا ادری قال ہل لک من شاعۃ قلت وما الشاعۃ قال

الزوجۃ قلت اما الیوم فلا قال فاذا قدمت فتزوج منہم فرجع عبد المطلب الی مکۃ فتزوج

ہالۃ بنت وہیب بن عبد مناف فولدت حمزۃ وصفیۃ وتزوج ابنہ عبد اللہ

۱۲ ہٹا تھا کھول کر پہلا دیکھا پھر دوسرا دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے ایک ہاتھ میں

امنة بنت وهب فولدت له رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت قریش فلج
عبد الله علے ابیه **واخرج** ابو نعیم عن عباس قال کان فی عهد الجاهلیة
اذا ولد لهم المولود من تحت اللیل سوه تحت الاناء فلا ینظرون الیه حتی یصبحوا فلما
ولد النبی صلی الله علیه وسلم طرحوه تحت البرمة فلما اصبحوا اتوا البرمة فاذا هو انفلقت ثنتین و
عیناه الی السماء فعجبوا من ذلک ثم دفع الی امرأة من بنی بکر ترضعه فلما ارضعته حل
علیه الخیر من کل جانب لها شویهات فبارک الله فیها فسمنت وزادت **واخرج**
البیهقی و ابو نعیم و ابن عساکر عن العباس بن عبد المطلب قال ولد النبی صلی الله علیه
وسلم مختونا مسرورا واعجب فی ذلک عبد المطلب وحظی عنده وقال لیکونن لابنی هذا
شان والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم **دوسری فصل** بیچ بیان
حضرت عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما **عن** ابن عباس رضی الله
تعالی عنهما فی تفسیر قوله تعالی وتقلبک فی الساجدین من صلب نبی الی صلب نبی
ولیس الوسائط حتی اخرجک نبیا رواه البزار وکذا رواه ابن سعد و
ابو نعیم فی الدلائل بسند صحیح والطبرانی ورجاله ثقات **وعنه** ای عن
ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ایضا فی تفسیر الآیة قال مازال النبی
صلی الله علیه وسلم یتقلب فی اصلاب الانبیاء حتی ولدته امه اسنة رواه ابو نعیم
وروی ابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما انه قال
کان من دلالة حمل آمنة برسول الله صلی الله علیه وسلم

ترجمہ

وہذا موقوف لفظا وحکمہ الرفع اذ لا یقال رایا ان کل دابۃ لقریش نطقت

تلک اللیلۃ وقالت حمل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورب الکعبۃ وہو امام الدنیا

قدوۃ اہلہا وفی نسخۃ امان بالنون ای امانہا من العاہات العامۃ وما ارسلناک

الا رحمۃ للعالمین وسراج اہلہا ولم یبق سریر الملک من ملوک الدنیا الا اصبح منکوسا

وفرت وحوش المشرق الی وحوش المغرب بالبشارات وکذلک اہل البحار یبشر

بعضہم بعضا ولہ فی کل شہر من شہور حملہ نداء فی الارض ونداء فی السماء ان

ابشروا فقد آن ان یظہر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم میمونا مبارکا الحدیث

وہو شدید الضعف وعن عیرہ ای عیر ابن عباس لم یبق فی تلک اللیلۃ دار

الا اشرقت ولا مکان الا دخلہ النور ولا دابۃ الا نطقت وروی الحافظ

ابو بکر بن عائذ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال لما ولد النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فی اذنہ رضوان خازن الجنان ابشر یا محمد فما

بقی لنبی علم الا وقد اعطیتہ فانت اکبرہم علما واشجعہم قلبا ارسلہ ابن عباس

ومرسل الصحابۃ وصل فی الاصح وحکمہ الرفع اذ لا مجال فیہ للرای وروی

محمد بن سعد من حدیث جماعۃ منہم عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس

ان امنۃ بنت وہب قالت لما فصل ای خرج منی تعنی ترید امنۃ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج معہ نور اضاء لہ ما بین المشرق والمغرب ثم وقع الی الارض

علی یدیہ ثم اخذ قبضۃ من التراب فقبضہا ورفع راسہ الی السماء — وروی

ترجمہ

یعنی مسند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ہے ابو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن اور وفات فرمائی پیر کے دن اور ہجرت کی

فی المسند عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما قال ولد صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین و
استنبئ داعی نبی فاسبین للتوکید یوم الاثنین و خرج مہاجرا من مکۃ الی المدینۃ یوم
الاثنین و دخل المدینۃ یوم الاثنین و رفع صلی اللہ علیہ وسلم الحجر الاسود الی موضعہ
فوضعہ فیہ بیدہ المبارکۃ یوم الاثنین و فیہ رسال صحابی لانہ لم یدرک ذلک و
کان فی الہجرۃ ابن ثلاث سنین اہ شرح المواہب اللطیفۃ الزرقانی باتقاط او اختصار

واخرج ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال کان من دلالات
حمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کل دابۃ کانت لقریش نطقت تلک اللیلۃ و
قالت حمل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورب الکعبۃ وہو امان الدنیا وسراج اہلہا ولم
یبق کاہنۃ فی قریش ولا فی قبیلۃ من قبائل العرب الا حجبت عن صاحبہا وانتزع
علم الکہنۃ منہا ولم یبق سریر ملک من ملوک الدنیا الا اصبح منکوسا والملک مخرسا
لا ینطق یومہ ذلک ومرت وحش المغرب الی وحش المشرق بالبشارات وکذلک اہل
البحار بشر بعضہم بعضا او فی کل شہر من شہورہ نداء فی الارض ونداء فی السماء
ان ابشروا فقد آن لابی القاسم ان یخرج علی الارض میمونا مبارکا قال وبقی فی
بطن امہ تسعۃ اشہر کملا لا تشکو وجعا ولا ریحا ولا مغصا ولا ما یعرض النساء من ذوات
الحمل وہلک ابوہ عبداللہ وہو فی بطن امہ فقالت الملائکۃ الہنا وسیدنا بقی نبیک
ہذا یتیما فقال اللہ انا لہ ولی وحافظ ونصیر وتبرکوا بمولودہ فمولودہ میمون مبارک
فتح لمولودہ ابواب السماء وجنانہ وکانت امنۃ تحدث عن نفسہا وتقول اتانی

آت حين مر بي من حمله ستة اشهر فوكزني برجله في المنام وقال
يا آمنة انك قد حملت بخير العالمين فاذا ولدتيه فسميه محمدا فكانت تحدث
عن نفسها وتقول لقد اخذني ما ياخذ النساء ولم يعلم بي احد من القوم فسمعت
وجبة شديدة وامرا عظيما فهالني ذلك فرأيت كان جناح طير ابيض قد
مسح على فؤادي فذهب عني كل رعب وكل وجع كنت اجد ثم التفت فاذا
انا بشربة بيضاء لبنا وكنت عطشى فتناولتها فشربتها فاضاء مني نور عال
ثم رأيت نسوة كالنخل الطوال كانهن من بنات عبد مناف يحدقن بي
فبينا انا اعجب واذا بديباج (و في نسخة اتعجب واقول واغوثاه من اين علمن بي)
وقال في غير هذه الرواية فقلن لي نحن آسية امرأة فرعون ومريم بنت
عمران وهؤلاء من الحور العين واشتد الامر وانا اسمع الوجبة في كل ساعة
اعظم مما تقدم فبينا انا كذلك اذا بديباج ابيض قد مد بين السماء والارض
واذا قائل يقول خذوه من اعين الناس قالت ورأيت رجالا قد وقفوا في الهواء
بايديهم اباريق من فضة ورأيت قطعة من الطير قد اقبلت حتى غطت حجري
مناقيرها من الزمرد واجنحتها من اليواقيت فكشف الله عن بصري وابصرت
تلك الساعة مشارق الارض ومغاربها ورأيت ثلاثة اعلام مضروبات علما
في المشرق وعلما في المغرب وعلما على ظهر الكعبة فاخذني المخاض فولدت محمدا
صلے الله عليه وسلم فلما خرج من بطني نظرت اليه فاذا انا به ساجد قد رفع اصبعيه الى السماء

ترجمہ

عجز اور زاری کے ساتھ پھر دیکھا میں نے ایک سفید ابر کو کہ آسمان سے آیا اور ڈھک لیا آپ کو یہاں تک کہ میری آنکھوں سے غائب ہو گئے اور سنا میں نے آواز دینے والے کو کہ کہتا ہے پھراؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے مشرق و مغرب میں اور دریاؤں میں لے جاؤ تاکہ پہچانیں آپ کو نام اور وصف اور صورت سے اور جانیں [illegible]

كالمتضرع المستهل ثم رأيت سحابة بيضاء وقد اقبلت من السماء حتى غشيته
فغيب عن وجهي وسمعت منادياً ينادي طوفوا بمحمد شرق الارض
وغربها وادخلوه البحار ليعرفوه باسمه ونعته وصورته ويعلموا انه سمي فيها
الماحي لا يبقى شيء من الشرك الا محي في زمنه ثم تجلت عنه في اسرع وقت
فاذا انا به مدرج في ثوب صوف ابيض وتحته حريرة خضراء وقد قبض على ثلاثة
مفاتيح من اللؤلؤ الرطب واذا قائل يقول قبض محمد مفاتيح النصرة ومفاتيح الريح
ومفاتيح النبوة ثم اقبلت سحابة اخرى يسمع منها صهيل الخيل وخفقان
الاجنحة حتى غشيته فغيب عني فسمعت منادياً ينادي طوفوا بمحمد الشرق و
الغرب وعلى مواليد النبيين واعرضوه على كل روحاني من الجن والانس والطير
والسباع واعطوه صفاء آدم ورقة نوح وخلة ابراهيم ولسان اسماعيل و
بشرى يعقوب وجمال يوسف وصوت داود وصبر ايوب وزهد يحيى وكرم
عيسى واغمسوه في اخلاق الانبياء ثم تجلت فاذا انا به قد قبض حريرة خضراء
مطوية واذا قائل يقول بخ بخ قبض محمد على الدنيا كلها لم يبق خلق
من اهلها الا دخل في قبضته واذا انا بثلاثة نفر في يد احدهم ابريق فضة
وفي يد الآخر طست من زمرد اخضر وفي يد الثالث حريرة بيضاء فنشرها
فاخرج منها خاتماً تحار ابصار الناظرين دونه فغسله من ذلك الابريق سبع
مرات ثم ختم بين كتفيه بالخاتم ثم لفه في الحريرة ثم حمله فادخله بين اجنحته ساعة ثم

[illegible]

زدہ الی وفی انسان العیون وعن ابن عباس رضی اللہ
تعالے ولد یوم الاثنین فی ربیع الاول وانزلت علیہ النبوۃ یوم
الاثنین فی ربیع الاول وہاجرہ الی المدینۃ یوم الاثنین فی ربیع الاول
قال العصیم وہذا غریب جدا ۱۲ واخرج الدارمی وابن سعد وابن
عساکر عن ابی فروۃ عن ابن عباس انہ سال کعب الاحبار
کیف تجد نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ فقال کعب
تجدہ محمد بن عبد اللہ یولد بمکۃ ویہاجر الی طابہ ویکون ملکہ بالشام
ولیس بفحاش ولا سخاب فی الاسواق ولا یکافی بالسیئۃ السیئۃ ولکن
یعفو ویغفر الحدیث واخرج الحاکم وصححہ عن ابن عباس قال اوحی
اللہ الی عیسی آمن بمحمد ومر من ادرکہ من امتک ان یومنوا بہ
فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش
علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
فسکن واخرج ابن عساکر من طریق کریب عن
ابن عباس قال لم یزل اللہ تعالے یتقدم فی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم الی آدم فمن بعدہ ولم تزل الامم
تتباشر ..... ویستفتح بہ حتی اخرجہ
اللہ فی خیر امۃ وفی خیر قرن وفی خیر

اصحاب في خير بلد فاقام بها ما شاء الله وهو حرم ابراهيم ثم اخرجه

الى طيبة وهي حرم محمد فكان مبعثه من حرم وهاجر الى حرم

واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال لما امر ابراهيم باخراج هاجر

حمل على البراق فكان لا يمر بارض عذبة سهلة الا قال انزل ههنا

يا جبريل فيقول لا حتى اتى مكة فقال جبريل انزل يا ابراهيم قال حيث

لا ضرع ولا زرع قال نعم ههنا يخرج النبي الذي من ذريتك الذي تتم به

الكلمة العليا **واخرج** ابن سعد وابن عساكر عن ابن العباس قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت من لدن آدم من نكاح غير سفاح **و**

اخرج الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما

ولدني من سفاح الجاهلية شيء وما ولدني الا نكاح كنكاح الاسلام

واخرج ابو نعيم من طرق عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم لم يلتق ابواي قط على سفاح لم يزل الله ينقلني من الاصلاب الطيبة

الى الارحام الطاهرة مصفى مهذبا لا ينشعب شعبتان الا كنت في خيرهما

واخرج ابن سعد من طريق الكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم خير العرب مضر وخير مضر بنو عبد مناف وخير بني عبد مناف

بنو هاشم وخير بني هاشم بنو عبد المطلب والله ما افترق فرقتان منذ

خلق الله آدم الا كنت في خيرهما **واخرج** ابن عمر العدني في مسنده

عن ابن عباس ان قريشا كانت نورا بين يدي الله تعالى قبل ان يخلق آدم بالفى عام يسبح ذلك النور وتسبح الملائكة بتسبيحه فلما خلق الله آدم القى ذلك النور فى صلبه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهبطنى الله الى الارض فى صلب آدم وجعلنى فى صلب نوح وقذف فى صلب ابراهيم ثم لم يزل الله ينقلنى من الاصلاب الكريمة والارحام الطاهرة حتى اخرجنى من بين ابوى لم يلتقيا على سفاح قط **واخرج** ابو نعيم والخرائطى وابن عساكر من طريق عطاء عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال لما خرج عبد المطلب بابنه ليزوجه مر به على كاهنة من اهل تبالة متهودة قد قرأت الكتاب يقال لها فاطمة بنت مر الخثعمية فرأت نور النبوة فى وجه عبد الله فقالت له يا فتى هل لك ان تقع على الآن واعطيك مائة من الابل فقال عبد الله **شعر**

اما الحرام فالممات دونه ٭ والحل لا حل فاستبينه ٭ فكيف لى الامر الذى تبغينه ٭ يحمى الكريم عرضه ودينه ٭ ثم مضى مع ابيه فزوجه آمنة بنت وهب فاقام عبد الله عندها ثلاثا ثم ان نفسه دعته الى ما دعته اليه الخثعمية فاتاها فقالت ما صنعت بعدى قال زوجنى ابى آمنة بنت وهب فاقمت عندها ثلاثا قالت انى والله ما انا صاحبة ريبة ولكنى رأيت فى وجهك نورا فاردت ان يكون فى وابى الله الا ان يصيره حيث احب **واخرج** ابن عساكر عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال لما ولد النبى صلى الله عليه وسلم عق عنه عبد المطلب بكبش

وسماه محمد افقيل يا ابا الحارث ما حملك على ان سميته محمدا ولم تسمه باسم آبائه قال
اردت ان يحمده الله في السماء ويحمده الناس في الارض **واخرج**
البيهقي وابو نعيم وابن عساكر من طريق عكرمة عن ابن عباس قال كانت
امراة من خثعم تعرض نفسها في موسم من المواسم وكانت ذات جمال ومعها
أدم تطوف كأنها تبيعه فاتت على عبد الله بن عبد المطلب فلما رأته اعجبها
فعرضت نفسها عليه فقال مكانك حتى ارجع اليك فانطلق الى ابيه فزوجه
ابوه فحملت بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما رجع اليها قالت من انت قال انا الذي
وعدتك قالت لا ما انت هو ولئن كنت ذاك لقد رايت بين عينيك نورا ما
اراه الآن **واخرج** ابو نعيم عن بريدة وابن عباس قالا رأت آمنة
في منامها فقيل لها انك قد حملت بخير البرية وسيد العالمين فاذا ولدتيه
فسميه احمد ومحمدا **واخرج** ابن سعد وابن عساكر عن ابن عباس
ان آمنة قالت لقد علقت به فما وجدت له مشقة حتى وضعته فلما فصل
مني خرج معه نور اضاء له ما بين المشرق الى المغرب ثم وقع الى الارض
معتمدا على يديه ثم اخذ قبضة من تراب فقبضها ورفع رأسه الى السماء
واخرج ابن سعد وابو نعيم عن ابن عباس قال كانت يهود قريظة والنضير
وفدك وخيبر يجدون صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم عندهم قبل ان
يبعث وان دار هجرته المدينة فلما ولد قالت احبار يهود ولد احمد الليلة

ہذا الکوکب قد طلع فلما تنبأ و قالوا تنبأ احمد کانوا یعرفون ذلک ویقرؤن به و یصفونه
واخرج ابن عدی و ابن عساکر من طریق عطاء عن ابن عباس قال ولد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسرورا مختونا واخرج البیہقی عن ابن عباس کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یری باللیل فی الظلمة کما یری بالنہار فی الضوء واللہ سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری فصل میں ہے** بیان حضرت عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اخرج الزبیر بن بکار فی اخبار مدینة وابو نعیم
عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفتی احمد المتوکل مولده مکة و
مہاجره طیبة لیس بفظ ولا غلیظ یجزی بالحسنة الحسنة ولا یکافی بالسیئة السیئة
واخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت الی الیمن
قبل ان یبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت علی شیخ من الازد عالم قد قرأ الکتب
اتت علیه اربعمائة سنة الا عشر سنین فقال لی احسبک حرمیا قلت نعم قال احسبک
قرشیا قلت نعم قال بقیت لی منک واحدة قلت ہی قال اکشف لی عن بطنک قلت
لم ذاک قال اجد فی العلم الصادق ان نبیا یبعث فی الحرم یعاون علی امره
فتی وکہلا فاما الفتی فخواض غمرات ودفاع معضلات واما الکہل فابیض نحیف
علی بطنہ شامة وعلی فخذه الیسری علامة وما علیک ان ترینی فقد تکاملت لی فیک
الصفة الا الخفی علی قال ابو بکر فکشفت له عن بطنی فرای شامة سوداء فوق سرتی
فقال انت ہو ورب الکعبة واخرج الطیالسی والبیہقی عن ابن مسعود قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا قریشا فان عالمہا یملأ الارض علما قال
الامام احمد وغیرہ ہذا العالم ہو الشافعی لانہ لم ینتشر فی طباق الارض من علم عالم
قریشی من الصحابۃ وغیرہم ما انتشر من العلم الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین واللہ
سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **چوتھی فصل** میں ہے بیان حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما **اخرج الطبرانی** فی الاوسط عن عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار خلقہ
فاختار منہم بنی آدم ثم اختار من بنی آدم العرب ثم اختارنی من العرب فلم ازل
خیارا من خیار **واخرج** ابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر قال ولد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مسرورا مختونا واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **پانچویں فصل**
میں ہے بیان حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص الصحابی ابن الصحابی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال کان بمر الظہران راہب یسمی عیصا من اہل الشام وکان یقول یوشک ان
یولد فیکم یا اہل مکۃ مولود تدین لہ العرب ویملک العجم ہذا زمانہ فکان لا یولد بمکۃ مولود الا یسأل عنہ فلما کان صبیحۃ الیوم
الذی ولد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عبد المطلب حتی اتی عیصا فناداہ فاشرف
علیہ فقال عیص کن اباہ فقد ولد ذلک المولود الذی کنت احدثکم یوم الاثنین
قال عبد المطلب ولد فی اللیلۃ مع الصبح مولود قال فما سمیتہ قال محمدا

(ای عوضت علی التسمیۃ) قال ولقد کنت اشتہی ہذا المولود فیلم اہل ہذا البیت
والکعبۃ) بخلات خصال تعرفہ (ای تمیزہ تلک الخصال وتدل علی انہ ذلک المولود)
فقدائی علیہن منہا انہ طلع النجم البارحۃ وانہ ولد الیوم وان اسمہ محمد رواہ ابو جعفر بن
ابی شیبۃ وخرجہ ابو نعیم فی الدلائل کذا رواہ ابن عساکر **اخرج** مسلم فی
صحیحہ من حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال
ان اللہ عزوجل کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف
سنۃ وکان عرشہ علی الماء ومن جملۃ ما کتب فی الذکر وہو ام الکتاب ان محمدا
خاتم النبیین (فی الوجود) واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چھٹی فصل میں**
ہے بیان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کا **اخرج** البیہقی و
ابو نعیم عن حسان بن ثابت (ابن المنذر بن عمرو بن حرام الانصاری شاعر
المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم المؤید بروح القدس من جوز فیہ الصرف وعدمہ) قال انی لغلام
ابن سبع سنین او ثمان سنین علی التقریب فقد ذکروا انہ عاش مائۃ وعشرین سنۃ
کابیہ وجدہ والی جدہ ومات سنۃ اربع وخمسین اعقل ما رایت وسمعت اذ یہودی
یصرخ (بالمدینۃ ففی روایۃ ابن اسحاق یصرخ علی اطمۃ یثرب) ذات غداۃ
یا معشر یہود فاجتمعوا الیہ وانا اسمع قالوا ویلک ما لک قال طلع نجم احمد الذی ولد بہ
(عندہ او بسبب لاعتقاد الیہودی تاثیر النجم) فی ہذہ اللیلۃ واللہ سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم **ساتویں فصل میں** ہے بیان حضرت

عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ تعالی عنہ **واخرج** البیہقی
والطبرانی وابونعیم وابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ
قال حدثتنی امی انہا شہدت ولادة آمنة رسول اللہ علیہ وسلم لیلة ولدتہ قالت فما
شیء انظر الیہ فی البیت الا نور وانی انظر الی النجوم تدنو حتی انی لاقول لیقعن
علی فلما وضعتہ خرج منہا نور اضاء لہ البیت والدار حتی جعلت لا اری الا نورا
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **آٹھویں فصل** میں ہے بیان ابن
لبینہ رضی اللہ تعالی عنہ انہ حدث انہ کان علی اطم من آطام المدینة سمع
یا اہل یثرب قد ذہب اللہ نبوة بنی اسرائیل ہذا النجم قد طلع بمولد احمد وہو نبی آخر الانبیاء
ومہاجرہ الی یثرب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **نویں فصل** میں
ہے بیان حضرت بریدة الاسلمی الصحابی رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج**
ابونعیم عن بریدة وابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم قالا رأت آمنة فی منامہا فقیل
لہا انک قد حملت بخیر البریة وسید العالمین فاذا ولدتیہ فسمیہ احمد ومحمدا **اخرج**
ابونعیم وابن سعد عن بریدة عن مرضعة فی بنی سعد ای امرأة مبہمة غیر حلیمة المشہورة
قالہ الشامی ان آمنة قالت رأیت کانہ خرج من فرجی شہاب اضاءت لہ الارض
حتی رأیت قصور الشام **دسویں فصل** میں ہے بیان حضرت قیس بن
مخرمة صحابی رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج الترمذی** فی باب ما جاء
فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قیس بن مخرمة قال ولدت انا ورسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل قال وسال عثمان بن عفان قباث بن اشیم اخا بنی یعمر بن لیث انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اقدم منہ فی المیلاد واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

گیارھوین فصل مین ہی بیان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج ابن ابی حاتم فی تفسیرہ وابو نعیم فی الدلائل من طریق عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک الآیۃ قال کنت اول النبیین فی الخلق وآخرہم فی البعث فبدء بی قبلہم **واخرج البخاری** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ **واخرج** ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یلدنی بغی قط مذ خرجت من صلب آدم ولم تزل تنازعنی الامم کابرا عن کابر حتی خرجت من افضل حیین من العرب ہاشم وزہرۃ **فی المواہب اللدنیۃ** ولد صلی اللہ علیہ وسلم مختونا ای مختونا مسرورا ای مقطوع السرۃ کما روی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک فی الیہ عند ابن عساکر وابن عدی انتہت بزیادۃ من شرحہا للعلامۃ الزرقانی **واخرج البیہقی** وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ آدم اراہ بنیہ فجعل یری فضائل بعضہم علے بعض فرای نورا ساطعا فی اسفلہم فقال یارب من ہذا قال ہذا ابنک احمد وہو اول وہو آخر وہو اول شافع **واخرج** عبد الرزاق فی جامعہ والحاکم وابو نعیم عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لانظر الی ما ورائی کما انظر الی ما بین یدی **واخرج** ابن عساکر عن نبیط الاشجعی قال لما فتح عثمان المصحف قال لہ ابو ہریرۃ اصبت ووفقت اشہد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشد امتی حبا لی قوم یاتون من بعدی یؤمنون بی ولم یرونی یعملون بما فی الورق المعلق فقلت ای ورق حتی رایت المصاحف فاعجب ذلک عثمان وامر لابی ہریرۃ بعشرۃ آلاف وقال واللہ ما علمت انک لتحبس علینا حدیث نبینا صلی اللہ علیہ وسلم **واخرج** الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی احدکم یوم لان یرانی احب الیہ من اہلہ ومالہ **واخرج** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وددت انی رایت اخوانی قالوا ولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال بل انتم اصحابی واخوانی الذین لم یاتوا بعد **واخرج** ابو نعیم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم بالثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس۔

فی خیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان

للعلامة الشيخ الاجل احمد بن حجر المكي الشافعي رحمة الله عليه بعد نقل هذا الحديث
الشريف قال الحافظ المحقق الجلال السيوطي هذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة
بابي حنيفة وفي الخفية التامة نظير الحديث الذي في مالك رحمه الله وهو قوله
صلى الله عليه وسلم يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون
اعلم من عالم المدينة والحديث الذي في الشافعي رحمة الله وهو قوله لا تسبوا قريشا
فان عالمها يملأ الارض علما وهو حديث له طرق كثيرة وزعم بعضهم وضعه يعقوه
وشنعوا على زاعمه ومخترعه قال العلماء عالم المدينة في الحديث الاول مالك وعالم قريش
في الحديث الثاني الشافعي قال بعض تلامذة الجلال وما جزم به شيخنا من ان
الامام ابا حنيفة هو المراد من هذا الحديث ظاهر لا شك فيه لانه لم يبلغ
احد في زمنه من ابناء فارس في العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابه وفيه معجزة ظاهرة
للنبي صلى الله عليه وسلم حيث اخبر بما سيقع وليس المراد بفارس البلد المعروف
بل جنس من العجم وهم الفرس وان جد الامام ابي حنيفة منهم على ما عليه الاكثرون
وفي خبر عن الديلمي خير العجم فارس انتهت بحروفها **واخرج** الحاكم وصححه عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الناس ان يضربوا اكباد الابل
فلا يجدوا اعلم من عالم المدينة قال بعض شيوخ هذا العالم مالك بن انس رضي
الله تعالى عنه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

بارھویں فصل

میں ہے بیان حضرت عرباض بن ساریہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج احمد والبزار والطبرانی والبیہقی عن العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی عند اللہ لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم عن ذلک فی دعوۃ ابی ابراہیم وبشارۃ عیسی ورؤیا امی التی رأت وکذلک امہات النبیین یرین وان ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأت حین وضعتہ نورا اضاءت لہ قصور الشام واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیرھویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو امامہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ۔ **اخرج** ابن سعد عن حرام بن عثمان الانصاری قال قدم اسعد بن زرارۃ من الشام تاجرا فی اربعین رجلا من قومہ فرای رؤیا ان آتیا اتاہ فقال ان نبیا یخرج بمکۃ یا ابا امامۃ وصاحب الحرمین

واخرج ابن سعد واحمد والطبرانی والبیہقی وابو نعیم عن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان بدء امرک قال دعوۃ ابراہیم وبشری عیسی ورأت امی انہ یخرج منہا نور اضاءت لہ قصور الشام واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

چودھویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو جہم رضی اللہ تعالی عنہ وکان من المعمرین من قریش **اخرج** ابو نعیم من طریق ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم عن ابیہ عن جدہ قال سمعت ابا طالب یحدث عن عبد المطلب قال بینا انا نائم فی الحجر اذ رأیت رؤیا التی فزعت منہا فزعا شدیدا فاتیت کاہنۃ قریش فقلت لہا انی رأیت اللیلۃ کان

شجرة نبتت قد نال راسها السماء وضربت باغصانها المشرق والمغرب وما
رایت نورا ازہر منہا اعظم من نور الشمس سبعین ضعفا ورایت العرب والعجم
ساجدین وہی تزداد کل ساعة عظما ونورا وارتفاعا ساعة تخفی وساعة تظہر
ورایت رہطا من قریش قد تعلقوا باغصانہا ورایت قوما من قریش یریدون
قطعہا فاذا دنوا منہا اخذہم شاب لم ار قط احسن منہ وجہا ولا اطیب منہ
ریحا فیکسر ظہورہم ویقلع اعینہم فرفعت یدی لاتناول منہا نصیبا فقلت
لمن النصیب فقال النصیب ہو الذین تعلقوا بہا وسبقوک الیہا فانتبہت مذعورا
فزعا مذعورا فرایت وجہ الکاہنة قد تغیر ثم قالت ان صدقت رویاک لیخرجن
من صلبک رجل یملک المشرق والمغرب ویدین لہ الناس ثم قال لابی طالب
لعلک ان تکون ہذا المولود فکان ابو طالب یحدث بہذا الحدیث والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج ویقول کانت الشجرة واللہ ابا القاسم الامین فیقال لہ
الا تومن بہ فیقول السبة والعار واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ؁

پندرھوین فصل میں ہے بیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ

فی المواہب اللدنیة فی حدیث سلمان الفارسی

عند ابن عساکر قال ہبط جبریل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ سلمان فجعل علی انہ
ہو من المصطفی او ممن سمعہ عنہم فقال ان ربک یقول کنت اتخذت ابرہیم
خلیلا فقد اتخذتک حبیبا وما خلقت خلقا اکرم علی منک لقد خلقت الدنیا واہلہا

ترجمہ

لاعرفہم کرامتک و منزلتک عندی ولولاک ما خلقت الدنیا **واخرج** ابن عساکر عن سلمان قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کلم اللہ موسی تکلیما وخلق عیسی من روح القدس واتخذ ابراہیم خلیلا واصطفی آدم فما اعطیت من الفضل فہبط جبریل فقال ان ربک یقول لئن کنت اتخذت ابراہیم خلیلا فقد اتخذتک حبیبا وان کنت کلمت موسی فی الارض تکلیما فقد کلمتک فی السماء وان کنت خلقت عیسی من روح القدس فقد خلقت اسمک من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنۃ ولقد وطئت فی السماء موطأ لم یطأہ احد قبلک ولا یطأہ احد بعدک وان کنت اصطفیت آدم فقد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منک وقد اعطیتک الحوض والشفاعۃ والناقۃ والقضیب والتاج والہراوۃ والحج والعمرۃ وشہر رمضان والشفاعۃ کلہا لک حتی ظل عرشی فی القیامۃ علیک ممدود وتاج الحمد علی راسک معقود وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی ولقد خلقت الدنیا واہلہا لاعرفہم کرامتک ومنزلتک لولاک ما خلقت الدنیا

سولھویں فصل

میں ہے بیان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج البیہقی وابن عساکر من طریق مالک عن الزہری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرہما فاخرجت من بین ابوی فلم یصبنی شیء من عہد الجاہلیۃ وخرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتہیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا **واخرج** ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الی موسی

ترجمہ

نبی اسرائیل انہ من لقینی وہو جاحد باحمد ادخلتہ النار قال یارب ومن احمد قال یا
موسی فوعزتی وجلالی ما خلقت خلقا اکرم علی منہ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموات
والارض ان الجنۃ محرمۃ علی جمیع خلقی حتی یدخلہا ہو وامتہ قال ومن امتہ قال الحمادون
یحمدون صعودا وہبوطا وعلی کل حال یشدون اوساطہم ویطہرون اطرافہم صائمون
بالنہار رہبان باللیل اقبل منہم الیسیر وادخلہم الجنۃ بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ قال
اجعلنی نبی تلک الامۃ قال نبیہا منہا قال اجعلنی من امۃ ذلک النبی قال استقدمت و
استاخروا ولکن ساجمع بینک وبینہ فی دار الجلال **واخرج** ابن مردویہ عن انس
قال قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح الفاء وقال
انفسکم نسبا وصہرا وحسبا لیس فی آبائی من لدن آدم سفاح کلنا نکاح **واخرج**
ابن سعد وابو نعیم عن انس قال کنا نعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
اقبل بطیب ریحہ **واخرج** البزار وابو یعلی عن انس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر فی الطریق من طرق المدینۃ وجدوا منہ رائحۃ
الطیب قالوا مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الطریق **واخرج** الطبرانی
فی الاوسط وابو نعیم وابن عساکر من طرق متعددۃ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد
سوآتی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

سترھویں فصل میں ہے

بیان حضرت زید بن اسلم صحابی رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج**

ترجمہ

ابن سعد وغیرہ عن زید بن اسلم ان حلیمۃ لما اخذت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لها امرأۃ علمی انک قد اخذت مولودا لہ شان واللہ لحملتہ فما کنت اجد ما تجد النساء من حمل ولقد اوتیت فیضل لی انک تلدین غلاما فسمیہ احمد وہو سید العالمین وللقد سمعت سطحہ بہ یزالت رافعا راسہ الی السماء فخرجت حلیمۃ الی زوجہا فاخبرتہ فسر بذلک ثم اللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

اٹھارہویں فصل

میں یہ بیان حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** مسلم عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانے من بنی ہاشم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

انیسویں فصل

میں ہے بیان حضرت ابو مریم غسانی رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** الطبرانی وابو نعیم عن ابی مریم الغسانی رضی اللہ تعالی عنہ ان اعرابیا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ای شیء کان اول نبوتک قال اخذ اللہ منی المیثاق کما اخذ من النبیین میثاقہم ودعوۃ ابی ابراہیم وبشری عیسی ورات امی فی منامہا انہ خرج من بین رجلیہا سراج اضاءت لہ قصور الشام **قولہ** ابی مریم فی التقریب ابو مریم الغسانی جد ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم وقد قیل ان الثلثۃ صحبۃ اھ وفی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ابو مریم الغسانی جد ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ولدت لی اللیلۃ جاریۃ

اٹھارھویں فصل اس بیان میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالی عنہ

انیسویں فصل

[illegible]

قال والایۃ انزلت علی سورۃ مریم فسماہا مریم فکان یکنی ابا مریم ہذا مع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو حاتم الرازی سألت بعض ولد ابی مریم ہذا عن ا
فقال ہذا یعدّ فی الشامیین اھ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم [illegible]بعون

فصل میں جو بیان حضرت ابو صخر عقیلی رضی اللہ تعالی عنہ +

اخرج احمد وابن سعد عن ابی صخر العقیلی قال حدثنی رجل من الاعراب
قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیہودی معہ سفر فیہ التوراۃ یقرأہا علی ابن لہ مریض
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا یہودی انشدک باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسی
اتجد فی توراتک نعتی وصفتی ومخرجی فاومأ برأسہ ان لا فقال ابنہ لکنی اشہد بالذی
انزل التوراۃ علی موسی انہ لیجد فی کتابہ نعتک وصفتک ومخرجک فی کتابہ ہذا وانا اشہد
ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الیہودی عن
صاحبکم وقبض الفتی فصلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرج البیہقی نحوہ من حدیث
انس وابن مسعود وفی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ فاقیموا الیہودی عن اخیکم قال
فقضی الفتی فولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنوطہ وکفنہ وصلی علیہ اھ واللہ سبحانہ و
تعالی اعلم وعلمہ اتم الـ[illegible]ون

فصل میں جو بیان حضرت شداد بن اوس

اخرج ابو یعلی وابو نعیم وابن عساکر عن شداد بن اوس ان
رضی اللہ تعالی عنہ
رجلا من بنی عامر سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حقیقۃ امرک فقال بدء شأنی
انی دعوۃ ابراہیم وبشری اخی عیسی وانی کنت بکر ابی وامی وانہا حملت بی کاثقل

[illegible]

احمل النساء وجعلت تشكي الى صواحباتها ثقل ما تجد ثم ان امي رأت في منامها
ان الذي في بطنها نور قالت فجعلت اتبع بصري النور فيسبق بصري النور فيسبق
بصري حتى اضاءت لي مشارق الارض ومغاربها ثم انها ولدتني فنشأت فلما
نشأت بغضت لي اوثان قريش وبغض الي الشعر فكنت مسترضعا في بني ليث
بن بكر فبينا انا ذات يوم منتبذ من اهلي في بطن واد مع اتراب لي من الصبيان
اذ انا برهط ثلاثة معهم طست من ذهب ملئ ثلجا فاخذوني من بين اصحابي و
انطلق الصبيان هرابا مسرعين الى الحي فعمد احدهم فاضجعني على الارض اضجاعا
لطيفا ثم شق ما بين مفرق صدري الى منتهى عانتي وانا انظر اليه لم اجد لذلك حسا
ثم اخرج احشاء بطني ثم غسلها بذلك الثلج فانعم غسلها ثم اعادها مكانها ثم قام الثاني
فقال لصاحبه تنح ثم ادخل يده جوفي فاخرج قلبي وانا انظر اليه فصدعه ثم اخرج
منه مضغة سوداء فرمى بها ثم قال بيده يمنة ويسرة كأنه يتناول شيئا فاذا
انا بخاتم في يده من نور يحار النظار دونه فختم به قلبي فامتلأ نور النبوة والحكمة
ثم اعاده مكانه فوجدت برد ذلك الخاتم في قلبي دهرا ثم قال الثالث لصاحبه تنح
فامر يده بين مفرق صدري الى منتهى عانتي فالتام ذلك الشق باذن الله تعالى
ثم اخذ بيدي فانهضني من مكاني انهاضا لطيفا ثم قال للاول زنه بعشرة من امته
فوزنوني بهم فرجحتهم ثم قال زنه بمائة من امته فوزنوني بهم فرجحتهم ثم قال زنه
بالف من امته فوزنوني بهم فرجحتهم فقال دعوه فلو وزنتموه بامته كلها لرجحهم ثم

تشوقی الی صدورهم وقبلوا راسی وما بین عینی ثم قالوا یا حبیب فقد لم ترع
انک لو تدری ما یراد بک من الخیر لقرت عیناک ثم جاء الحی فاخبرهم فقال بعض
القوم ان هذا الغلام اصابه لمم او طائف من الجن فانطلقوا الی کاهننا
حتی ینظر الیه ویداویه فقلت یا هذا لیس بی شیء مما تذکرون انی اری نفسی سلیمة وفؤادی
صحیحا فقال ابی وهو زوج ظئری الا ترون ان کلامه کلام صحیح انی لارجو ان لا یکون بابنی باس
فذهبوا بی الی الکاهن فقصوا علیه قصتی فقال اسکتوا حتی اسمع من الغلام فانه
اعلم بامره منکم فقصصت علیه فلما سمع قولی وثب الی فضمنی الی صدره ثم نادی باعلی
صوته یا للعرب یا للعرب اقتلوا هذا الغلام واقتلونی معه فواللات والعزی لئن
ترکتموه وادرک لیبدلن دینکم ولیسفهن عقولکم وعقول آبائکم ولیخالفن امرکم ولیاتینکم
بدین لم تسمعوا بمثله قط فعمدت ظئری فانتزعتنی من حجره وقالت لانت اعته
منه واجن ولو علمت ان هذا یکون من قولک ما اتیت بابنی الیک فاطلب لنفسک من
یقتلک فانا غیر قاتلی هذا الغلام ثم احتملونی فاداونی الی اهلی واصبح اثر الشق ما بین صدری
الی منتهی عانتی کانه الشراک **قال ابو نعیم** فی هذا الحدیث ان امنة وجدت
الثقل فی حملها وفی سائر الاحادیث انها لم تجد ثقلا والجمع ان الثقل به فی ابتداء علوقها
به وان الخفة عند استمرار الحمل بها لیکون علی الحالتین خارجا عن المعتاد والعرف
والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم **باسیوین فصل** من هم بان جرحضرت
ابوسعید الخدری رضی الله تعالی عنه **اخرج الطبرانی** عن ابی سعید الخدری

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا عرب العرب ولدت فی قریش ونشأت
فی بنی سعد فانی یاتینی اللحن واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیئسویں**
فصل میں ہے بیان حضرت ابو قتادۃ انصاری رضی اللہ تعالی
عنہ **اخرج** مسلم عن ابی قتادۃ الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سئل عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت او انزل
علی فیہ **واخرج ایضا** عنہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سئل عن صوم یوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی واللہ
سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چوبیسویں فصل** میں ہے بیان حضرت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما **اخرج** عبد الرزاق بسندہ عن جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی
اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالی قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ
قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ
حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا
ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق
قسم ذلک النور اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح
ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول
حملۃ العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث بقیۃ الملائکۃ ثم قسم الرابع

[illegible]

اربعۃ اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثانی الاَرَضین ومن الثالث
الجنۃ والنار ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنین
ومن الثانی نور قلوبہم وہی المعرفۃ باللہ ومن الثالث نور السنتہم وہو التوحید
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الحدیث **واخرج** الدارمی والبیہقی وابو نعیم
عن جابر بن عبد اللہ قال کان فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال لم تکن
فی طریق فیتبعہ احد الا عرف انہ قد سلکہ من طیبۃ او عرفہ ولم یکن یمر بحجر
ولا شجر الا سجد لہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **چھیاسٹھویں فصل**
میں ہے بیان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** الخطیب
عن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لما کانت اللیلۃ التی ولد
فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبر کان بمکۃ ولد اللیلۃ فی بلدکم ہذا النبی
الذی وصف بانہ یظلم موسیٰ وہارون ویقتل اشتہما فان اخطاکم فبشروا
اہل الطائف واہل ایلۃ قال فولد فی تلک اللیلۃ فخرج الحبر حتی دخل الحجر
قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وان موسیٰ حق وان محمدا حق ثم فقد الحبر
ثم لم یقدر علیہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **چھیاسٹھویں فصل**
میں ہے بیان حضرت خولیفۃ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج**
الواقدی وابو نعیم عن خولیفۃ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا
رہود فنسا کا نواید کرون فیما بینہم بمکۃ اسما احمد ولم یبق من الاعیان

چھیاسٹھویں فصل

[illegible]

چھیاسٹھویں فصل

[illegible]

غیرہ وہو فی کتبنا وما اخذ علینا من صفتہ کذا وکذا حتی اتی اعلی نعت

قال وانا غلام وما اری احفظ واسمع اعی اذ سمعت صیاحا من ناحیۃ

بنی عبد الاشہل فاذا قومی فزعوا وخافوا ان یکون امر حدث ثم خفی الصوت

ثم عاد فصاح ففہمنا صیاحہ یا اہل یثرب ہذا کوکب الذی ولد بہ قال فجعلنا

نتعجب من ذلک ثم اقعا دہرا طویلا ونسینا ذلک فہلک قوم وحدث

آخرون وصرت رجلا کبیرا فاذا مثل ذلک الصیاح بعینہ یا اہل یثرب قد

خرج محمد وتنبأ وجاءہ الناموس الاکبر الذی کان یاتی موسی علیہ السلام

فلم انشب ان سمعت ان بمکۃ رجلا خرج یدعی النبوۃ وخرج من خرج من

قومنا وتاخر من تاخر واسلم فتیان منا احداث ولم یقض لی ان اسلم

حتی قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم۔

ستائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو الطفیل صحابی

رضی اللہ تعالی عنہ۔ وہو آخر من مات من الصحابۃ قالہ مسلم وغیرہ۔

اخرج ابو نعیم وابن مردویہ فی تفسیرہ والدیلمی فی مسند الفردوس

عن ابی الطفیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی عشرۃ اسماء عند ربی

انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی

ویس وطہ واخرج الترمذی فی الشمائل عن سعید الجریری قال سمعت

ابا الطفیل یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی علی وجہ الارض احد

فصل اٹھاسیویں فصل میں بیان ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔ اور [illegible]

[illegible]

عزیزی قلت ضعف لی قال کان ابغض طلحا معتقدا والله سبحانه وتعالی
اعلم وعلمه اتم اٹھاسیوین فصل مین ہے بیان حضرت ام المومنین
عائشہ رضی الله تعالی عنہا اخرج البیہقی والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر
عن عائشہ قلت قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لی جبریل قلبت الارض
مشارقها ومغاربها فلم اجد رجلا افضل من محمد ولم اجد بنی اب افضل من
بنی ہاشم واخرج ابن سعد وابن عساکر عن عائشہ رضی الله تعالی
عنہا قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم خرجت من نکاح غیر سفاح وفی
انسان العیون روی ابن حبان عن عائشہ رضی الله تعالی
عنہا عن آمنۃ ام النبی صلی الله علیہ وسلم انہا قالت ان لابنی ہذا شانا
انی حملت بہ فلم اجد حملا قط اخف علی ولا اعظم برکۃ منہ واخرج ابن سعد
والحاکم والبیہقی وابو نعیم عن عائشہ رضی الله تعالی عنہا قالت کان یہودی
قد سکن مکۃ یتجر فیہا فلما کانت اللیلۃ التی ولد فیہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال
فی المجلس من قریش یا معشر قریش ہل ولد فیکم اللیلۃ مولود فقال القوم والله
ما نعلمہ قال احفظوا القول لکم ولد ہذہ اللیلۃ نبی ہذہ الامۃ الاخیرۃ بین کتفیہ علامۃ
فیہا شعرات متواترات کانہن عرف فرس لا یرضع لیلتین وذلک ان عفریتا
من الجن ادخل اصبعہ فی فمہ فمنعہ الرضاع فتصدع القوم من مجلسہم وہم یتعجبون
من قولہ فلما صاروا الی منازلہم اخبر کل انسان منہم اہلہ فقالوا قد ولد لعبد الله

[illegible]

بن عبد المطلب غلام سموه محمدا فالتقی القوم حتی جاء الیهودی فاخبروه الخبر
قال فاذهبوا معی حتی انظر الیه فخرجوا به حتی ادخلوه علی امنة فقال اخرجی الینا
ابنک فاخرجته وکشفوا له عن ظهره فرای تلک الشامة فوقع الیهودی مغشیا علیه فلما افاق
قالوا ویلک مالک قال والله ذهبت النبوة من بنی اسرائیل افرحتم به یا معشر قریش
اما والله لیسطون بکم سطوة یخرج خبرها من المشرق الی المغرب **واخرج** ابن
عدی والبیهقی وابن عساکر عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم یری فی الظلماء کما یری فی الضوء **واخرج** ابن عساکر
عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت اخیط فی السحر فسقطت منی الابرة فطلبتها
فلم اقدر علیها فدخل رسول الله صلی الله علیه وسلم فتبینت الابرة لشعاع نور وجهه
فاخبرته فقال یا حمیراء الویل ثم الویل ثلاثا لمن حرم النظر الی وجهی والله
سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم **اثنیسویں فصل** میں ہی بیان حضرت
ام سلمہ ام المومنین رضی الله تعالی عنہا **اخرج** ابو نعیم عن عطاء بن یسار عن
ام سلمة (هند بنت ابی امیة ام المؤمنین) عن امنة (والدة صلی الله علیه
وسلم) قالت لقد رایت لیلة وضعته نورا اضاءت له قصور الشام حتی رایتها
واخرج الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن ام سلمة قالت کان رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی الصحراء فاذا منادٍ ینادیه یا رسول الله فالتفت فلم یر احدا ثم
التفت فاذا ظبیة موثقة فقالت ادن منی یا رسول الله فدنی منها فقال

ما حاجتك فقال ان لي خشيفين في هذا الجبل فخلني حتى اذهب فارضعهما ثم ارجع

اليك قال وتفعلين قالت عذبني الله عذاب العشار ان لم افعل فاطلقها فذهبت فارضعت

خشفيها ثم رجعت فاوثقها فانتبه الاعرابي فقال الك حاجة يا رسول الله قال نعم

تطلق هذه فاطلقها فخرجت تعدو وهي تقول اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول

الله في اسناده اغلب بن تميم ضعيف لكن للحديث طرق كثيرة تشهد بان للقصة

اصلا كذا افاده مولانا جلال الدين في خصائص الكبرى والله سبحانه وتعالى

اعلم وعلمه اتم

تیسویں فصل

میں ہے بیان حضرت اسماء بنت

ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہما اخرج الخرائطي من طريق هشام بن عروة

عن ابيه عن جدته اسماء بنت ابي بكر قالت كان زيد بن عمرو بن نفيل وورقة بن

نوفل يذكران انهما اتيا النجاشي بعد رجوع ابرهة من مكة قالا فلما دخلنا عليه قال

اصدقاني ايها القرشيان هل ولد فيكم مولود اراد ابوه ذبحه فضرب عليه بالقداح

فسلم ونحرت عنه جمال كثيرة قلنا نعم قال فهل لكما علم بما فعل قلنا تزوج امرأة

يقال لها آمنة تركها حاملا وخرج قال فهل تعلمان ولدت ام لا قال ورقة اخبرك

ايها الملك اني ليلة قد بت عند وثن لنا وسمعت من جوفه هاتفا يقول

ولد النبي فذلت الاملاك ٭ ونأى الضلال وادبر الاشراك

ثم انتكس الصنم على راسه فقال زيد عندي كخبره ايها الملك اني في مثل هذه الليلة خرجت

حتى اتيت جبل ابي قبيس اذ رايت رجلا ينزل من السماء له جناحان خضران

نوقف علی ابی قبیس ثم اشرف علی کتہ فقال قرال شیطان ۔ وبطلت الاوثان

وولد الامین ثم نشر ثوبا سعدوا ہوی بہ نحو المشرق والمغرب فرأیتہ قد جلل تحت السماء

وسطع نورکاد یخطف بصری ورأیت الہاتف یخفق بجناحیہ حتی سقط علی

الکعبۃ فسطع لہ نور اشرقت لہ تہامۃ وقال زکت الارض وادت ربیعہا واومأ

الی الاصنام التی کانت علی الکعبۃ فسقطت کلہا قال النجاشی ویحکم اخبرکم عما

اصابنی انی نائم فی اللیلۃ التی ذکرتما فی قبتی وقت خلوتی اذ خرج علی عنق وراسہ

ہو یقول حل الویل باصحاب الفیل رمتہم طیرا ابابیل ۔ بحجارۃ من سجیل ہلک الاثرم

المعتدی المجرم ولد النبی الامی من اجابہ سعد ومن اباہ عند ثم دخل الارض فغاب

فذہبت اصیح فلم اطق الکلام ورمت القیام فلم اطق القیام فاتانی اہلی فقلت

احجبوا عنی الحبشۃ فحجبوہم عنی ثم اطلق عن لسانی ورجلی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

علمہ اتم **اکتیسویں فصل** میں ہے بیان حضرت فاطمہ بنت عبداللہ

الثقفیۃ الصحابیۃ رضی اللہ تعالی عنہا اخرج البیہقی والطبرانی وابن عبدالبر

عن عثمان بن ابی العاص عن امہ ام عثمان الثقفیۃ الصحابیۃ واسمہا فاطمۃ

بنت عبداللہ قالت لما حضرت ولادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت البیت

رای الذی ولد فیہ حین وقع رأی نزل من بطن امہ قد امتلأ نورا ورأیت

النجوم تدنو اقرب منی حتی ظننت انہا ستقع علی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

وعلمہ اتم **بتیسویں فصل** میں ہے بیان حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالی عنہا

ترجمہ

دو ... اور بت ... شیطان اور باطل ہوئے

دیکھا اور کہا ذلیل ہوا شیطان ... ہوا

پیدا ہوا امین ... مشرق اور مغرب کی طرف

اور دیکھا ... آسمان کے ... اور نور چمکا

میری آنکھیں ... چندھیانے لگیں ... ہاتف کو

... کعبہ پر ... اور زمین روشن ہوئی

... نجاشی نے کہا ... میں بھی ... اصحاب فیل پر ... ابابیل ... سجیل ...

فصل میں ہے بیان حضرت فاطمہ بنت عبداللہ ثقفیہ صحابیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اور ...

... بیہقی و طبرانی اور ابن عبدالبر ... ام عثمان ... ولادت ... دیکھا ...

بتیسویں فصل میں ہے بیان حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالی عنہا

ترجمہ

اخرج ابن حبان فی صحیحہ عن حلیمۃ السعدیۃ مرضعتہ ان امنۃ قالت لہا
ان لابنی ہذا شانا انی حملت بہ فلم احمل حملا قط کان اخف علی ولا اعظم برکۃ
ثم رایت نورا کانہ شہاب خرج منی حین وضعتہ اضاءت لہ اعناق الابل
ببصری من ارض الشام ثم وضعتہ فما وقع کما یقع الصبیان وقع واضعا
بالارض رافعا راسہ الی السماء **وفی مورد الروی فی مولد
النبوی** للعلامۃ علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری قالت حلیمۃ فیما
رواہ ابن اسحاق وابن راہویہ وابو یعلی والطبرانی والبیہقی وابو نعیم قدمت
مکۃ فی نسوۃ من بنی سعد بن بکر نلتمس الرضعاء فی سنۃ شہباء فقدمت
علی اتان لی ومعی صبی لنا وشارف لنا ای ناقۃ مسنۃ ہرمۃ واللہ ما تبض
بقطرۃ وما ننام لیلنا ذلک اجمع مع صبینا ذاک لا یجد فی ثدیی ما یغنیہ ولا فی شارفنا ما یغذیہ
فقدمنا مکۃ فواللہ ما علمت منا امراۃ الا وقد عرض علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فتاباہ اذا قیل یتیم فواللہ ما بقی من صواحبی امراۃ الا اخذت رضیعا
غیری فلما لم اجد غیرہ قلت لزوجی واللہ انی لاکرہ ان ارجع من بین صواحبی
لیس معی رضیع لانطلقن الی ذلک الیتیم فلاخذنہ فذہبت فاذا ہو مدرج فی ثوب
صوف ابیض من اللبن ویفوح منہ المسک تحتہ حریرۃ خضراء راقد علی قفاہ
یغط فاشفقت ان اوقظہ من نومہ لحسنہ وجمالہ فدنوت منہ رویدا فوضعت
یدی علی صدرہ فتبسم ضاحکا وفتح عینیہ ینظر الی فخرج من عینیہ نور حتی دخل

خلال السماء، وانا انظر تقبابة بين عينيه عطية من الامين ۔ فاقبل عليه
بالشاء من اليمين ۔ فحولته الى الايسر فابى وكانت تلك حاله بعد فقال اهل العلم
الهمه الله ان له شريكا فالهمه العدل ۔ فقالت فروي وروي اخوه ثم اخذته فما هو
الا ان جئت به رحلي وقام صاحبي حتى دنى منها الى شارفنا تلك فاذا انها لحافل
فحلب ما شرب وشربت حتى روينا وبتنا بخير ليلة فقال صاحبي يا حليمة والله اني
لاراك قد اخذت نسمة مباركة الم تري ما بتنا به الليلة من الخير والبركة حين
اخذناه فلم يزل الله يزيدنا خيرا قالت حليمة فودعت بعضهم بعضا وودعت
انا ام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ثم ركبت اتاني واخذت محمد المصطفى صلى الله عليه
وسلم بين يدي قالت فنظرت الى الاتان وقد سجدت نحو الكعبة ثلث سجدات
ورفعت راسها الى السماء ثم مشت حتى سبقت دواب الناس الذين كانوا
معي وصار الناس يتعجبون مني ويقلن لي النساء ۔ وهن وراءي يا بنت ابي
ذويب اهذه اتانك التي كنت عليها وانت جائية معنا تخفضك طورا وترفعك
اخرى فاقول بالله انها هي فيتعجبن منها ويقلن ان لها شانا عظيما قالت فكنت
اسمع اتاني تنطق وتقول ان لي شانا ثم شانا بعثني الله بعد موتي ورد لي
سمني بعد هزلي ويحكن يا نساء بني سعد انكن لفي غفلة وهل تدرين من
على ظهري خير النبيين ۔ سيد المرسلين ۔ وخير الاولين والآخرين و
حبيب رب العالمين قالت حليمة هذا ذكره ابن اسحق وغيره ثم قدمنا

اوپر اکتفا کرتا ہوں اور جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
فضائل بیان فرمائی ہیں ان میں سے تھوڑا سا تبرکاً و تیمناً ذکر ہوتا
ہے اور اس باب میں اکیس فصلیں ہیں پہلی **فصل** میں ہے بیان
حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ ذکر الامام العارف الربانی عبد اللہ
بن ابی حمزۃ فی کتابہ بہجۃ النفوس من قبلہ ابن سبع فی شفاء الصدور
ورواہ ابو سعد فی شرف المصطفی وابن الجوزی فی الوفاء عن کعب الاحبار
انا نبی المخضرم ادرک المصطفی ومارآہ المتفق علی علمہ وتوثیقہ قال لما اراد
اللہ ان یخلق محمداً صلی اللہ علیہ وسلم امر جبریل ان یاتیہ بالطینۃ التی
ہی قلب الارض وبہاؤہ ہو الحسن ونورہا قال فہبط جبریل فی ملائکۃ
الفردوس وملائکۃ الرفیع الاعلی فقبض قبضۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من موضع قبرہ الشریف وہی بیضاء منیرۃ فعجنت بماء التسنیم ۔ وہو خمر
شراب الجنۃ فی معین انہار الجنۃ حتی صارت کالدرۃ اللؤلؤۃ العظیمۃ
البیضاء ولہا شعاع عظیم ثم طافت بہا الملائکۃ حول العرش وحول الکرسی
وفی السموات والارض والجبال والبحار فعرفت الملائکۃ وجمیع الخلق سیدنا
محمداً صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہ قبل ان تعرف آدم علیہ الصلوۃ والسلام ۔
قال بعض العلماء وہذا لایقال بالرای اجتہاداً یعنی فہو اما عن کتب
القدیمۃ لانہ حبر او عن المصطفی بواسطۃ فہو مرسل وتضعیف لبعض المتاخرین

جدالہ باحتمال انہ من الکتب القدیمۃ وقد بدلت فغیر مسموع فان التضعیف
انما ہو من جہۃ السند لانہ مرتفاہ کما ہو معلوم عند من لہ ادنی المام بالعلم
ولیس کل ما ینقل من الکتب القدیمۃ مردود والمشتمل بہذا الاحتمال اخرج المواہب
العلامۃ الزرقانی رح **والیضافیہ** فی روایۃ لکعب الاحبار انہ نودی
تلک اللیلۃ ای حمل فیہا المصطفی فی السماء صفاحہا ای جوانبہا والارض
ولقاعہا ان النور المکنون الذی منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای
جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقل فی بطن آمنۃ فیاطوبی لہا یا طوبی لہا
لو ہذہ اصنام الدنیا منکوسۃ وکانت قریش فی جدب شدید وضیق
عظیم فاخضرت الارض وحملت الاشجار واتاہم الرغد الخیر الکبیر من کل جانب
فسمیت تلک السنۃ التی حمل فیہا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ
الفتح وسنۃ الابتہاج ای السرور **وفی انسان العیون**
عن کعب الاحبار فی التوراۃ ان اللہ تعالی اخبر موسی خروج محمد صلی اللہ
علیہ وسلم من بطن امہ موسی اخبر قومہ ان الکوکب المعروف عندکم کذا
اذا تحرک وسار عن موضعہ فہو وقت خروج محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای وصار
ذلک مما تتوارثہ العلماء من بنی اسرائیل اھ **واخرج ابو نعیم**
عن عبد الرحمن المعافری ان کعب الاحبار رای حبر الیہود یبکی فقال
لہ ما یبکیک فقال ذکرت بعض الامر کعب انشدک باللہ لئن اخبرتک

ترجمہ

فی التوراة فقال رب انی اجد فی التوراة امة مصاحفهم فی صدورهم...
یلبسون الوان ثیاب اہل الجنة یصفون فی صلاتهم کصفوف الملائکة اصواتهم
فی مساجدهم کدوی النحل لا یدخل النار منهم احد الا من بری من الحسنات مثل ما
بری من الحجر ورق الشجر فاجعلهم امتی قال هم امة احمد قال الحبر فعجب موسی
من الخیر الذی اعطاه الله محمدا وامته قال یا لیتنی من امة احمد فاوحی الله
الیه ثلاث آیات یرضیه بهن یا موسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی
وبکلامی الآیة فرضی موسی کل الرضی وفی المصابیح عن کعب یحکی
عن التوراة قال نجد مکتوبا محمد رسول الله عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب
فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة سیئة ولکن یعفو ویغفر مولده بمکة وهجرته
بطیبة وملکه بالشام الحدیث والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

دوسری فصل بیچ بیان حضرت سعید بن المسیب رضی الله تعالی
عنها فی انسان العیون عن سعید بن المسیب ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم عند ابهار النهار ای وسطه وکان ذلک یعنی لثنتی عشرة
لیلة مضت من ربیع الاول والله سبحانه وتعالی وعلمه اتم

تیسری فصل بیچ بیان حضرت امام علی بن الحسین رضی الله تعالی
عنها فی المواهب اللدنیة عن ابی جعفر محمد عن ابیه ای علی بن
الحسین رضی الله تعالی عنه فی تفسیر قوله تعالی لقد جاءکم رسول من انفسکم

ترجمہ

ولادت جاہلیت کی کوئی چیز مجھ کو نہیں پہنچی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا ہوں نکاح سے نہ زنا سے

چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت امام ابو جعفر صادق محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالی عنہم۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ روایت کی ہم نے امالی ابی سہل قطان کے جزو میں سہل بن صالح ہمدانی سے کہ [illegible] ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے جن کا لقب باقر ہے [illegible] کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے [illegible] کس طرح ہو گئے حالانکہ سب کے پیچھے مبعوث ہوئے۔ کہا جواب میں کہ جب اللہ تعالی نے ذریات آدم سے عہد لیا تھا اور الست بربکم کا سوال کیا تھا تو سب سے اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کہا تھا۔ یعنی [illegible] اگرچہ مبعوث ہوئے ہیں پیچھے۔ ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے [illegible]

قال لم تصبنی شیٔ من ولادة الجاھلیة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرجت
من نکاح غیر سفاح اھ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چوتھی فصل**
میں ہے بیان حضرت امام ابو جعفر صادق محمد بن علی بن الحسین رضی اللہ
تعالی عنہم **فی المواہب اللدنیہ** روینا فی جزء من امالی ابی سہل القطان
عن سہل بن صالح الہمدانی قال سألت ابا جعفر محمد علی بن الحسین بن علی بن
ابی طالب الملقب بالباقر رضی اللہ تعالی عنہم کیف صار محمد صلی اللہ علیہ
وسلم یتقدم الانبیاء وھو آخر من بعث قال ان اللہ تعالی لما اخذ
عالم الذر من بنی آدم من ظہورہم ذریاتہم واشہدہم علی انفسہم الست
بربکم قالوا بلی کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول من قال بلی انت ربنا ولذلک
صار محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتقدم الانبیاء وھو آخر من بعث اھ بزیادة
من شرحہا للعلامة الزرقانی **واخرج** ابن سعد وابن ابی الدنیا وابن
عساکر عن ابی جعفر محمد بن علی قال کان قدوم اصحاب الفیل للنصف من
المحرم فبین الفیل وبین مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسة وخمسون لیلة ++
واخرج ابن سعد عن ابی جعفر محمد بن علی قال امرت آمنة وھی حامل
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسمیہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم **واخرج**
ابن سعد وابن ابی شیبة فی المصنف عن محمد بن علی بن الحسین ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال انا خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن

امام ابو جعفر محمد بن علی سے کہ اصحاب فیل [illegible] نصف محرم میں [illegible] پچپن راتوں کا [illegible] اور ابن سعد نے [illegible] کہ حضرت آمنہ کو [illegible] احمد [illegible] اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں محمد بن علی بن حسین سے [illegible] کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں [illegible]

ادم ولم یصبنی من سفاح الجاہلیۃ شیٔ ولم اخرج الامن طہرۃ واللہ سبحانہ
وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **پانچویں فصل** میں ہے بیان حضرت عروہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن سعد وابن عساکر عن عروۃ وغیرہ
قالوا ان قتیلۃ بنت نوفل اخت ورقۃ بن نوفل کانت تنظر وتعتاف
فمر بہا عبد اللہ فدعتہ لیستبضع منہا ولزمت طرف ثوبہ فابی وقال حتے
اتیک فخرج سریعاً حتی دخل علی امنۃ فوقع علیہا فحملت برسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم رجع الی المرأۃ فوجدہا تنتظرہ فقال لہا ہل لک فی الذی عرضت
علی قالت لا مررت وفی وجہک سطع ثم رجعت ولیس فیک ذلک النور
وفی لفظ مررت وبین عینیک غرۃ مثل غرۃ الفرس رجعت ولیس ہی فی
وجہک **واخرج** ابن سعد وابن عساکر من طریق الکلبی عن ابی صالح
عن ابن عباس قال المرأۃ التی عرضت علی عبد اللہ ما عرضت ہی
اخت ورقۃ بن نوفل **واخرج** الخرائطی فی الہواتف وابن عساکر
عن عروۃ ان نفرا من قریش منہم ورقۃ بن نوفل وزید بن عمرو بن نفیل
وعبید اللہ بن جحش وعثمان بن الحویرث کانوا عند صنم یجتمعون الیہ فدخلوا
یوما علیہ فراوہ مکبوبا علی وجہہ فانکروا ذلک فاخذوہ فردوہ الی حالہ فلم
یلبث ان انقلب انقلابا عنیفا فردوہ الی حالہ فانقلب الثالثۃ فقال عثمان
بن الحویرث ان ہذا الامر حدث فی ذلک اللیلۃ التی ولد فیہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چھٹی فصل** میں ہے
بیان حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ **ذکر** بقی بن مخلد صاحب
فی تفسیرہ وحماد بینا عن مجاہد ای ابلیس رن ای نخر اربع رنات
حین لعن وحین اہبط وحین ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی لفظ حین بعث
وحین انزلت فاتحۃ الکتاب کذا افادہ مولانا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری
فی مورد الروی فی مولد النبوی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ۔۔

ساتویں فصل میں ہے بیان حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی
عنہ **اخرج ابن سعد** عن عکرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما
ولدتہ امہ وضعتہ تحت برمۃ فانفلقت عنہ قالت فنظرت الیہ فاذا ہو قد
شق بصرہ ینظر الی السماء **واخرج** ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن عکرمۃ
قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشرقت الارض نورا وقال ابلیس لقد ولد
اللیلۃ ولد یفسد علینا امرنا فقال لہ جنودہ فلو ذہبت الیہ فخبلتہ فلما دنا من النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بعث اللہ جبریل علیہ السلام فرکضہ برجلہ فوقع بعدن واللہ
سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **آٹھویں فصل** میں ہے بیان حضرت
خالد بن معدان رضی اللہ تعالی عنہ ۔ **اخرج الحاکم** وصححہ والبیہقی
عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا یا رسول
اللہ اخبرنا عن نفسک فقال دعوۃ ابراہیم وبشری عیسی ورات امی

حین حملت کانہ خرج منہا نور اضاءت لہ بصری من ارض الشام واللہ
سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **نویں فصل** میں ہے بیان حضرت
ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب القرشی
الزہری رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** البیہقی وابو نعیم عن ابن شہاب قال
کان عبد اللہ احسن رجل رئی قط خرج یوما علی ناد من قریش فقالت امراۃ
منہن ایتکن تتزوج بہذا الفتی فتصیب النور الذی بین عینیہ قال اس
بین عینیہ نورا فتزوجتہ آمنة فحملت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **واخرج**
ابن سعد عن الزہری قال قالت آمنة لقد علقت بہ فما وجدت لہ مشقة
حتی وضعتہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **دسویں فصل** میں ہے
بیان حضرت اسحاق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما **اخرج** ابن سعد
انا عمرو بن عاصم الکلابی ثنا ہمام بن یحیی عن اسحق بن عبد اللہ ان ام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لما ولدتہ خرج من فرجی نور اضاء لہ قصور الشام
فولدتہ نظیفا ما بہ قذر ووقع الی الارض وہو جالس علی الارض بیدہ واللہ
سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **گیارھویں فصل** میں ہے بیان
حضرت عبد اللہ بن القبطیة رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابن سعد انا
معاذ العنبری ثنا ابن عون عن ابن القبطیة فی مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال قالت امہ رأیت کان شہابا خرج منی اضاءت لہ الارض واللہ سبحانہ

وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **بارھویں فصل** میں ہے بیان حضرت یزید
بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن سعد وابن عساکر عن یزید
بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج عثمان بن عفان وطلحہ بن عبید اللہ
فدخلا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلما وقال عثمان یا رسول اللہ قدمت
حدیثا من الشام فلما کنا بین معان والزرقاء فنحن کالنیام اذا منادینادی یا
ایہا النیام ہبوا فان احمد قد خرج بمکۃ فقدمنا فسمعنا بک واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
وعلمہ اتم **تیرھویں فصل** میں ہے بیان حضرت ابو العجفاء رضی اللہ
تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن سعد من طریق ثور بن یزید عن ابی العجفاء عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رات امی حین وضعتنی سطع منہا نور اضاءت لہ قصور
بصری واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **چودھویں فصل** میں ہے
بیان حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن سعد
عن حسان بن عطیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ولد وقع علی کفیہ
ورکبتیہ شاخصا بصرہ الی السماء واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **پندرھویں**
فصل میں ہے بیان حضرت ابراہیم النخعی تابعی قال خرج نفر من اصحاب عبد اللہ
یریدون الحج اذا کانوا ببعض الطریق اذا ہم بحیۃ تمشی علی الطریق ابیض
ینفح منہ ریح المسک فقلت لاصحابی امضوا فلست ببارح حتی انظر الی ما یصیر امر
ہذہ الحیۃ فما لبثت ان ماتت فعمدت الی خرقۃ بیضاء فلففتہا فیہا ثم

ترجمہ بارھویں فصل میں ہے بیان حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابن عساکر اور ابن سعد نے رومان سے روایت کی کہ عثمان بن عفان اور طلحہ بن عبید اللہ حضرت ...

یحجبها عن الطریق فدفنتها وادرکت اصحابی فواللہ انا لقعود اذا قبل اربع

نسوۃ من قبل المغرب فقالت واحدۃ منہن ایکم دفن عمرو اطلنا من عمرو قالت

ایکم دفن الحیۃ قلت انا قالت اما واللہ لقد دفنت صواما قواما یامر بما انزل اللہ

ولقد امن بنبیکم وسمع صفتہ فی السماء قبل ان یبعث باربع مائۃ سنۃ

فحمدنا اللہ ثم قضینا حجنا ثم مررت بعمر بن الخطاب بالمدینۃ فانباتہ بامر الحیۃ

فقال صدقت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد امن بی قبل

ان ابعث باربع مائۃ سنۃ **واخرج الدارمی** عن ابراہیم النخعی

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف باللیل بریح الطیب واللہ سبحانہ و

تعالی اعلم وعلمہ اتم **سولھویں فصل** میں ہے بیان حضرت ابو زید

المدنی رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابن سعد انا وہب بن جریر بن حازم

ثنا ابی سمعت ابا زید المدنی قال نبئت ان عبد اللہ اتی علی امراۃ من

خثعم فرات بن عینیہ لرسا لحا الی السماء فقالت ہل لک فی قال نعم

حتی ارمی الجمرۃ فانطلق فرمی الجمرۃ ثم اتی امراتہ امتہ ثم ذکر الخثعمیۃ فاتاہا

فقالت اتیت امراۃ بعدی قال نعم امراتی امتہ قالت فلا حاجۃ فیک انک

مررت وبین عینیک غرۃ ساطع الی السماء فلما وقعت علیہا وہب فاخبرہا

انہا قد حملت بخیر اہل الارض صلی اللہ علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم و

علمہ اتم **سترہویں فصل** میں ہے بیان وہب بن منبہ

ترجمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج ابن ابی حاتم** وابو نعیم عن وہب بن

منبہ قال اوحی اللہ الی شعیا انی باعث نبیا امیا افتح بہ اذانا صما وقلوبا

غلفا واعینا عمیا مولودہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام عبدی المتوکل

المصطفی المرفوع الحبیب المنتجب المختار لایجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح

یغفر رحیما بالمؤمنین الحدیث **واخرج** ابو نعیم فی الحلیۃ عن وہب قال

کان فی بنی اسرائیل رجل عصی اللہ مائتی سنۃ ثم مات فاخذوہ فالقوہ

علی مزبلۃ فاوحی اللہ الی موسیٰ ان اخرج فصل علیہ قال یارب بنو اسرائیل

شہدوا انہ عصاک مائتی سنۃ فاوحی اللہ الیہ ہکذا کان الا انہ کان

کلما نشر التوراۃ ونظر الی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ ووضعہ علی عینیہ وصلی علیہ

فشکرت لہ ذلک وغفرت ذنوبہ وزوجتہ سبعین حوراء **واخرج** ابو نعیم

عن سلیمان بن احمد قال ثنا محمد بن احمد بن البراء قال ثنا عبد المنعم بن

ادریس بن سنان عن ابیہ عن وہب بن منبہ عن جابر بن عبد اللہ و

ابن عباس قالا لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح الی آخر السورۃ

قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا جبریل نفسی قد نعیت قال جبریل الآخرۃ خیر

لک من الاولی ولسوف یعطیک ربک فترضی فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بلالا ان ینادی بالصلاۃ جامعۃ فاجتمع المہاجرون والانصار

الی المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ثم صعد المنبر فحمد اللہ

ترجمہ [illegible]

واثنى عليه ثم خطب خطبة وجلت منها القلوب وبكت منها العيون ثم قال
ايها الناس اى نبى كنت لكم فقالوا جزاك الله من نبى خيرا فلقد كنت لنا كالاب
الرحيم وكالاخ الناصح المشفق اديت رسالات الله وابلغتنا وحيه ودعوت الى
سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة فجزاك الله عنا افضل ما جازى نبيا عن امته
فقال لهم معاشر المسلمين انا انشدكم بالله وبحقى عليكم من كانت له قبلى مظلمة فليقم
فليقتص منى قبل القصاص فى القيامة فلم يقم اليه احد فناشدهم الثانية
فلم يقم اليه احد فناشدهم الثالثة معاشر المسلمين من كانت له قبلى مظلمة فليقم
فليقتص منى قبل القصاص فى القيامة فقام من بين المسلمين شيخ كبير يقال له عكاشة
فتخطى المسلمين حتى وقف بين يدى النبى صلى الله عليه وسلم فقال فداك ابى وامى
لولا انك ناشدتنا مرة بعد اخرى ما كنت بالذى يتقدم على شىء منك كنت معك
فى غزوة فلما فتح الله علينا ونصر نبيه صلى الله عليه وسلم وكنا فى الانصراف حاذت
ناقتى ناقتك فنزلت عن الناقة ودنوت منك لاقبل فخذك فرفعت القضيب فضربت
خاصرتى فلا ادرى اكان عمدا منك ام اردت ضرب الناقة فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا عكاشة اعيذك بجلال الله ان يتعمدك رسول الله بالضرب
يا بلال انطلق الى منزل فاطمة وائتنى بالقضيب الممشوق قال فخرج بلال من المسجد ويده على
ام راسه وهو ينادى هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطى القصاص من نفسه
فقرع الباب على فاطمة فقال يا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ناولينى القضيب الممشوق

[illegible]

ترجمہ

فقالت فاطمة يا بلال ما تصنع الى القضيب ليس ذا يوم حج ولا يوم غزاة فقال يا فاطمة
ما اغفلك عما فيه ابوك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يودع الدين ويفارق الدنيا
ويعطي القصاص من نفسه فقالت فاطمة يا بلال ومن الذي تطيب نفسه ان يقتص من
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فقم الحسن والحسين يقومان الى هذا الرجل فيقتص
منهما ولا يدعانه يقتص من رسول الله ودخل بلال المسجد فدفع القضيب الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم القضيب الى
عكاشة فلما نظر ابو بكر وعمر الى ذلك قاما فقالا يا عكاشة هذا نحن بين
يديك فاقتص منا ولا تقتص من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما النبي صلى
الله عليه وسلم امض يا ابا بكر وانت يا عمر فامض فقد عرف الله تعالى مكانكما
ومقامكما فقام علي بن ابي طالب فقال يا عكاشة انا في الحياة بين يدي
النبي صلى الله عليه وسلم ولا تطيب نفسي ان تضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم فهذا
ظهري وبطني اقتص مني بيدك واجلدني مائة ولا تقتص من رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا علي اقعد فقد عرف الله عز وجل مقامك ونيتك فقام الحسن والحسين
فقالا يا عكاشة أليس تعلم انا سبطا رسول الله صلى الله عليه وسلم فالقصاص منا
كالقصاص من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم اقعدا
يا قرة عيني لا انسى الله لكما هذا المقام فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا عكاشة
اضرب ان كنت ضاربا فقال يا رسول الله واما حاسر عن بطني فكشف عن بطنه

صلی اللہ علیہ وسلم وصاح المسلمون بالبکاء وقالوا اتری عکاشة ضاربا بطن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما نظر عکاشة الی بیاض بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کانہ القباطی لم یملک ان اکب علیہ فقبل بطنہ وھو یقول فداک ابی وامی ومن
تطیق نفسہ ان تقتص منک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ان تضرب واما ان تعفو
فقال قد عفوت عنہا رجاء ان یعفو اللہ عنی فی یوم القیامة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اراد ان ینظر الی رفیقی فی الجنة فلینظر الی ھذا الشیخ فقام المسلمون فجعلوا یقبلون
ما بین عینیہ ویقولون طوباک طوباک نلت درجات العلی ومرافقة رسول اللہ فمرض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یومہ فکان مریضا ثمانیة عشر یوما یعودہ الناس و
کان صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین وبعث یوم الاثنین وقبض فی یوم الاثنین
الحدیث واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **اٹھارھویں فصل** میں ہے
بیان عطاء بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابونعیم عن عطاء بن یسار
عن ام سلمہ قالت لقد رایت لیلة وضعتہ اضاءت لہ قصور الشام
حتی رایتہا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **انیسویں فصل** میں ہے
بیان حضرت داؤد بن ابی ہند رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابونعیم عن
داؤد بن ابی ہند قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نادت الشیاطین لقد ضرب لوضعہ والقی
الارض کھیئة حین وقع وصیح بیاذل السماء بعینہ وکفوا علیہ برمة فحضرنا فانفلقت عنہ
فلقتین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **بیسویں فصل** میں ہے بیان

حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرج الزبیر بن بکار
وابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال کان ابلیس یخرق السموات السبع فلما
ولد عیسیٰ حجب من ثلاث سموات فکان یصل الی اربع فلما ولد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حجب من السبع قال رحمہ اللہ یوم الاثنین بین طلوع الفجر واللہ سبحانہ وتعالیٰ
اعلم وعلمہ اتم اکتیسویں فصل میں ہے بیان حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ۔ اخرج البخاری فی تاریخہ الکبیر من مرسل الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کنت اول الانبیاء فی الخلق وآخرہم فی البعث ثم قرأ ومنک ومن نوح
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم چھٹا باب بیان میں ہے روایات
صحیحہ کے جو کہ اس باب میں تبع تابعین سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بسبب
مدنظر اختصار ذکر بعض تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اوپر اکتفا کرتا ہوں
اور جو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمائے ہیں ان میں
سے تھوڑا سا تبرکاً وتیمناً ذکر ہوتا ہے اور اس باب میں چھ فصلیں ہیں پہلی
فصل میں ہے بیان حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فی کتاب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ۔
عن محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
کنت انا وابوبکر وعمر وعثمان وعلی انوارا علی یمین العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام
فلما خلق اسکنا ظہرہ ولم نزل ننتقل فی الاصلاب الطاہرۃ الی ان نقلنی الی صلب

قد استنار بہجتی معروفۃ فی السماء قدراً صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الاسری فقیل

ہذا الحرک استبشار الملائکۃ قد انبت اللہ لیلۃ ولد علی شاطی نہر الکوثر

سبعین الف شجرۃ من المسک الاذفر جعلت ثمارہا بخور اہل الجنۃ. کل اہل السموات

یدعون اللہ بالسلامۃ ونکست الاصنام کلہا واما اللات والعزی فانہما خرجا

من خزانتہما وہما یقولان ویح قریش جاءہم الامین جاءہم الصدیق لا تعلم قریش

ماذا اصابہا واما البیت فایاما نسمع من جوفہ صوتا وہو یقول الآن یرد علی

نوری الآن یجئی زواری الآن اطہر من انجاس الجاہلیۃ ایتہا العزی

ہلکت ولم تسکن زلزلۃ البیت ثلثۃ ایام ولیالیہن وہذا اول علامۃ رأت قریش

من مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری**

فصل میں ہے بیان حضرت موسی بن عبیدہ رضی اللہ تعالی عنہ +

اخرج ابن سعد عن موسی بن عبیدۃ عن اخیہ لما ولد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وقع الی الارض وقع علی یدیہ رافعا رأسہ الی السماء وقبض قبضۃ من التراب

بیدہ فبلغ ذلک رجلا من لہب فقال لصاحبہ لئن صدق ہذا الفال

لیغلبن ہذا المولود اہل الارض واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چوتھی**

فصل میں ہے بیان حضرت وہب بن زمعہ رضی اللہ تعالی عنہ اخرج الواقدی عن وہب بن زمعۃ

عن عمتہ قالت کنا نسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما حملت بہ آمنۃ کانت تقول ما شعرت

انی حملت بہ ولا وجدت ثقلا کما تجد النساء الا انی انکرت رفع حیضتی وربما کانت تقول اتانی

آت واما بین النائم والیقظان فقال لی شہرت انک حلفت ان تکلی اقول لہ اوری فقال انک حلفت لسیدہ الامۃ و شہادۃ سیدہ محمد واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم ۞

ساتواں باب
بیان میں ہے حقیقت عمل مولد شریف مروج کے اور حکم عمل مولد شریف مروج کے اور اسباب میں چار فصلیں ہیں

پہلی فصل
بیچ بیان حقیقت مولد شریف مروج اور حکم عمل مولود شریف مروج کے جو کہ خالی ہو محرمات و منکرات شرعیہ سے اور بلا تعین تخصیص روز ہو

قال مولانا العلامۃ والحبر الفہامہ و مولانا المولوی محمد سلامۃ اللہ علیہ الرحمۃ فی اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام حقیقۃ این عمل خیر غیر ازین نیست کہ در شہر ربیع الاول یا شہری دیگر از شہور مسلمانان از علماء و فضلا و صلحا و فقرا و اغنیا بدعوت مسلمانی در مکانی جمع شوند و خواص و عوام اہل اسلام باذن عام یکجا فراہم آیند و در ان مجلس بعضے از آیات قرآن مجید محتوی بر فضائل و نشر کمالات آن سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات مذکور شوند و بعضے از احادیث صحیحہ متضمن معجزات و حالات سعادت آیات ولادت باسعادت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بطرز وعظ و تذکیر ببرکت و خیر بیان رسند و حفاظ حاضرین مجلس بترنم بقراءت آیات معدودہ از قرآن شریف مشرف شدہ ختم این ذکر خیر بفاتحہ نمایند بعد ازان حاضرین بقدر میسور از طعام و شیرینی ہر چہ باشد تقسیم بحاضرین کنند یا بتراضی تفریق این مجلس اتفاق افتد و ہر کسے بجائے خود رود و بالجملہ ہیئت مجموعی چنین محافل عبارت از اجتماع مؤمنین و قرأت آیات قرآن و بیان معانی آن و ذکر احادیث صحیحہ مشتمل بر ولادت و طعام و شیرینی دادن بطور ایثار و صدقات و خیرات بفقرا و مساکین است و مقصود ازین ہمہ ذکر فضائل و معجزات و نشر فضائل و کمالات مع ما یتعلق بنعمت وجود باجود آن افضل موجودات ۱۲

که ارباب تحقیق بدعت را منقسم باقسام خمسه نموده احکام خمسه از وجوب و ندب و اباحت و کراہت و
حرمت دران جاری فرموده اند امام نووی علیه الرحمة در شرح صحیح مسلم می نویسد کل بدعة ضلالة البدعة کل شیء
عمل علی غیر مثال سبق وفی الشرع احداث ما لم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقوله صلی الله علیه وسلم کل بدعة
ضلالة عام مخصوص والمراد غالب البدع قال العلماء البدعة خمسة اقسام واجبة ومندوبة ومحرمة ومکروهة ومباحة
فمن الواجب نظم ادلة المتکلمین للرد علی الملاحدة والمبتدعین وشبه ذلک ومن المندوبة تصنیف کتب العلم وبناء المدارس
والربط وغیر ذلک ومن المباح التبسط فی الوان الاطعمة وغیر ذلک والحرام والمکروه ظاهران وقد اوضحنا المسئلة بادلتها المبسوطة
فی تهذیب الاسماء واللغات فاذا عرفت ما ذکرته علمت ان الحدیث عام مخصوص وکذا ما اشبهه من الاحادیث الواردة ویؤید ما
قلناه قول عمر رضی الله تعالی عنه فی التراویح نعمت البدعة ولا یمنع من کون الحدیث عاما مخصوصا قوله کل بدعة مؤکدا
بکل بل یدخله التخصیص مع ذلک کقوله تعالی تدمر کل شیء انتهی اگر بنظر انصاف ملاحظه رود این بیان ثابت
ترجمان برای اثبات مدعا و ابطال دعوی منکرین عمل خیر بتیقن عموم کل بدعة ضلالة بسنده است که بتصریح امام
ممدوح ثابت شد که حدیث مذکور و مانند آن مخصوص است تمسک بلفظ کل بنابر اثبات غیر مخصوص است این عام که منشاء
غلط قائلین عموم این حدیث است نیز باطل شد که با وجود لفظ کل عام قبول تخصیص میکند چنانچه در کریمه تدمر کل شیء
موجود است پس لفظ کل که در حدیث مذکور است مانع از قبول تخصیص نمیتواند شد و نیز ثابت شد که بدعت شرعی منقسم
باقسام خمسه است که وجوب ندب هم از اقسام آنست زیرا که تحقیق این اقسام خمسه بدعت شرعیت نه لغوی و
نیز بمعرض ثبوت رسید که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه که بر تراویح اطلاق بدعت فرموده اند و مراد ازان
بدعت شرعیت که آن التزام تراویح است پس کسانیکه این بدعت را محمول بر بدعت لغوی نموده اند از ساحت صواب
دور افتاده اند چه بملاحظه بیان معنی بدعت لغوی که سابق گذشت این حمل بر غیر محل است فتدبر و نیز مصرح شد
که اطلاق بدعت شرعی در امریکه حادث بعد قرون ثلثه گردد منحصر نیست بلکه در قرون مذکوره و نیز اطلاق بدعت
برامر مستحدث حسن کرده اند پس ازینجا چون آفتاب نیمروز تابان و درخشان است که بدعت محصور در سیئه و اصل بدعت
سیئه نیست شیخ ابن حجر هیتمی در شرح اربعین امام نووی ذیل حدیث خامس در تقسیم بدعت نوشته قدرے
ازان بمعرض نقل می آید قال الشافعی رحمة الله ما احدث وخالف کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة
وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو البدعة المحمودة والحاصل ان البدعة الحسنة متفق علی ندبها وهی
ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما هو فرض کفایة کتصنیف العلوم ونحوها مما مر قال الامام
ابو شامة شیخ المصنف رحمة الله ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی الله
علیه وسلم من الصدقات واظهار الزینة والسرور فان ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبته صلی الله علیه وسلم

وتعظیمه وعلاوه فی علامة ذلک شکر الله تعالی علی من بهذا ایجاد نبیه الذی ارسله رحمة للعالمین صلی الله علیه وسلم والآن السبب فیه لیس فیه شیء مخالف شیء من
صریحا او التزاما فتنتهی الی ما یوجب التحریم تارة والکراهة اخری انتهی بقدر الحاجة و نیز شامی از شرح صحیح درشت
نوشته والحاصل ان البدعة منقسمة الی الاحکام الخمسة فمن البدعة الواجبة علی الکفایة الاشتغال بالعلوم العربیة المتوقف
علیها فهم الکتاب والسنة کالصرف والنحو والمعانی والبیان واللغة ومن البدع المحرمة مذهب سائر اهل البدع اخ
ایراده از این عبارات بالبشارت نیز تقسیم بدعت بحسنه و سیئه پیدا و هویدا است مقصود اثبات بودن
عمل مولود شریف از بدعت حسنه مطابق بیان مقصود به عنوانی منقول از شیخ الشیخ امام ابو شامه
است که محتاج تشریح و تفصیل نیست انتهی باختصار والتقاط **و ایضا قال** العلامة الموصوف علیه رحمة
الله الرؤف بعد نقل العبارات المنقولة عن العلماء الاعلام حیث قال فذلکهٔ کلام درینمقام که مستفاد
از عبارات منقوله علماء اعلام است اینکه عمل مولد شریف و تعیین ماه و روز برای آن بلا ارتیاب از
امور مستحبه و بدعات حسنه و موجب اجر جزیل و خیر جمیل است پس درین شک نیست که تعیین ربیع الاول و
همچنان روز دوشنبه بسبب شرف ولادت باسعادت آنحضرت علیه الصلوة والتحیة واجب التعظیم و لائق
احترام والتکریم است که تشریف و تکریم ظرف مکان و زمان به تشریف و تکریم مظروف است علاوه
تعیین روز دوشنبه که ثابت بقول و فعل آنحضرت صلی الله علیه وسلم است اصل عظیم برای تعیین عمل مولد شریف
و برای صوم عاشوراء و اعادهٔ عقیقه قرار داده اند و اگر زیاده تر ازینهمه که معرض بیان آمد سند عمل مولد
شریف مطلوب است باید شنید و تائید سماوی را بدیدهٔ حق بین باید دید که مولانا شیخ ابو الخطاب علیه الرحمة
که قریب ابتدای تالیف رساله میلاد شریف بنام تامی ... علاوه افتاده و در رساله خود که مسمی به تنویر
مینویسند **عن ابن عباس** رضی الله تعالی عنهما انه کان یحدث ذات یوم فی بیته وقائع ولادته
صلی الله علیه وسلم لقوم فیستبشرون ویحمدون الله ویصلون علیه علیه السلام فاذا جاء النبی صلی الله علیه
وسلم قال حلت لکم شفاعتی و نیز در آن رساله از ابو درداء رضی الله تعالی عنه مرویست مع النبی صلی الله
علیه وسلم الی بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادته علیه السلام لابنائه وعشیرته ویقول هذا
الیوم هذا الیوم فقال علیه الصلوة والسلام ان الله فتح لک ابواب الرحمة والملائکة کلهم یستغفرون

یستغفرون لکم من فعل فعلک یعنی بجا آنکه نفع بجز وده اکنون در منطوق صدق وثوق این بوده
روایت بابشارت ملاحظه رود که بیانگ بلند ندای اجتماع منادی باهل اهل برای بیان مولد
نبیل و ترغیب که مصداق خیر القرون قرنی بوده است وفعلیکه مستوجب حلت شفاعت
آنحضرت علیه الصلاة والتحیة وفتح ابواب رحمت واستغفار تمام ملائکه ونجات از عذاب دنیا و
آخرت برای فاعل خودش باشد چه جای اباحت واستحباب اگر بوجوبش قائل شوند وآنرا واجب
شمارند چنانچه بعضی از اکابر علما بآن تصریح کرده اند البته قابل قبول علما ومحل فضلاست انتهی بحروفه
وقال فی الهامش ذکر فضائل ومعجزات سرور کائنات صلی الله علیه وسلم خصوصا
در وقت ظهور فساد وضعف اعتقاد واشاعت کفره مطاعن آن سید الانام صلی الله علیه وسلم والقای
شبهات وشکوک در اذهان عوام الحاق آن بسائر واجبات علی الکفایه اقرب بروایت ودرایت
می نماید اه **وایضا قال** العلامة الموصوف علیه رحمة الله الرؤف اگر مسلمانان حال اهل
دین را سیما دین جزو زمان که هر کوچه وبرزن نشر فضائل پیغمبر خود برای ترویج دین وترغیب
می کنند بمقتضی حمیت اسلامی ملاحظه نمایند انعقاد مجلس مولود شریف که موجب نشر فضائل ومعجزات
سرور کائنات علیه الصلوة والتحیات است در ماه ربیع الاول بلکه در هر ماه وهر روز خود لازم وواجب
دانند انتهی بحروفه **کاتب الحروف عفی عنه** در ینجا یک مسئله برای ازدیاد فائده مینویسد
فی الفتاوی العالمگیریة فی جلد اول فی الباب الحادی والعشرون فی الجنائز
فی فصل الثالث فی التکفین نقلا عن الایضاح او کان مع الجنازة نائحة او صائحة زجرت فان لم
تنزجر فلا باس بان یمشی معها لان اتباع الجنازة سنة فلا یترک لبدعة من غیره انتهی وفی
الدر المختار وتزجر النائحة ولا یترک اتباعها لاجلها اه وفی حاشیة العلامة الطحطاوی علی الدر المختار
قوله ولا یترک اتباعها لاجلها لان السنة لا تترک بما اقترن بها من البدعة وترد الولیمة حیث ترک

حضورہا لوجود بقدفیہا ارجو والفارق انہم لو ترکوا المشی مع الجنازۃ لزم عدم انتظامہا و لاکذالک الولیمۃ لوجود

من یاکل الطعام اللہ المسعود منحصارہیست بجرد فہا فافہم واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم **وایضاً قال** العلامۃ الموصوف علیہ

رحمۃ اللہ الرؤف باقی ماند کلام درینکہ باوجودیکہ اصل جمیل برای این فعل حسن متوفر اعل پیدا شد لیس اطلاق

بدعت اگرچہ بدعت حسنہ گویند کہ از اسلاف کرام و علمای ہمام برین فعل منقول ہست کلام محل می شنیدند جوابش

باید شنید و بنظر انصاف باید دید کہ این اطلاق مانا باطلاق بدعت حسنہ برسنت تراویح ہست کہ جناب خلیفہ ثانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعمت البدعۃ للتراویح ارشاد فرمودہ اند و درین شک نیست کہ وجود تراویح بقول فعل آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت و متحقق ہست پس چنانکہ نظر بالتزام و تجمع جماعت شدہ ہست آن در تمام ماہ رمضان برین

فعل حسن اطلاق بدعت حسنہ فرمودہ اند ہمچنان بنظر التزام واجتماع واشدہ ہست آن در تمام ماہ ربیع الاول

بلکہ در تمام سال اکابر علمای سلف اطلاق بدعت حسنہ برین سنت تقریری نمودہ اند انتہی بحروفہ واللہ سبحانہ

وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **دوسری فصل** میں بیان ہے حکم عمل مولد شریف جو کہ ہر برس اوسدن میں

جو کہ موافق دن ولادت باکرامت ہو اور خالی ہو بدعات و منکرات شرعیہ سی **افاد** مولانا العلامۃ

جلال الدین السیوطی رح فی رسالتہ وبعد نقل السؤال عن المولد النبی فی شہر ربیع الاول ما حکمہ من حیث الشرع

بل ہو محمود او مذموم وعل یثاب فاعلہ ام لا **الجواب** ان اصل المولد ہو اجتماع الناس وقراءۃ ما تیسر من

القرآن ورواية الاخبار الواردة في مبدء امر النبي صلى الله عليه وسلم وما وقع في مولده من الآيات ثم يمد لهم

سماط يأكلونه وينصرفون من غير زيادة على ذلك من البدع الحسنة التي يثاب عليها صاحبها لما فيه من تعظيم

قدر النبي صلى الله عليه وسلم واظهار الفرح والاستبشار بمولده الشريف صلى الله عليه وسلم اھ **وفي سبيل الهدى

والرشاد في سيرة خير العباد** المشهور بالسيرة الشامية للعلامة محمد بن يوسف الشامي قال الحافظ

السخاوي في فتاواه عمل المولد الشريف لم ينقل عن احد من السلف الصالح في القرون الثلاثة الفاضلة

وانما حدث بعد ثم لا زال اهل الاسلام في سائر الاقطار والمدن الكبار يحتفلون في شهر مولده صلى الله عليه وسلم

يعملون الولائم البديعة المشتملة على الامور البهجة الرفيعة ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون

فی المبرات ویعتنون بقرأة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته فضل عظیم قال الامام الحافظ ابو الخیر ابن الجزری شیخ القراء من خواصه انه امان فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام قلت واول من احدث ذلک من الملوک صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید کوکری بن زین الدین علی بن بکتکین احد الملوک الامجاد والکبراء الاجواد وقال الحافظ عماد الدین بن کثیر فی تاریخه کان صاحب اربل یعمل المولد الشریف فی ربیع الاول ویحتفل به احتفالا هائلا وقد صنف الشیخ ابو الخطاب بن دحیة له کتابا فی المولد سماه التنویر فی مولد البشیر النذیر وجازاه بالف دینار وقد اثنی علیه الائمة منهم الحافظ ابو شامة شیخ النووی فی کتابه الباعث علی انکار البدع والحوادث وقال مثل هذا الحسن یندب الیه ویشکر فاعله ویثنی علیه قال ابن الجزری ولم یکن فی ذلک الا ارغام الشیطان وسرور اهل الایمان وقال العلامة ابن ظفر فی الدر المنتظم وقد عمل المحبون للنبی صلی الله علیه وسلم فرحا بمولده الولائم فمن ذلک ما عمله بالقاهرة المعزیة من الولائم الکبار الشیخ ابو الحسن المعروف بابن قفل قدس الله سره شیخ شیخنا ابی عبد الله محمد بن النعمان وعمل ذلک قبله جمال الدین العجمی الهمدانی **والضیافة** وقال الشیخ الامام العلامة ناصر الدین المبارک الشهیر بابن الطباخ فی فتوی بخطه اذا انفق المنفق تلک اللیلة وجمع جمعا اطعمهم ما یجوز واسمعهم ما یجوز سماعه ودفع للمستمع المشوق للآخرة ملبوسا کل ذلک سرورا بمولده صلی الله علیه وسلم فجمیع ذلک جائز ویثاب فاعله اذا احسن القصد وقال الشیخ الامام جمال الدین عبد الرحمن بن عبد الملک مولد رسول الله صلی الله علیه وسلم مبجل مکرم قدس یوم ولادته وشرف وعظم وکان وجوده سبب النجاة لمن تبعه وتقلیل حظ جهنم من اعد له الفرح بولادته صلی الله علیه وسلم وتمت برکاته علی من اهتدی به فشابه هذا الیوم یوم الجمعة من حیث ان یوم الجمعة لا تسعر فیه جهنم هکذا ورد عنه صلی الله علیه وسلم فمن المناسب اظهار السرور وانفاق المیسور واجابة من دعاه رب الولیمة للحضور وقال

فی زماننا ہذا من ہذا القبیل لما کان یفعل بمدینۃ اربل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء یشعر بمحبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعظیمہ واجلالہ فی قلب فاعلہ وشکر اللہ تعالی علی ما من بہ من ایجاد رسولہ الذی
ہو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم وکان اول من فعل بالموصل عمر بن محمد احد الصالحین المشہورین
وبہ اقتدی فی ذلک صاحب اربل وغیرہ رحمہم اللہ تعالی انتہی بحروفہ **باید دانست** کہ در کلام صاحب
سیرت تعارض صریح موجود است کہ اول خود نوشتہ کہ اول کسیکہ احداث این عمل از ملوک کرد صاحب اربل
است وبعد ازان گفتہ فاعل اول این فعل در موصل عمر بن محمد است وصاحب اربل وغیر ان مقتدی
شیخ ممدوح بودہ اند **وجواب این شبہ** آنست کہ مراد از اولیت صاحب اربل درین عمل خیر اولیت
اضافی نسبت بملوک است یعنی در سلاطین ہمان اول کسیکہ ابتدا باین عمل کرد صاحب اربل است
ومراد از اولیت این فعل در موصل کہ فاعل آن عمر بن محمد است اولیت حقیقی پس اقتدای صاحب
اربل وغیر آن سلوک ودیگر عوام وخواص بشیخ ممدوح صحیح ودرست است ولہذا قید ملوک در عبارت اولی
صاحب سیرت خود موجود است **وایضا** فی السیرۃ الشامیۃ وقال الشیخ الامام العلامۃ صدر الدین
بن عمر الجزری الشافعی ہذہ بدعۃ لا باس بہا ولا تکرہ البدع الا اذا راغمت السنۃ واما اذا لم تراغمہا فلا تکرہ
ویثاب الانسان بحسب قصدہ فی اظہار السرور والفرح بمولد النبی علیہ الصلوۃ والسلام انتہت بحروفہا
وافاد مولانا المحدث ابن الجوزی فی آخر رسالۃ المولد الشریف وقد بسط الکلام فی ترغیب
مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فلا زال اہل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر
بلاد العرب من المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی علیہ الصلوۃ والسلام ویفرحون بقدوم
ہلال ربیع الاول ویغتسلون ویلبسون بالثیاب الفاخرۃ ویتزینون بانواع الزینۃ ویتطیبون و
یکتحلون ویاتون بالسرور فی ہذہ الایام ویتذلون علی الناس بما کان عندہم من الضروب والاجناس

نقل جواب حضرت مولانا شاه عبد العزیز صاحب قدس سره

[illegible]

نقل جواب حضرت مولانا محمد اسمعیل صاحب قدس سره

وحضرت مولانا جناب شاه عبد العزیز صاحب قدس سره در جواب سائلی که استفسار از مجلس محرم و مرثیه خوانی نموده افاده فرموده که
در تمام سال دو مجلس در خانهٔ فقیر منعقد میشود مجلس ذکر مولود شریف و مجلس ذکر شهادت حسنین اول که مردم روز عاشورا یا یکروز پیش
ازین قریب چهار صد یا پانصد کس بلکه قریب هزار کس زیاده ازان فراهم می آیند و درود میخوانند بعد ازان که فقیر آید می نشیند
ذکر فضائل حسنین که در حدیث شریف وارد شده در بیان می آید و آنچه در احادیث اخبار شهادت این بزرگان و تفصیل بعض
حالات و بد مآلی قاتل ایشان وارد شده نیز بیان کرده میشود و درین ضمن بعض مرثیها از غیر مردم یعنی جن و پری که حضرت
ام سلمه و دیگر صحابه شنیده اند نیز مذکور کرده میشود و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیت خوانده بر ما حضر فاتحه نموده آید و درین بین
اگر شخصے خوش الحان سلام میخواند یا مرثیه شروع اکثر حضار مجلس و این فقیر را هم رقت و بکا لاحق میشود اینست قدریکه بعمل می آید
پس اگر این چیزها نزد فقیر بهمین وضع که مذکور شد جائز نمی بود اقدام بران اصلا نمیکرد و باقیماند مجلس مولود شریف پس حالش
اینست که بتاریخ دوازدهم شهر ربیع الاول همین که مردم موافق معمول سابق فراهم شدند و در خواندن درود مشغول
فقیر می آید و اولا بعضی از احادیث فضائل آنحضرت صلی الله علیه وسلم مذکور میشود و بعد ازان ذکر ولادت با سعادت و نبذی
از حال رضاع و حلیهٔ شریف و بعضے از آثار که درین اوان بظهور آمده معرض بیان می آید بعده بر ما حضر از طعام یا
شیرینی فاتحه خوانده تقسیم آن بحاضرین مجلس می شود و علاوه بران زیارت موی مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم
نیز معمول قدیم است انتهی **وحضرت مولانا** جناب مولوی اسمعیل صاحب رحمة الله علیه در جواب استفتاء چهارده
که مولانا مولوی رشید الدین خان صاحب مرحوم نموده بودند افاده فرموده در جواب استفتای سیزدهم که عبارتش بعینها اینست
سیزدهم آنکه اعراب قرآن بدعت است یا نه واگر هست حسنه است یا سیئه و این جمع قرآن بحکم قرآن بود و یا بکدام حدیث
رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بحکم هر دو نبود پس بدعت هست یا نه و همچنین هر حکمی که از نص قرآن شریف یا ظاهر احادیث
متن نبود بدعت است یا نه **جواب از سیزدهم آنکه** اعراب قرآن بدعت حسنه است که صحت قرأت عجمیان بل
عربیان حال بران موقوف است لیکن جمع قرآن ظاهر نه بحکم کدام آیه قرآنی است و نه بحکم کدام حدیث نبوت پس بدعت
باشد لیکن بدعت حسنه چراکه مقصود ازان ضبط و حفظ قرآن است از ضیاع و غلط و وجه حسن بودن بعضی بدعات شیح
نیست و اثبات آن از اکثر احادیث میتوان نمود مثل من سن سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها و تقیید بدعت مردود
بدعت ضلالت است چنانکه در حدیث است من ابتدع بدعة ضلالة لا یرضاه الله ورسوله الحدیث و حدیث من احدث فی
امرنا هذا ما لیس فیه فهو رد چه ازان مردود بودن بدعتی ثابت میشود که تعلقی بدین نداشته باشد پس بدعتی که اصل
آن از شرع ثابت باشد مثل اخذ تسبیح و تراویح حسنه باشد پس حکمی که از نص صریح قرآن و حدیث ثابت نباشد بر دو قسم است
یکے بدلیل شرعی دیگر مثل اجماع و قیاس ثابت شود یا اصلی شرعی داشته باشد آن خود هرگز بدعت سیئه نیست بلکه
چون بدلیل شرعی و بحکم آیهٔ کریمهٔ الیوم اکملت لکم دینکم قواعد استنباط وغیر آن مندرج اصل است در سنت یا بدعت حسنه

کرد و معنی سنت است و داخل باشد بلکه بعمل آوردن بعضی بدعات نیز فرض کفایه چنانکه در کتب بسیار مصرح است منجمله آن شرح اربعین امام نووی است از شیخ ابن الحجر الهیتمی که در وی در شرح حدیث خامس گفته قال الشافعی رضی الله تعالی عنه ما احدث وخالف کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو البدعة المحمودة وقد الحاصل ان البدعة الحسنة متفق علی ندبها وهی ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما هو فرض کفایة کتصنیف العلوم ونحوها ومما هو بدعة حسنة قال الامام ابو شامة شیخ المصنف رحمة الله علیه ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی الله علیه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزینة والسرور فان ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبته صلی الله علیه وسلم وتعظیمه وجلالته فی قلب فاعله وشکرا لله تعالی علی ما من به من ایجاد رسوله الذی ارسله رحمة للعالمین صلی الله علیه وسلم انتهی بحروفه

و حضرت مولانا شیخ شیوخنا جناب مولوی محمد اسحاق رحمة الله علیه در جواب سوال یا نزدهم که در مائة مسائل مذکور است افاده فرموده که قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح است یعنی عرس که در آن روز معین جمع میشوند و مرد و زن و لباس فاخره پوشند و در مقام قبر یا در دیگر جای در نگار زنند و چیزها اختراعات خود و بدعات مثل قرص و ضرب الآلات و غیره بعمل آرند چنانچه همین عبارت بعینها تمثیل این عبارت در آن موجود است پس لعل این عبارت که قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح است این عبارت ترقیم سفیر باشد زیرا که در مولود شریف ذکر ولادت خیر البشر است و آن موجب فرحت و سرور است و در شرع اجتماع برای نعمت و سرور که خالی از بدعات و منکرات باشد آمده و برای اجتماع حزن و شرور ثابت نشده فنی الواقع فرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی الله علیه وسلم در دیگر امر نیست پس دیگر امر بر این قیاس صحیح نخواهد شد انتهی بحروفه

و افاد مولانا العلامة شیخ شیوخنا مولانا جمال الدین المعروف بمیرزا حسن علی المحدث علیه الرحمة که محفل مولود شریف برای جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم البتة مستحسن است بلکه مستحب و موجب ثواب و دلائل جواز محفل مولود شریف در رسائل اثبات مولد از اکابر محدثین و علماء از سلف و خلف انتظام دارند و شیخ جلال الدین سیوطی از در شرح نسائی و شیخ ابن حجر در شرح اربعین امام نووی حکم باستحسان آن فرموده اند و امام نووی هم همین طور تسجیل فرموده و قصه منبر ساختن آنحضرت صلی الله علیه وسلم حسان را برای ذم هجو و ذم مشرکین از آنحضرت صلی الله علیه وسلم در صحیحین مسطور است و همین جهت فرموده اند اللهم اید الحسان بروح القدس کذا فی الصحیحین و در حدیث آمده است که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم حضرت بلال را که ترک مکن روزه دو شنبه را زیرا که زائیده شده ام روز دو شنبه و این حدیث اصل است در جواز تعیین روز مولود و نیز در حدیث وارد است عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن اخرجه فی الموطا و اختیار عمل مولد شریف از مدت پانصد سال الی الآن زمانه از علمای محدثین و فقهای عظام و مفتیان کرام و مشائخ اهل سنت و جماعت و متبعان سنت و مسلمین ترویج یافته و سلاطین عادل بر تائید ایشان کمر بسته ترویج آن منظور داشتند و صرف اموال بسیار بجان نموده اند تا حال این عمل در دیار عرب از حرمین شریفین و یمن و عراق و هند از اکابر

و مشایخ کبرای عارباب ورع و تقوی بملاحظهٔ دلائل مسطوره در کتب و رسائل جائز است انتهی باختصار

وافاد مولانا المفتی محمد سعد الله رحمة الله علیه فی جواب سؤال قولهم چه حکم است در مجلس میلاد خیر العباد صلی الله علیه و علی آله الامجاد که در عهد آن کرام زمان بوده است و ایجادش از کیست و حکمش چیست بینوا باسناد الکتاب توجروا یوم الحساب اقول فی الجواب متعینا بملهم الحق والصواب قال الحافظ ابو الخیر السخاوی فی فتاواه عمل المولد الشریف لم ینقل عن احد من السلف الصالح فی القرون الثلثة الفاضلة انما حدث بعدهم انتهی و اول کسیکه ابتدایش ساخته شیخ عمر بن محمد موصلی است و اول کسیکه از ملوک باشتهارش پرداخته ملک مظفر الدین ابو سعید کوکبری بن زین الدین بادشاه اربل است که در اوائل مائه سابعه محفلهای عالیه برائش ترتیب کرده صلای عام داده و از فیض عامش عالمی را مالامال انعام و اکرام گردانیده کما فی کتاب سبل الهدی و الرشاد فی سیرة خیر العباد لمحمد بن یوسف الشامی و گویند که ملک مذکور هر سال در تقریب میلاد سه لک دینار صرف مینمود و علمای اعلام و صوفیهٔ کرام را که در محفل او حاضر می شدند مورد صلات و انعامات میفرمود کذا فی المرآة الزمان لسبط ابن الجوزی و شیخ ابو الخطاب عمر بن حسن کلبی معروف بابن دحیه اندلسی از مشاهیر علمای آن زمان که رساله التنویر فی مولد البشیر النذیر تالیف کرده بجلدوش هزار دینار صله اش یافته قاضی ابن خلکان می آرد الحافظ ابو الخطاب عمر کان من اعیان العلماء و مشاهیر الفضلاء تقدم من المغرب فدخل الشام والعراق واجتاز باربل سنة اربع وستمائة فوجد ملکها مظفر الدین بن زین الدین یعتنی بمولد النبی عمل له کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر [illegible] آن علمای اعلام اختلاف کرده اند و رسائل در جرح و مدحش تالیف نموده و تحقیق آنست که اگر درین تقریب با حسن نیت و سرور ولادت بیان حالات و معجزات سرور کائنات علیه و علی آله الصلوات و التسلیمات و خیرات و مبرات و اطعام طعام و تقسیم شیرینی و انعام و اکرام اکتفا نمایند و امری که از ممنوعات شرعیه باشد منضم نسازند بدعت حسنه و امر مستحب است و لهذا علامه سیوطی در مصباح الزجاجه علی سنن ابن ماجه میفرمایند و مما ابتدع فی هذا الزمان و هو غیر مسلم عمل المولد الشریف النبوی و الصواب انه من البدع الحسنة المندوبة اذا خلا عن المنکرات شرعا و علامه موصوف در فتاوای خود میگویند عندی ان اصل المولد الذی هو اجتماع الناس و قراءة

ولا فعله الصحابة حلالاتابعون المتديّنون فيما علمت هذا جوابي عنه بين يدي الله عز وجل
ان عن سئلت ولا جائز ان يكون مباحاً لان الابتداع في الدين ليس مباحاً باجماع المسلمين فلم
الا ان يكون مكروهاً او حراماً وحينئذ يكون الكلام فيه في فصلين والتفرقة بين حالين
احدهما ان يعمله رجل من عين ماله لاهله واصحابه وعياله لا يجاوزون في ذلك الاجتماع على
الطعام ولا يقترفون شيئاً من الآثام هذا الذي وصفناه بانه بدعة مكروهة وشناعة
اذلم يفعله احد من متقدمي اهل الطاعة الذين هم فقهاء الاسلام وعلماء الانام سرج
الزمان وزين الامكنة والثاني ان يدخله الجناية وتقوى به العناية حتى يعطي احدهم الشيء ونفسه تتبعه
وقلبه يؤلمه ويوجعه لما يجد من الم الحيف وقد قال العلماء اخذ المال بالجاه كاخذه بالسيف
لا سيما ان انضاف الى ذلك شيء من الغناء مع البطون ومن آلات الباطل
من الدفوف والشبابات واجتماع الرجال مع الشبان المرد والنساء الفاتنات
مع ان الشهر الذي ولد فيه صلى الله عليه وسلم وهو ربيع الاول هو بعينه الشهر الذي
توفي فيه فليس الفرح فيه باولى من الحزن فيه هذا ما علينا ان نقول ومن الله نرجو
حسن القبول انتهى مختصر او علماء المحققين وحفاظ متقنين بجواب فاکہانی حرف
بحرف پرداخته اند از انجمله علامہ سیوطی آورده انچه فاکہانی می گوید لا اعلم لهذا
عمل اصلا في كتاب ولا سنة از عدم علمش نفي وجود نفس الامري لازم نمی آید کیف که شیخ ابو الفضل
ابن حجر با شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل گفته وقد ظهر لي تخریجها علی اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين من ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هذا يوم اغرق الله فيه فرعون

قوله تعالى البدع المندوبة اشياء منها احداث الربط والمدارس وكل احسان لم يعهد في العصر الاول ومنها
التراويح والكلام في دقائق التصوف وفي الجدل ومنها جمع المحافل للاستدلال في المسائل ان قصد بذلك وجه الله
تعالى وروى البيهقي باسناده في مناقب الشافعي عن الشافعي قال المحدثات من الامور ضربان احدهما ما احدث مما يخالف
كتابا او سنة او اثرا او اجماعا فهذه البدعة الضلالة والثانية ما احدث من الخير لا خلاف فيه لواحد من هذا وهذه محدثة
غير مذمومة وقد قال عمر رضي الله عنه في قيام رمضان نعمت البدعة هذه يعني انها محدثة لم تكن [illegible]
مع قول الشيخ تاج الدين لان هذا القسم مما احدث وليس فيه مخالفة الكتاب والسنة ولا اثر ولا اجماع
غير مذمومة كما في عبارة الشافعي وهو من الاحسان الذي لم يعهد في العصر الاول فان اطعام الطعام الخالي
عن اقتراف الآثام احسان فهو من البدع المندوبة انتهى وتحقيق تقرير مذكور شود قول كسانيكه استدلال
كرده اند بر استقباحش بقوله عليه السلام كل بدعة ضلالة چه مراد ازان بدعتيست كه مخالف كتاب
سنت و اثر و اجماع باشد و احداثش در اصول نكرده و در ثمرات [illegible] فتنه نشود بخلاف ميلاد كه حصولش مسطور
گرديده و انچه فاكهاني آورده الثاني ان يدخله الجناية الخ علامه سيوطي در جوابش مي آرد و هو
كلام صحيح في نفسه غير ان التحريم فيه انما جاء من قبل هذه الاشياء المحرمة التي ضمت اليه من حيث الاجتماع
لاظهار شعائر المولد بل لو وقع مثل هذه الامور في الاجتماع لصلاة الجمعة مثلا كانت قبيحة شنيعة
ولا يلزم من ذلك ذم اصل الاجتماع لصلاة الجمعة وقد رأينا بعض هذه الامور تقع في ليالي رمضان
عند اجتماع الناس للتراويح الخ و انچه فاكهاني گفته است مع ان الشهر الذي الخ علامه سيوطي گويد
جوابه ان ولادة النبي صلى الله عليه وسلم اعظم النعم علينا ووفاته اعظم المصائب لنا والشريعة حثت
على اظهار شكر النعم والصبر والسكون والكتم عند المصائب وقد امر الشرع بالعقيقة عند الولادة وهي اظهار
شكر وفرح بالمولود ولم يأمر عند الموت بذبح ولا بغيره بل نهى عن النياحة واظهار الجزع وقال ابن رجب في كتاب اللطائف يعني في ذم
الشيعة حيث اتخذوا يوم عاشوراء مأتما لاجل قتل الحسين رضي الله عنه لم يأمر الله ولا رسوله باتخاذ ايام مصائب الانبياء

و توہم تمام تکلیف ما دو نیم انتہی بالمجاز دستحباب سرور ولادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خالصاً و مخلصاً شکر
وارتیاحی نیست و در شرح شمائل مسطور است از ابی محمد عثمان منقول است که میگفت شنیدم شیخ ابو موسیٰ زرہونی را که
میفرمود پیغمبر خدا را بخواب دیدم و از حال آنچه میگفتند پرسیدم فرمود من فرح بنا فرحنا به والعلم عند اللہ محمد سعید انتہی بحروفہ
و علیٰ ما سبق سوال اہل حرمین از حضرت مفتی احناف بمکۃ المکرمۃ زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً جناب حضرت مولانا شیخ جمال علیہ رحمۃ اللہ
ذی الجلال نموده شده بود و حضرت ایشان جوابش ترقیم فرموده که عمل مولد شریف از بدعت حسنہ است چنانچہ
سوال و جواب بعینہا درینجا نوشته میشود سئل ما قول سیدنا العالم العلامۃ الشیخ جمال الفقیہ المفتی بمکۃ المکرمۃ
فی عمل المولد فی ربیع الاول کل سنۃ استبشاراً بمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل ہو حسن کما قالہ کثیرون ومنہم الجلال السیوطی
وغیرہم ام ہو بدعۃ منکرۃ بینوا تؤجروا فاجاب العلامۃ الشیخ جمال رحمۃ اللہ علیہ بقولہ عمل المولد الشریف
من البدع الحسنۃ و قال العلامۃ ابو شامۃ شیخ الشیخ النووی من احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام
فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ والسرور فان فی ذلک مع ما
فیہ من الاحسان الی الفقراء اشعار بمحبتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قلب فاعل ذلک و شکراً للہ تعالیٰ علیٰ ما من بہ من ایجاد
رسولہ الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین الخ وقال السخاوی لا یزال اہل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار
یعملون المولد و یتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات و یعتنون بقراءۃ المولد الکریم و یظہر علیہم من برکاتہ
کل فضل عمیم و قال ابن الجزری من خواصہ انہ امان فی ذلک العام و بشری عاجلۃ بنیل البغیۃ والمرام و اول
من احدثہ من الملوک صاحب اربل و صنف لہ ابن دحیۃ کتاباً فی المولد سماہ التنویر بمولد البشیر النذیر فاجازہ بالف
دینار و قد استخرج الحافظ ابن حجر اصلاً من السنۃ وکذا الحافظ السیوطی و ردا علی الفاکہانی فی قولہ ان عمل المولد
بدعۃ مذمومۃ انتہی و ہمچنین سوال و جواب از مفتی احناف بمکۃ المکرمۃ زادہا اللہ تعظیماً و تکریماً
جناب مولانا عبد الرحمن سراج نموده شده بود و حضرت ایشان این عمل را از بدعات حسنہ ترقیم فرموده
چنانچہ سوال و جواب بعینہما نوشته میشود ما قولکم یا علماء الملۃ السمحۃ البیضاء و مفاتی الشریعۃ الغراء

في قراءة المولد النبوي على صاحبها الصلوة والسلام ام لا بل بدعة سيئة ام مستحب او غير ذلك الحمد لله وحده حمداً لحمد

احمد لله التوفيق والعون عمل المولد جائز وهو من البدع الحسنة استحسنه جمهور السلف والخلف من العلماء الكبار الاعلام

قال العلامة الشهاب الخفاجي محشي البيضاوي في رسالته في عمل المولد قال العلامة ابن الحاج في المدخل المولد مما

احدثه الناس مع ما احتوى على بدع ومحرمات كالرقص بالدف والآلات الطرب مما لا يليق بهذا الزمان كيف بهذا

الزمان الذي من الله علينا فيه بسيد الاولين والآخرين الى ان قال فقد ارتكب بعضهم فيه ما لا ينبغي من اللهو فاما

خلا عن ذلك كما قتصر فيه على الطعام المستحسن فهو بدعة حسنة اه ثم نقل الشهاب ان سئل الحافظ ابن حجر عنه فاجاب

بما صورته اصل عمل المولد بدعة لم ينقل عن احد من السلف في القرون الثلثة ومع ذلك قد اشتمل على محاسن

وضدها فان تحرى المحاسن واجتنب ضدها كان بدعة حسنة والله سبحانه اعلم امر برقمه خادم الشريعة والمنهاج

عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله لهما حامداً مصلياً مسلماً

(مہر: عبد الرحمن سراج)

ولعبد حضرت مفتی صاحب موصوف جناب حضرت لانا مولوی رحمۃ اللہ صاحب مفتی المالکیۃ و

الشافعیۃ والحنابلۃ نیز برین فتوی باین طور رقم فرمودہ اند نقلش بعینہ نوشتہ میشود

(مہر: رحمت اللہ محمد)

الحمد لله وحده وصلى الله على من لا نبي بعده رتب نعلى علماً اما بعد فقد طلعت على ما اجاب به مولانا

ما حرره مفتي الاحناف بمكة المشرفة في الحال هو عين الصواب والموافق للحق بلا شك ولا ارتياب والله سبحانه وتعالى

اعلم خادم الشريعة ببلدة الله المحمية ابو بكر حجي بسيوني مفتي المالكية كان الله في عونه حامداً مصلياً مسلماً

(مہر: ابو بکر بسیونی)

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه السالكين نهجهم بعده اللهم هداية للصواب في كتابه

المولد الشهاب ابن حجر ما لخص بعضه ان عمل المولد بدعة لكنها حسنة لما اشتملت عليه من الاحسان الكثير للفقراء من

قراءة القرآن واكثار الذكر والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم واظهار السرور والفرح به صلى الله عليه وسلم والمحبة له واغاظة

اهل الزيغ والعناد من الزنادقة والملحدين من الكفرة والمشركين واستدل شيخ الاسلام الحافظ ابن حجر على كونها بدعة حسنة بما في الصحيحين انه

صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هذا اليوم اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى فنحن نصومه شكراً لله تعالى

ترجمہ فتوی مولوی خلف بن ابراہیم حنبلی

فقال صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق بموسی منکم فصامہ وامر بصیامہ وقال ان عشت الی

قابل الحدیث قال العسقلانی شیخ الاسلام فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی بانواع العبادات

علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنۃ

وای نعمۃ اعظم من نعمۃ بروز ہذا النبی نبی الرحمۃ فی ذلک الیوم انتہی ومنہ یعلم الجواب واللہ سبحانہ وتعالی

اعلم کتبہ وکیل مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ محمد سعید بن محمد بابصیل عفی عنہ آمین (محمد بابصیل)

الحمد للہ وحدہ رب زدنی علما استمد منہ التوفیق والرشاد لاقوم طریق -

عمل المولد جائز باتفاق العلماء اذا خلا عن محرم خصوصا انہ یجری من الخیرات وتعہد

الفقراء والمساکین ویشتمل علی الاجتماع المسنون فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم یذکرون

اللہ الا نزلت علیہم السکینۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر

برقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ حالا حامدا مصلیا مسلما

(راجی عفو الرحیم خلف بن ابراہیم)

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ میگوید کہ جناب حضرت مولانا و

شیخنا ومرشدنا حضرت عمدۃ المفسرین وزبدۃ المحدثین جناب مولانا شاہ عبد الغنی صا

حب نقشبندی مجددی قدس سرہ را دیدہ است کہ در محفل المیلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ در

مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام بتاریخ دوازدہم ماہ ربیع الاول روز یکشنبہ

سنہ [illegible] ہجری در مسجد نبوی شدہ بود تشریف آوردہ شریک این محفل شریف شدند

وذکر مولود شریف کہ در صحن مسجد شریف بر منبر کہ امامی از ائمہ یکی بعد از دیگرے متوجہ بطرف

روضہ شریفہ شدہ میخوانند استماع میفرمودند وبوقت قیام ذکر ولادت شریف قیام میفرمودند

وحال وکیفیات برکات این محفل شریف کہ ظہور شدہ بود خارج از حیطہ تقریر

وتحریر است صلی اللہ علی حبیبہ وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ ولوائہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا حضرت

مولانا صاحب موصوف را سند واجازت احادیث شریفہ وغیرہا از حضرت والد ماجد خود واز

جناب مولانا اسحق صاحب وغیرہما حاصل است حال حضرات اساتذہ کرام آنچنین است کہ بعرض [illegible]

وحال علم و عمل حضرات ایشان بر ہمہ روشن است اتباع حضرات اساتذہ کرام خوب است
کہ ہمہ بفضلہ سبحانہ و تعالیٰ ہر در ہر علوم بودند و از ہمہ امور بخوبی واقف بودند چنانچہ
روزے حضرت مولانا و استاذنا و شیخنا حضرت شاہ عبد الغنی قدس سرہ در مسجد نبوی
بعد از فراغ حلقہ شریفہ کلام مبارک خود باین حقیر عنایت فرمودند جزاہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
خیر الجزاء فی الدنیا والآخرۃ و تذکرہ چند امور فرمودند علی الخصوص در باب این امر بکوشش
بتصریح تمام فرمودہ بودند و برای ابلاغ این امر تاکید تمام فرمودہ بودند چنانچہ این ہم
حسب ارشاد حضرت ایشان نظر بر خیر خواہی برادران مسلمین بحیطۂ تقریر و تحریر آورد
و باللہ التوفیق واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم **تیسری فصل** میں بیان
اصول تعیین یاد رسمین بیان ہے اعتراضات کا جو کہ لوگوں نے ادپر کیا ہے اور دیا ہے ان
اونکی جوابات صحیحہ کا **قال** العلامۃ علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فی رسالۃ المورد
الروی فی مولد النبوی قال یعنی ابن الجوزی واذا کان اہل الصلیب اتخذوا لیلۃ مولد
نبیہم عید الاکبر فاہل الاسلام اولیٰ بالتکریم واجدر **قلت** لما یرد علیہ انا
امرنا بمخالفۃ اہل الکتاب ولم یظہر من ہذا الشیخ لہذا السوال جواب قال
السخاوی علی سبیل الاضراب بل خرج شیخ مشایخ الاسلام خاتمۃ ائمۃ الاعلام
ابو الفضل ابن حجر الاستاذ المعتبر تغمدہ اللہ برحمتہ واسکنہ فسیح جنتہ فعلہ علی اصل ثابت
یمیل الی الاستناد الیہ کل حبر ہمام وہو ما ثبت فی الصحیحین من ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ہو یوم اغرق
فیہ فرعون ونجی موسیٰ علیہ السلام فنحن نصومہ شکرا للہ عز وجل فقال صلی اللہ علیہ
وسلم فانا احق بموسیٰ علیہ السلام منکم فصامہ وامر بصیامہ وقال لئن عشت الی قابل الحدیث
قلت فیہ اولا انہ ثم خالفہم آخرا تحقیقا لصورۃ المخالفۃ قال الشیخ فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالیٰ علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ

ترجمہ اور اس نعمت کا اعادہ کیا جاوے ہر سال [illegible]

[illegible]

ولعادۃ ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنۃ والشکر للہ تعالی یحصل بانواع العبادۃ کالصلاۃ و
الصیام والتلاوۃ وای نعمۃ اعظم من نعمۃ بروز ہذا النبی نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم
قلت وفی قولہ تعالی لقد جاءکم رسول اشارۃ بذلک وایماء الی التعظیم ووقت مجیئہ لما
ہنالک ۱ھ قال وعلی ہذا فینبغی ان یقتصر فیہ علی ما یفہم الشکر للہ تعالی من نحو ما ذکروا اما
ما یتبعہ من السماع واللہو وغیرہما فینبغی ان یقال ما کان من ذلک مباحا بحیث
یعین السرور بذلک الیوم فلا باس بالحاقہ وما کان حراما او مکروہا فیمنع وکذا
ما کان فیہ خلاف بل یحسن فی ایام الشہر کلہا ولیالیہ یعنی کما جاء عن ابن
جماعۃ تمنیہ فقد اتصل بنا ان الزاہد القدوۃ المعمر ابا اسحاق ابراہیم بن
عبد الرحمن بن ابراہیم بن جماعۃ لما کان فی المدینۃ النبویۃ علی ساکنہا افضل
الصلوۃ واکمل التحیۃ کان یعمل طعاما فی المولد النبوی ویطعم الناس ویقول
لو تمکنت عملت بطول الشہر کل یوم مولدا انتہی بحروفہ **قولہ** ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قدم المدینۃ الحدیث فی صحیح البخاری فی باب صیام العاشوراء عن ابن عباس
قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فرای الیہود تصوم یوم عاشوراء فقال
ما ہذا قالوا ہذا یوم صالح ہذا یوم نجی اللہ بنی اسرائیل من عدوہم فصامہ موسی
قال فانا احق بموسی منکم فصامہ وامر بصیامہ **فی فتح الباری**
فصامہ موسی زاد مسلم فی روایتہ شکرا للہ تعالی فنحن نصومہ ۱ھ **وفی**
صحیح البخاری فی باب اتیان الیہود النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ

[illegible]

ترجمہ

ابن عباس سے روایت ہے کہا
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف
لائے تو آپ نے یہود کو عاشورا کا
روزہ رکھتے ہوئے پایا یہود سے اس روزہ
کا سبب پوچھا گیا تو کہا کہ یہ وہ دن ہے
جس میں خداوند کریم نے حضرت موسی اور
بنی اسرائیل کو فرعون پر فتحمندی عنایت
فرمائی ہم اس دن کی تعظیم کے واسطے
روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہم تم سے
موسی علیہ السلام کے زیادہ مستحق ہیں پھر آپ نے
عاشورا کے روزہ کا حکم دیا اور **سنن ابی داود**
میں اسی طرح وارد ہے کہ ہم بھی اسی دن کی تعظیم کے واسطے
روزہ رکھتے ہیں اور **صحیح بخاری** کے باب قول
اللہ عز وجل وہل اتاک حدیث موسی وکلم اللہ موسی تکلیما میں
ابن عباس سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورا کا
روزہ رکھتے دیکھا آپ نے ان سے پوچھا
تو جواب دیا کہ یہ بہت بڑا دن ہے

عن ابن عباس رض قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد الیہود یصومون عاشوراء
فسئلوا عن ذلک فقالوا ہذا الیوم الذی اظہر اللہ فیہ موسی وبنی اسرائیل علی فرعون ونحن
نصومہ تعظیما لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اولی بموسی منکم ثم امر بصومہ اھ
وفی سنن ابی داود ونحن نصومہ تعظیما لہ اھ **وفی صحیح البخاری**
فی باب قول اللہ عز وجل وہل اتاک حدیث موسی وکلم اللہ موسی تکلیما عن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ وجدہم یصومون یوما یعنی یوم عاشوراء
فقالوا ہذا یوم عظیم وہو یوم نجی اللہ فیہ موسی واغرق آل فرعون فصام موسی شکرا
للہ تعالی فقال انا اولی بموسی منہم فصامہ وامر بصیامہ اھ **وفی سنن ابن ماجۃ**
فصامہ موسی شکرا اھ **وفی شرح معانی الآثار** للامام الطحاوی عن سعید بن
جبیر عن ابن عباس رض انہ قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد الیہود
یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ہذا الیوم الذی اظہر اللہ عز وجل
فیہ موسی علی فرعون فقال انتم اولی بموسی منہم فصوموہ ففی ہذا الحدیث
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما صامہ شکرا للہ عز وجل فی اظہارہ
موسی علی فرعون فذلک علی الاختیار لا علی الفرض انتہی بحروفہ **وایضا**
فیہ وقد اخبر ابن عباس رض فی حدیثہ بالعلۃ التی من اجلہا کانت الیہود
تصومہ انہا علی الشکر منہم للہ تعالی فی اظہارہ موسی علی فرعون وان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایضا صامہ کذلک والصوم للشکر اختیار لا فرض انتہی

قوله فصامه النبي صلى الله عليه وسلم وليس مخالفا لانه صام ابتداء لانه قد علم في حديث
آخر انه كان يصومه قبل قدومه المدينة فحاصل هذا انه ثبت على صيامه وداوم على ما كان
عليه قبل ويحتمل انه كان يصومه بمكة ثم ترك صومه ثم لما علم ما عند اهل الكتاب فيه صامه اه
وايضا قال فيه قوله وامر بصيامه للبخاري في التفسير عن يونس من طريق ابي بشر
فقال لاصحابه انتم احق بموسى منهم فصوموه اه وقال العلامة علي القاري
عليه رحمة الله الباري في شرح مشكوة المصابيح فصامه رسول الله صلى الله عليه وسلم
تعالى غيره اهم تقديمه فتعظيمها عظم لكن على جهة المتابعة له في شرعه بل على طريق موافقة
شرعه لشرعه في ذلك او كان صيامه شكرا لخلاص موسى عليه السلام كما سجد في ص شكرا لله
تعالى على قبول توبة داود عليه السلام اه قوله كما سجد في ص شكرا لله تعالى اخرج النسائي
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في ص وقال سجدها
داود توبة ونسجدها شكرا اه قال العلامة ابن حجر عليه رحمة الله البر اي شكرا منا على
قبول توبته لان الانبياء عليهم السلام كرجل واحد فالنعمة على احدهم نعمة على الكل اه
قال الشيخ تاج الدين الفاكهاني رح لا اعلم لهذا المولد اصلا في كتاب ولا سنة اه قال العلامة
مولانا جلال السيوطي ردا عليه يقال عليه نفي العلم لا يلزم منه نفي الوجود وقد استخرج له
امام الحفاظ ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنة واستخرجت له انا اصلا ثانيا وسياتي
ذكرها بعد هذا اه قوله سياتي ذكرها بعد هذا ما لفظه وقد سئل شيخ الاسلام
حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عن عمل المولد فاجاب بان اصل المولد بدعة لم تنقل

ترجمہ

عن احد من السلف الصالح فی قرون الثلثۃ ولکنہا مع ذلک فقد اشتملت علی محاسن
وضدھا فمن تحری فی عملہا المحاسن وتجنب ضدھا کان بدعۃ حسنۃ ومن لا فلا وقد
ظہر لی تخریجہا علی اصل ثابت وھو ما ثبت فی الصحیحین من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قدم المدینۃ فوجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ھو یوم اغرق اللہ فیہ
فرعون ونجی موسی فنحن نصومہ شکرا للہ تعالی فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی
علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم
من کل سنۃ والشکر للہ تعالی یحصل بانواع العبادات کالسجود والصیام و
الصدقۃ والتلاوۃ وای نعمۃ اعظم من النعمۃ بتولد ھذا النبی نبی الرحمۃ صلی اللہ
علیہ وسلم فینبغی ان تحری الیوم بعینہ حتی یطابق قصۃ موسی علیہ السلام
فی یوم عاشوراء ومن لم یلاحظ ذلک لا یبالی بعمل المولد فی ای یوم من
الشہر الی ان قال فہذا ما یتعلق باصل عملہ واما ما یعمل فیہ فینبغی ان
یقتصر فیہ علی ما یفہم منہ الشکر للہ تعالی من نحو ما تقدم ذکرہ من التلاوۃ والاطعام
والصدقۃ وانشاد شیء من المدائح النبویۃ المحرکۃ للقلوب الی فعل الخیر و
العمل للآخرۃ واما ما یتبع ذلک من السماع واللہو وغیر ذلک فینبغی ان یقال
ما کان من ذلک مباحا بحیث یعین السرور بذلک الیوم لا باس بالحاقہ بہ وما
کان حراما او مکروھا فیمنع وکذا ما کان خلاف الاولی انتہی وظہر لی تخریجہ علی
اصل آخر وھو ما رواہ البیہقی عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی

صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع انه قد ورد ان جده عبد المطلب
عق عنه يوم سابع ولادته والعقيقة لا تعاد مرة ثانية فيحمل ذلك على ان الذي
فعله النبي صلى الله عليه وسلم اظهار للشكر على ايجاد الله تعالى اياه رحمة
للعالمين وتشريعا لامته كما كان يصلي على نفسه لذلك فيستحب لنا ايضا اظهار
الشكر بمولده صلى الله عليه وسلم بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلك من وجوه
القربات واظهار المسرات ثم رايت امام القراء الحافظ شمس الدين ابن الجزري
قال في كتابه المسمى بعرف التعريف بالمولد الشريف انه قد روي ابو لهب
في النوم فقيل له ما حالك فقال في النار الا انه يخفف علي كل ليلة اثنين
وامتص من بين اصبعي هاتين ماء بقدر هذا واشار براس اصبعه وان
ذلك باعتاقي ثويبة عندما بشرتني بولادة النبي صلى الله عليه وسلم وبارضاعها
له فاذا كان ابو لهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي في النار بفرحه
بمولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم الموحد من امته صلى الله عليه وسلم
لعمري انما يكون جزاؤه من المولى الكريم ان يدخله بفضله جنات النعيم
وقال الحافظ شمس الدين ابن ناصر الدين الدمشقي في كتابه المسمى مورد
الصادي في مولد الهادي وقد صح ان ابا لهب يخفف عنه عذاب النار
في مثل يوم الاثنين لاعتاقه ثويبة سرورا بميلاد النبي صلى الله
عليه وسلم ثم انشده اذا كان هذا كافرا جاء ذمه وتبت يداه

ترجمہ

فی الجحیم مخلدا ابدا اتی انہ فی یوم الاثنین دائما یخفف عنہ للسرور باحمد بہ فما الظن بالعبد الذی کان عمرہ بہ باحمد مسرورا ومات موحدا انتہی **قولہ** قد ظہر لی تخریجہ الخ فی شرح المواہب اللدنیۃ للعلامۃ الزرقانی وسبقہ الیہ کالحافظ ابن حجر **قولہ** ظہر لی تخریجہ علی اصل آخر وہو ما رواہ البیہقی الخ تعقبہ النجم بانہ حدیث منکر کما قالہ الحافظ بل قال فی شرح المہذب انہ حدیث باطل فالتخریج علیہ ساقط اھ **ودر شرح سفر السعادت است** ودر حدیث انس رضی اللہ عنہ چنانچہ در بعض روایات آمدہ چنان است

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از ظہور نبوت عقیقہ خود را چون در وقت ولادت معلوم و نشد کہ کردہ باشد تخریج کردہ اما در اسناد آن حدیث ضعفی ہست وخالی از بحث نیست واللہ اعلم **وفی زاد المعاد** ذکر ابن ایمن عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد ان جاءتہ النبوۃ وہذا الحدیث قال ابو داود فی مسائلہ سمعت احمد حدثہم بحدیث الہیثم بن جمیل عن عبد اللہ بن المثنی عن ثمامۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ فقال احمد عبد اللہ بن محرر عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ قال مہنا قال احمد ہذا منکر وضعف عبد اللہ بن المحرر **قولہ** انہ قد روی الخ والذی رای اخوہ العباس بعد سنۃ من وفاۃ ابی لہب بعد وقعۃ بدر ذکرہ السہیلی وغیرہ کذا فی شرح المواہب اللدنیۃ للعلامۃ الزرقانی وہذا یرویہ غیر واحد من اہل السیر وعزاہ فی المدارج الی الحدیث محمد الدمشقی ولیعاضدہ ما اخرج الشیخان عن ابن عباس عن عبد المطلب ... سعید الخدری والبخاری عن ابن المسیب عن ابیہ ومسلم عن سفیان فی ابی طالب من احادیث یطول الکلام بذکرہا فہا تدل علی ان غمرات الکفر لا تذہب جفاء وانہ قد منع بہا وما ورد فی خلاف ذلک من الآیات والاخبار فقال النووی قال البیہقی قد یجوز ان یکون ورد ذلک فی انہ لا یکون لہا موقع تخلیص من النار وادخال الجنۃ ...

ولكن بتخفيف عذابه الذي يستوجبه على جنايات ارتكبها سوى الكفر بما فعل من الخيرات
قلت قال الفقير عبد العزيز الدهلوي المنتسب الى ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه وفقهم
الكرام على ذلك ولكن جاء من بركات النبي صلى الله عليه وسلم وخصائصه فلذا عرفت
ذلك علمت ان الاحتجاج بهذه الرواية ليس بساقط من كل وجه على انه لا يلزم من كونه لا يحتج به
الاحتجاج للتصحيح التمسك في غيره ايضا مع ان العلماء لم يزالوا يتساهلون في فضائل الاعمال
قال الشيخ الدهلوي انه قد يتخذ الموضوع يعني الم يثبت وضعه بخصوصه في بيان الفضائل
ما ثبت فضله بغيره تاييدا واذا كان الموضوع بهذه المثابة فالمنقطع بحسب الباطن اولى
كذا افاده المحشي ويؤيده ما عزاه في المدارج الى الحديث حيث قال اول کسیکه آنحضرت
صلی الله علیه وسلم شیر داد ثویبه بود کنیزک ابولهب بضم ثاء مثلثه وفتح واو وسکون تحتانیه وفتح موحده
در آخر واین ثویبه آن شب که چون آنحضرت متولد شد بشارت رسانید ابولهب را که
عبدالله برادر تو پسرے متولد شد وابولهب بآن بشارت مژدگانے آزاد کرد حوالہ مر گرد کراو را
وحق تعالی باین شادی وسرور که ابولهب بولادت آنحضرت صلی الله علیه وسلم کرد
در عذاب وی تخفیف کرد در روز دوشنبه از وی عذاب برداشت چنانکه در حدیث
آمده است ودرینجا سند است مر اهل موالید را که در شب میلاد آنحضرت صلی الله علیه وسلم
سرور کنند وبذل اموال نمایند یعنی ابولهب که کافر بود وقرآن بمذمت وی نازل شده چون
بسرور میلاد آنحضرت صلی الله علیه وسلم وبذل شیر جاریه وی بجهت آنحضرت صلی الله
علیه وسلم جزا داده شد تا حال مسلمان که مملو است بمحبت وسرور وبذل مال در طریق وی
چه باشد ولیکن باید که از بدعتها که عوام حادث کرده اند از تغنی وآلات محرمه ومنکرات خالی
باشد تا موجب حرمان از طریقه اتباع نگردد انتهی بحروفه وفي الخصائص الكبرى
للعلامة جلال الدين السيوطي رحمة الله عليه اخرج الشيخان عن عروة قال اعتق ابو لهب
ثويبة فارضعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما مات ابو لهب رآه بعض اهله في شر حيبة فقال

ولا يثابون عليها بنعيم ولا تخفيف عذاب لكن بعضهم اشد عذابا من بعض **قلت**
وهذا لا يرد الاحتمال الذي ذكره البيهقي فان جميع ما ورد من ذلك يتعلق بذنب الكفر واما ذنب غير
الكفر فما المانع من تخفيفه وقال القرطبي هذا التخفيف خاص بهذا وبمن ورد النص فيه قال
ابن المنير في الحاشية هنا قضيتان احدهما محال وهي اعتبار طاعة الكافر مع كفره لان
شرط الطاعة ان تقع بقصد صحيح وهذا مفقود من الكافر الثانية اثابة الكافر على بعض
الاعمال تفضلا من الله تعالى وهذا لا يحيله العقل فاذا تقرر ذلك لم يكن عتق ابي لهب
لثويبة قربة معتبرة ويجوز ان يتفضل الله عليه بما شاء كما تفضل على ابي طالب والمتبع
في ذلك التوقيف نفيا واثباتا **قلت** وتتمة هذا ان يقع التفضل المذكور اكراما
لمن وقع من الكافر البر له ونحو ذلك انتهى بحروفه **وفي سيرة الشامية** قال شيخنا
في فتاواه عندي ان اصل عمل المولد الذي هو اجتماع الناس وقراءة ما تيسر من القرآن
ورواية الاخبار الواردة في مبدأ النبي صلى الله عليه وسلم وما وقع فيه من الآيات ثم يمد
لهم سماطا يأكلونه ثم يتفرقون من غير زيادة على ذلك من البدع الحسنة التي يثاب
صاحبها لما فيه من تعظيم قدر النبي صلى الله عليه وسلم واظهار الفرح والاستبشار
بمولده الشريف وقال قد ظهر لي تخريجه على اصل غير الذي ذكره الحافظ وهو
ما رواه البيهقي عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه
بعد النبوة مع انه ورد ان جده عبد المطلب عق عنه في سابع ولادته والعقيقة
لا تعاد مرة ثانية فيحمل ذلك على ان الذي فعله صلى الله عليه وسلم اظهار الشكر

وآن عظام صحابهٔ کرام نبود پس این رسم بر همان طریق باید داشت و اختراع از طرف خود هرگز نباید ساخت علما می‌نویسند که اتباع
چنانکه در فعل کردن می‌باید همچنان در ترک آن نیز شاید فالاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک کذا فی المواهب اللطیفة
شرح مسند ابی حنیفة و جناب مولانا شاه عبدالعزیز صاحب قدس سره در تحفهٔ اثناعشریه اشاره فرموده اند که روز تولد نبی و وفات
نبی را عید قرار نداده اند **جواب شش آنست** که مولانا جلال الدین سیوطی رحمة الله علیه این اثر را که بمعرض استدلال
برای ابطال انعقاد مجلس مولود آورده تضعیف نموده و گفته که بر تقدیر صحت معارض احادیث کثیره که مثبت خلاف این اثر
است نمی تواند شد و نیز بر تقدیر صحت این اثر گوئیم که محتمل است که باعث بر منع و اخراج این قوم از مسجد شور و شغب این جماعت
بر فع صوت بوده باشد که منافی ادب و مخالف آداب مسجد است نمیدانی که این شور و هنگامه موجب انتشار شاغلین عبادت و خلل در نماز ایشان
اخلاص اتمام میشود و مؤید این قرینه است که چنین شور و هنگامه معهود در عهد رسول خدا صلی الله علیه وسلم نبوده و الا تهلیل و صلوة بر آن
حضرت علیه الصلوة والسلام اجتماع مسلمانان در مسجد خود ماثور و منقول در آن عهد رسالت مهد بوده است پس داعی بر منع
اخراج قوم از مسجد فقط رفع صوت و شور و شغب خواهد بود و معهذا این روایت صلاحیت معارضه با روایتی که در صحیح بخاری
در باب من جعل لاهل العلم ایاما معلومة مذکور است ندارد و آن اینست که کان عبدالله یذکر الناس فی کل خمیس یعنی بود عبدالله
بن مسعود که پند میداد مردم را بروز پنجشنبه پس بر طبع سلیم و عقل مستقیم البته پوشیده نباشد که این تعیین و تخصیص روز پنجشنبه
برای وعظ و تذکیر عبدالله بن مسعود از طرف خود ایجاد کرده اند در عهد آنحضرت صلی الله علیه وسلم نبوده پس چه باعث شد که
عبدالله بن مسعود بادی ترک کلیة الاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک گردیده معاذ الله خویشتن را مرتکب امر کراهت و تحریم
فرمودند پس ازین روایت بخاری اظهر من الشمس و ابین من الامس است که تعیین و تخصیص روز برای عمل خیر اگرچه آن روز
از آنحضرت صلی الله علیه وسلم ماثور نباشد جائز و مستحسن است بالجمله از تعیین و تخصیص عبدالله بن مسعود که روز پنجشنبه
را برای وعظ و تذکیر مقرر فرموده اند استخراج اصل را برای تعیین مجلس مولود بهیئت مترسمه ورای اصول ثلثه مذکوره
سابقه که صوم عاشوراء و صوم دوشنبه و اعادهٔ عقیقه است ثابت و متحقق گردید و متروک شارع که واجب الاتباع است
آن متروک بمعنی دیگر است نه مطلق متروک خواه معدوم بعدم مستمر در زمان شارع باشد یا بمقتضای مصلحتی معدوم بعدم
طاری و لاحق بعد وجود سابق گردد و علما تصریح نموده اند که گاهی مقصود شارع از ترک فعلی وفور شفقت و نهایت
رحمت بر امت میباشد یعنی اگر شارع آن فعل را ترک نمی فرمود و التزام استمراری آن فعل موجب وجوب بر امت میگشت
چنانچه در ترک التزام تراویح همین مصلحت قرار داده علما است پس اینچنین ترک لامحاله واجب الاتباع نباشد
و فعل این چنین ترک و التزام آن از حریم اباحت و استحسان خارج نیفتد که مظنهٔ وجوب که در فعل و التزام شارع بوده
در فعل و التزام دیگرے متصور نیست چنانچه علامه فیروزآبادی در صراط مستقیم بعد نقل اقوال مختلفه در صلوة الضحی
گفته صواب آنست که مواظبت بر آن نیز مستحب است و خوف توهم فرضیت مرتفع شد و هنا و بعبارت تحفه در مقام

مذموم است باینکه مدلول این عبارت مخالفت صریحه با قول و فعل صاحب تحفه دارد پس لامحاله با قول و متصرف عن الظاهر
خواهد بود و تفصیل این اجمال اینست که صاحب تحفه خودش در جواب سائلی که سوال از جواز تقرر و تعین روز بعد سال بنا بر رفتن
بزیارت بزرگان نموده می‌نویسند که رفتن بر قبور بعد سال یکروز معین کرده سه صورت است اول آنکه یکروز معین نموده یک
شخص یا دو شخص بغیر هیئات اجتماعیه مردم کثیر بر قبور محض بغرض زیارت و استغفار روند اینقدر از روی روایات صحیحه ثابت است
در تفسیر در منثور نقل نموده که هر سال آنحضرت صلی الله علیه وسلم بر مقابر تشریف میبردند و دعای مغفرت اهل قبور مینمودند اینقدر
ثابت است و مستحب دوم آنکه بهیئت اجتماعیه مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام الله کنند و فاتحه بر شیرینی و طعام نموده تقسیم در میان
حاضران نمایند این قسم معمول زمانه پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم و خلفاء راشدین نبوده اگر کسی این طور کند باک نیست زیرا که
درین قسم قبح نیست بلکه فائده احیاء و اموات را حاصل میشود سوم طور جمع شدن بر قبور اینست که مردمان یکروز معین نموده
لباسهای نفیس و فاخره پوشیده مثل عید شادمان شده بر قبه‌ها جمع شوند و رقص و غیره سماع با مزامیر و دیگر بدعات ممنوعه
مثل سجود برای قبور و طواف گرد آن قبور نمایند این قسم حرام و ممنوع بلکه بعضی بحد کفر میرسند و همین محمل این هر دو حدیث
است لا تجعلوا قبری عیدا و لا تجعلوا قبری وثنا چنانکه در مشکوٰة موجود است انتهی و نیز مولانای ممدوح در جواب سائلی
که سوال از جواز عرس بزرگان نموده نوشته اند که زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان باهدای ثواب تلاوت
قرآن و دعاهای خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوب است باجماع علماء و تعیین روز برای آنست که آن روز مذکر انتقال
ایشان میباشد از دار العمل بدار الثواب و الاهر وقت که این عمل واقع شود موجب فلاح و نجات است و خلف را لازم است سلف
خود را باین نوع بر و احسان نماید چنانچه در احادیث مذکور است که ولد صالح یدعو له و تلاوت قرآن و اهدای ثواب اعمال
عبادت موتی قرار دادن مبنی بر کمال بلادت و فرط جهل است آری اگر کسی سجده و طواف و دعا نجویا فلان افعل کذا
لعمل آرد البته مشابهت با عبدة الاوثان کرده باشد و چون چنین نیست پس چرا محل طعن باشد و در در منثور حدیثی
مرقوم است اخرج ابن المنذر و ابن مردویه عن انس رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یاتی احدا
کل عام فاذا اتی الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال سلام علیکم بما صبرتم الخ و اخرج ابن جریر عن محمد بن ابراهیم قال کان النبی
صلی الله علیه وسلم یاتی قبور الشهداء علی راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و ابو بکر و عمر و عثمان یفعلون
هکذا انتهی و نیز مولانای ممدوح در جواب سائلی که استفسار از مجلس محرم و مرثیه خوانی نموده افاده فرموده که در تمام سال
دو مجلس در خانه فقیر منعقد میشود مجلس ذکر مولود شریف و مجلس ذکر شهادت حسنین و تمام عبارت آن جواب بعینها
در فصل سابق نوشته شده هست من شاء فلینظر ثمه و جناب مولانا شاه رفیع الدین صاحب که برادر کوچک جناب حضرت
مولانا شاه عبد العزیز صاحب بودند و کیفیت تبحر حدیث و تفسیر علوم نقلیه و عقلیه حضرت ایشان معلوم خواص و عوام است
در جواب سوالی انچه مینویسند بعینه درین جا برای فائده عامه نقل نموده می‌شود

سوال درسم قبر بزرگی در سال جمع آمدن و آثار روز وفات تیع عرس قرار دادن با وجودیکه زمان امر سیال غیر قار است چه
حکم دارد **جواب** زمان اگرچه سیال غیر قار است اما آنچه بآن تقدیر کرده میشود زمان را از شب و روز و ماه و
سال اینها را شرعاً و عرفاً دوره مقرر است چون یک دوره تمام میشود باز از سر شروع میشود و همین حساب رمضان
شهر صوم و ذی الحجه شهر حج و همچنین شهور دیگر در دوره حکم اتحاد بالنظر او داده میشود چنانکه در حدیث است که یهود
عرض کردند در حضور جناب نبوت صلی الله علیه وسلم که حق تعالی نجات حضرت موسی علیه السلام و مغرق فرعون درین
روز عاشورا کرده است برای شکرانه روزه میگیریم جناب آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمودند انا احق بموسی منکم فصام یوم عاشورا
وامر الناس بصیامه و نیز حضرت نبی صلی الله علیه وسلم بلال را وصیت کردند بصوم روز دوشنبه فرمودند فیه ولدت وفیه انزل
وفیه هاجرت وفیه موت بنا برین یاد کردن آن تاریخ و آن ماه رسم مردم افتاده و چون مردمان ازین جهان انتقال
این رسم گذشته اند ایشان را انتظار سوی ولد یا کسی دیگر از اقارب بخود میباشد پس بغیر انتظار آن فایده نیست
معتد به مجاهدات مکاشفه دریافت شد که درچنین روز اجتماع ارواح دوستان در عالم برزخ هم میشود پس امداد بدعا و
ختم و طعام و شیرینی مباح است و وجه قبح ندارد اما ارتکاب محرمات از روشن ساختن چراغان و ملبوس ساختن قبور و سرود
نواختن و سائر بدعات شنیعه اند و حضور چنین مجالس ممنوع انتهی ازین جوابات افادت آیات چند فائده مستنبط
میشود اول آنکه رفتن مردم بهیئت اجتماعیه و جمع شدن بر قبور بعد سال برای زیارت بزرگان و ختم قرآن کردن
و فاتحه بر شیرینی یا طعام خوانده تقسیم آن نمودن این قسم اگرچه معمول زمانه پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم و خلفاء راشدین
نبود و لیکن چون این طور قبحی ندارد اگر کسی بعمل آرد باکی نیست بلکه بنا بر اشتمال بر فائده برای احیاء و اموات حکمی
از استحباب و استحسان خواهد داشت و نیز ازینجا متفرع میشود که نبودن امری از امور خیر در زمان آنحضرت صلی الله
علیه وسلم و خلفای راشدین موجب عدم جواز و کراهت و بدعت سیئه بودنش نیست و این فائده مبنی بر همان
قول حضرت امام شافعی علیه الرحمة است که مختار امام نووی وغیره علمای دین است که هر امر مستحدث که مخالف
قواعد شرعیه نباشد آن از مستحسنات و بدعات حسنه است لهذا اجتماع مردم خواه بر روز ولادت یا وفات با ارتکاب
امور ممنوعه شرعیه البته بدعت سیئه و ناجائز خواهد بود که باین صورت مخالف قواعد شرعیست دوم آنکه تعیین روز و
ماه برای مولود شریف و اجتماع مردم یکجا در ماه ربیع الاول همچنان برای انعقاد مجلس ذکر شهادت امام حسین علیه السلام
در ماه محرم روز عاشورا یا غیر آن و شنیدن احکام و مرثیه و شروع گریه و بکا بر حال شهدای کربلا جائز و درست است
سوم آنکه عید گرفتن روز ولادت یا وفات نبی یا غیر آن عبارت از اجتماع مردم یا ارتکاب محظورات شرعی است
و آن البته ممنوع و همین معنی روز تولد و وفات نبی را عید قرار نداده اند گفتن صحیح است نه مجرد اجتماع مردم در آن روز
و تلاوت قرآن و ذکر احادیث و خواندن درود شریف و تقسیم طعام یا شیرینی بعد فاتحه بحاضرین مجلس که این امر مستحسن و

دوم حجب تقریب است چهارم آنکه زمان اگرچه سیال غیر قار است لیکن چون تقدیر زمان باز شب و روز و ماه و سال است هر
یکی را از اینها شرعا و عرفا دوره مقرر است که بعد انقضای یکدوره دوره دیگر شروع میگردد لهذا بنظر اعاده این ادوار لاحقه
هر دوره را حکم اتحاد و النظیر مع مادة میشود و همین حساب رمضان شهر صوم و ذی الحجه شهر حج و همچنین شهور دیگر مثل ربیع الاول شهر ولادت
و وفات سید ورد کائنات صلی الله علیه وسلم و غیر آن هر سال محسوب است و مبنی بر همین اعتبار است در شرع صوم عاشوراء و صوم
دوشنبه و ایام بیض و صوم عرفه و دیگر امور شرعیه که منوط و مربوط به تعیین و تخصیص روز یا ماه یا سال است پنجم آنکه با وجود یکه جواز و استحباب
اجتماع مردم بغرض عرس و برای ثواب خواندن قرآن و طعام و تقسیم شیرینی با اقوال علماء مستند باثبات رسید معامله مکاشفه هم موید است
که در چنین روز اجتماع ارواح و بستان در عالم برزخ هم میشود پس امداد بدعا ختم و طعام بدعتی مباح است و جهه قبح ندارد کما صرح
بهذا التبیین مولانا رفیع الدین و بتصریح مولانای ممدوح موقوف نیست دیگر بزرگان مثل مولانا شیخ عبد الحق محدث دهلوی
رحمة الله و غیر آن نیز همین راه رفته اند و حکم اتحاد نظیر در دوره روز و ماه و سال حدیثا تیکه جابق از رسالۀ علامه مولانا
سید علی معقول شنیدم مستفاد است بلکه مذهب جمهور علمای سلف همین است و الاعتبار بالاکثر است از احکام شرعیه که تفصیل بعضی
از انها آنفا گذشت از دست خواهد رفت در یخ با بی شایبه تکلف و بی خالفه تصلف مبرهن ثبوت میرسد که اعاده
شادی میلاد شریف آنحضرت صلی الله علیه وسلم هر سال در ماه ربیع الاول مثل اعادهٔ صوم عاشوراء و صوم دوشنبه از
امور مستحسنه و مستحبه است نمیدانی که شکرانه نعمت نجات حضرت موسی علیه السلام از دست فرعون در روز ولادت آنحضرت علیه
الصلوة والتحیة که مناط اعادۀ صوم عاشوراء و صوم دوشنبه است همان مناط اعاده شادی میلاد شریف در ماه ربیع الاول
موجود است بلکه انعقاد مجلس میلاد شریف چون متضمن اشاعت نشر فضائل و معجزات آنحضرت علیه الصلوات الزاکیات
التسلیمات الوافیات با شکرانه نعمت وجود با وجود است استحسان و استحباب آن زیاده تر از استحسان و استحباب صوم دوشنبه
و نظایر آن خواهد بود انتهی باافاده مولانا العلامة الشیخ محمد سلامت الله علیه الرحمة باختصار و انتقا هذا والله سبحانه و تعالی اعلم و علمه اتم

چوتھی فصل میں بیان ہے حکم عمل مولد شریف جو کہ بتعیین و تخصیص روز ہو یا بلا تعیین و تخصیص روز ہو اور اسمیں
ادخال محرمات و منکرات شرعیہ ہو **قال العلامة** حضرت مولانا الامام الربانی مجدد الف الثانی رحمة الله علیه
مکتوب الشریف الی جناب خواجه حسام الدین احمد دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافته بود در نفس قرآن خواندن بصوت
حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف و تغییر حروف قرآن است و التزام رعایت
مقامات نغمه و تردید صوت بآن بطریق الحان با تصفیق مناسب آن که در شعر نیز غیر مباح است اگر بنهجی خوانند
که تحریفی در کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکوره متحقق نگردد آنرا هم بغرض صحیح تجویز نمایند
چه مانع مخدوما بخاطر فقیر میرسد تا سد این باب مطلق نکنند بوالهوسان ممنوع نمیگردند اگر اندکی تجویز کرده شود منجر بسیار
خواهد شد قلیله یفضی الی کثیره قول مشهور است والسلام **وافاد ایضا** فی مکتوب الشریف الی جناب حسام الدین احمد

اندراج یافته بود اگر چنانچه مبالغه در منع سماع متضمن منع ورود که عبارت از قصائد نعت و اشعار غیر نعت خواندن است نیز بود
انحوی اعزی میر محمد نعمان و بعض علمای ایجابی که در واقعه آنحضرت را صلی الله علیه و آله وسلم دیده اند که ازین امر که مولود
بسیار راضی اند بر نهایت که شنودن مولود بسی مشکل است مخدوما اگر وقائع را اعتبار بود و بر منامات اعتبار باشد مریدان را
به پیران هیچ احتیاج نباشد و التزام طریقی از طرق عبث می افتد هر مریدی موافق وقائع خود خواهد کرد و مطابق منامات
خود زندگانی خواهد نمود آن وقائع و منامات مخالف طریق پیر باشند یا نباشند مرضی او بوند یا نبوند برین تقدیر سلسله
پیری و مریدی برهم بخورد و هر بوالهوسی بحسب صنع خود مستقل بیگردد و مرید صادق هزار وقائع را با وجود پیر به نیم جو نمی خرد
و طالب شیدا لت بوجود حضور پیر منامات را از اضغاث احلام می شمرد و هیچ التفات به آنها نمی نماید شیطان لعین در دشمنی است قوی
منتهیان از کید او ایمن نیستند و از مکر او ترسان و لرزان اند از مبتدیان و متوسطان چه گوید غایة ما فی الباب منتهیان محفوظ
اند و بواسطه سلطان شیطان مصئون بخلاف مبتدیان و متوسطان پس وقائع ایشان شایان اعتماد نباشد و از مکر و کید شیطان محفوظ
نبوند سوال آن واقعه که در ان واقع حضرت پیغمبر را بیند صادق است و از کید و مکر شیطان محفوظ فان الشیطان لا یتمثل بصورتی
کما ورد پس وقائع ما نحن فیه صادق باشند و از مکر شیطان محفوظ جواب صاحب فتوحات مکیه عدم تمثل شیطان را مخصوص
بصورت خاصه آن سرور علیه و علی آله الصلوة والسلام که مدفون مدینه است میسازد و حکم بعدم آن تمثل به هر صورتیکه بینند
تجویز نمی نماید و شک نیست که تشخیص الصورة علی صاحبها الصلوة والسلام خصوصا در منامات بسیار متعسر است پس چگونه شایان
اعتماد بود و اگر عدم تمثل شیطان را مخصوص بصورت خاصه آن سرور علیه و علی آله الصلوة والسلام نسازیم و به هر صورتیکه
بینند عدم آن تمثل را در صورت تجویز نمائیم چنانچه بسیاری از علما بدان رفته اند و نیز مناسب رفعت شان آن سرور است
علیه و علی آله الصلوات والسلام گوئیم که اخذ احکام از ان صورت و دریافتن مرضی و نامرضی آن از مشکلات است چه
تواند بود که دشمن لعین در میان متوسط شده باشد و خلاف واقع را مطابق واقع نموده بود و بیننده را در اشتباه و التباس انداخته
عبارت و اشارت خود را عبارت و اشارت آن صورت علی صاحبها الصلوة والسلام وانماید باشد الی ان قال رضی الله تعالی
عنه در حالت منام که محل تعطیل حواس است و جای التباس و اشتباه با وجود تنهائی رائی از کجا معلوم شود که آن واقعه از
تصرف شیطان محفوظ است و از تلبیس او مصئون یا آنکه گوئیم چون در اوهام قصائد نعت خوانندگان و شنوندگان
متمکن شده بود که آن سرور علیه و علی آله الصلوة والسلام ازین عمل راضی خواهند بود چنانچه محمد جان اثر مادحان صفی الله
و این معنی در متخیله ایشان منتقش گشته تواند بود که در واقعه آن صورت متخیله خود را دیده باشند بی آنکه آن واقعه را
حقیقتی باشد و یا تمثل شیطانی بود و ایضا واقعات و رؤیای صادقه گاهی محمول بر ظاهر اند و حقیقت آنها همان است
که رائی دیده است مثلا صورت زید را در خواب دیده است و مراد همان حقیقت زید است و گاهی مصروف از ظاهر اند
و محمول بر تعبیر صورت زید را در خواب دیده است و مراد از ان عمرو داشته اند مثلا بواسطه علاقه مناسب که

نقل عبارت مولانا محمد مظهر صاحب

درمیان عمرو وزید بوده است پس این واقع یاران ازینجا معلوم شود که محمول بر ظاهر اند و از ظاهر مصروف نمیشوند چرا که حق تعالی
بود که مراد ازان رفتن تعبیرات بود و آن وقائع کنایات باشد از امور دیگر یعنی آنکه تمثل شیطانی را گنجایش بود و نمیبایست
اعتماد بر وقائع نباید نهاد و الی ان قال رضی الله تعالی عنه یاران اینجا نیست که بوضع خود زندگانی نموده اند زمام اختیار
بدست ایشان نیست امیر محمد نعمان را غیر از القیاد چه چاره است عیاذاً بالله سبحانه اگر محمد نعمان بعد از منع توقف نماید اگر
زهادتاً توقف کند کرا ضرر خواهد کرد مبالغه فقیر در منع بواسطه مخالفت طریقت خود است مخالفت طریق
خواه سماع و رقص بود و خواه مولود و شعر خوانی هر طریق را خصوصیتی است بمطلب خاص و وصول بمطلب خاص این طریق منوط
بشرکای این امور است هر کرا طلب مطلب این طریق بود باید که از مخالفت این طریق اجتناب نماید و مطالب دیگر منظور
نظر او نباشد حضرت خواجه نقشبند قدس سره فرموده اند ما این کار میکنیم و نه انکار میکنیم یعنی این کار منافی طریق خاص
ماست پس نکنیم و چون مشائخ دیگر کرده اند از ان انکار هم نمائیم کلام جهة مولویها فرد اباد که مجاد و ملاذ فقرا است
و قدوه ما پیروان هرگاه در دی امری حادث شود که مخالف این طریقه علیه بود جای اضطراب فقرا است مخدوم زاده
احق اند بمحافظت طریق والد بزرگوار خود و فرزندان حضرت خواجه احرار قدس سره بعد از تغیر طریق والد بزرگوار
طریق اصلی ایشان محافظت نمودند یا تغیر کنندگان مجاز فرمودند چنانچه بسمع شریف شما نیز رسیده باشد
الی ان قال رضی الله تعالی عنه و اگر فرضاً حضرت ایشان درین اوان در دنیا زنده بودند و این مجلس و اجتماع منعقد
میشد آیا باین امر راضی میشدند و این اجتماع را می پسندیدند یا نه یقین فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمیفرمودند
بلکه انکار مینمودند مقصود فقیر اعلام بود قبول کنید یا نکنید هیچ مضائقه نیست و گنجایش مشاجره نه اگر مخدوم زاده
و یاران آنجای بر همان وضع مستقیم باشند ما فقیران را از صحبت ایشان غیر از حرمان چاره نیست زیاده چه تصدیع دهد
والسلام اولاً و آخراً انتهی باختصاره جناب حضرت مولانا مولوی **محمد مظهر صاحب** نقشبندی مجددی
دهلوی مدنی در مقامات سعیدیه در بیان حالات حضرت والد ماجد خود قدس سره تقریر فرموده اند عبارت
حضرت ایشان بعینها این است میفرمودند که خواندن مولود شریف و قیام نزد یک ذکر ولادت سعادت
مستحب است و درین باب رساله خاص دارند و دران تحقیق فرموده اند که منع حضرت مجدد الف ثانی
رضی الله تعالی عنه از مولود خوانی محمول بر سماع و غناست لا غیر انتهت بحروفها قال الشیخ تاج الدین
الفاکهانی الذی لمضمان وحلا الجنانه و انضاف الیه الغنا و الرقص مع اجتماع الشبان مع النساء و غیر ذلک

نقل عبارت رسالہ فیصلہ مولانا کرامت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

من المحرمات فهذا الذي لا يختلف في تحريمه شان اهـ قال العلامة مولانا جلال الدين السيوطي رحمة الله عليه هذا كلام صحيح في نفسه غير ان التحكم
فيه بانها من قبيل هذه الاشياء المحرمة التي ضمت اليه من حيث الاجتماع لاظهار شعار المولد او وقع مثل هذه الامور في الاجتماع
لصلوة الجمعة مثلا لكانت قبيحة شنيعة ولا يلزم من ذلك ذم اصل الاجتماع لصلوة الجمعة كما هو واضح وقد رأينا بعض هذه الامور يقع في
ليالي من رمضان عند اجتماع الناس لصلوة التراويح افيحرم الاجتماع لاجل هذه الامور التي قرنت بها كلا بل نقول اصل الاجتماع
لصلاة التراويح حسن سنة وقربة وما ضم اليها من هذه الامور الشنيعة قبيح شنيع كذلك نقول اصل الاجتماع لاظهار شعار المولد
مندوب وقربة وما ضم اليه من الامور المذمومة مذموم ممنوع انتهى **وعبارة رسالة الفيصلة** لمولانا واستاذنا ابو محمد
کرامت علی رحمۃ اللہ علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا ومصلیا فقیر کرامت علی جونپوری کیطرف سے برادران دینی جو اس فقیر
سے اخلاص اور غائبانہ محبت رکھتے ہیں اور اپنے امام مذہب سے مضبوط ہیں اور حضرت مرشد برحق سید احمد قدس سرہ سے اعتقاد
رکھتے ہیں اور انکی کتاب صراط المستقیم کو سچی کتاب جانتے ہیں بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے مطالعہ فرمائیں کہ
حاجی جہانگیر صاحب ساکن مبارکپور کے زبانی معلوم ہوا کہ مولوی فیض اللہ صاحب نے اعظم گڑھ میں حاجی جہانگیر سے کہا کہ
ایضاح الحق کے رد کرنے سے ہم لوگوں کو تماشہ لگا سو تم مولوی صاحب سے ہاتھ جوڑ کے ہماری طرف سے کہو کہ جسطرح اونکو
رد کیے ہیں اسیطرح سے اس کتاب کو صحیح لکھدیں کہ یہ کتاب صحیح ہے ہم سے غلطی ہوئی جو ہمنے اسکو رد کیا تو اس لکھنے سے سارا کام
بنجاوے گا کچھ حرج نہیں ہے اور یہ بات کہا کہ کسی مقام میں ہمنے ایضاح الحق کی تحقیق کے واسطے لکھا تھا کہ یہ کتاب کسکے
تصنیف ہے اور اس مقام میں مولویوں نے جو بڑے معتبر ہیں حلف کرکے لکھا کہ یہ کتاب ایضاح الحق مولانا محمد اسمعیل کی تصنیف ہے
اور اس مقام کا نام حاجی صاحب مذکور نے کہا کہ مجھکو یاد نہیں سو اس بات کو سنکر نہایت افسوس ہوا کہ اس فقیر نے رسالہ اطمینان القلوب
میں ایضاح الحق کی خرابی اور لامذہبی ظاہر کردیا اور فقہ کی کتابوں کے مسئلوں کو جو ایضاح الحق میں رد لکھا ہے اسکو بھی [illegible]
اور ہمارے مرشد حضرت سید احمد قدس سرہ کی کتاب صراط المستقیم کے جن جن مقاموں کا رد ایضاح الحق کی جس مقام میں کیا ہے
اسکو بھی لکھ دیا اور یہ لکھدیا کہ صراط المستقیم کی مصنف حضرت مرشد ممدوح ہیں اور اسکے لکھنے والے مولانا محمد اسمعیل مرحوم ہیں
اور ایضاح الحق کا مصنف کوئی دوسرا مولوی اسمعیل ہے تو ہمنے ایسا کیا برا کیا ہے تو اپنی مرشد اور مولانا محمد اسمعیل کے
سنت وجماعت ہونیکو لوگوں کو خبردار کردیا اور ایضاح الحق کے مصنف کے لامذہبی اور ہمارے مرشد سے انکی عداوت کے
حال کو لکھ لیا سو ہزار ہزار تعجب ہے کہ ایضاح الحق میں جو صراط المستقیم کا رد ہے اسے مولوی صاحب کو تماشہ لگا تو اب
جناب مولوی صاحب ممدوح اور سارے مسلمانوں کو مناسب ہے کہ ایضاح الحق اور صراط المستقیم دونوں کے اس مقام کو دیکھیں اور خوب سا
دریافت کریں کہ ایضاح الحق کی مصنف نے صراط المستقیم کو رد کیا ہے یا نہیں اگر رد کیا ہے تو اپنی مرشد حضرت سید احمد کے
کتاب صراط المستقیم کو حق جانیں اور اسپر عمل کریں اور ایضاح الحق کو جھوٹی جانیں سو عجب تماشے کی بات ہے کہ وہ لوگ ان
کتاب کو ذرا اور حق تحقیق کرکے تماشہ کیا کہ ہم ایضاح الحق کو صحیح لکھدیں تو اب مسلمانو انصاف کرو کہ ہم اپنے مرشد رحمۃ اللہ کی کتاب کو رد کریں

اعتقاد رکھتے ہیں سو اس اعتقاد کو ہم کسی چھوٹی جاہل لامذہب کا نام لگنے سو کس طرح چھوڑ دیں اور ایسی اندھی بن جاویں کہ
ایضاح الحق کے رد ہونے سے ہمکو طمانچہ لگے اور صراط المستقیم کے رد ہونے سے بالکل نہ لگے اس مضمون کو ساری سنت جماعت کے لوگ
خصوصاً واعظ لوگ غور کریں اور ایسی چھوٹی کتابچہ فریب کے جال سے مسلمانوں کو بچاویں اب اس بات کو خوب سمجھو کہ جب
ایضاح الحق والی نے صراط المستقیم کو رد کیا ہے تو اب ایضاح الحق کا مصنف مولانا محمد اسمعیل مرحوم کو ثابت کرنا کیا فائدہ
اگر یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایضاح الحق مولانا محمد اسمعیل کی تصنیف ہی تو اس سے کیا فائدہ ہوا اور جنگل میں بیل نکالنے کو کوئی
باپ کا کیا یعنی صراط المستقیم تو رد ہو چکی نہیں مولانا محمد اسمعیل پر ہی عیب لگ جاویگا اسی طرح سے مولود شریف اور قیام
کے مسئلہ میں بھی ایضاح الحق کے معتقدوں کے طرز ہی سمجھ کا حال سمجھو اور مولود شریف اور قیام کو جو شخص منع کرتا ہی یا حرمین
شریفین کے لوگوں پر طعن کرتا ہی اور اونکا عیب تلاش کرتا ہے یا ایک شخص معین کی تقلید کو واجب نہیں کہتا ہی یا فقہ پر عمل
کرنا واجب نہیں جانتا تو اوسمیں خواہ مخواہ لامذہبی اور وہابی پن کی کوئی بات ہوتی ہی اور ہمنے رسالہ المحض میں مولود
شریف کو بہتیں عالموں اور اماموں کے قول اور فعل سے اور اپنے طریقہ کے پیشواؤں کے قول سے اور تواتر سے ثابت کیا ہی اور
مولود کا منع کرنیوالا فقط ایک شخص فاکہانی مالکی ہے سو جماعت کے مقابلہ میں اکیلے کا کیا اعتبار اور قیام کو ایک مجتہد اور
مکہ معظمہ کے دو معتمد اور نامی عالم قدیم کے فتوی سے اور بڑی بڑی معتبر کتابوں سے اور تواتر سے ثابت کیا ہی اور یہہ بھی قیام
چونکہ قیام تعظیم کا ہی سو [illegible] اسکی اصل حضرت عائشہ کی حدیث سے بھی ثابت کیا ہی اب ایک بات بڑی فائدہ کی یاد رکھو [illegible]
کہ لفظ مولد النبی میں تعظیم [illegible] سے ہے جیسا کہ بیت اللہ کی اور عبد الخلیفہ کے یعنی جب کسی چیز کی نسبت کسی بڑی کیطرف کرتے ہیں [illegible]
جب کسی چیز کا علاقہ کسی بڑی سی لگاتی ہیں تب اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہی جیسی مولود نبی کا اور انکا موی مبارک اور
نعلین شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گھر اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام میں گھر کی تعظیم اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہی اسیواسطے
یہہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود کی تعظیم کرنیوالوں کی طرف ہے سو جو لوگ دھوکا کہا گئے ہیں وہ توبہ کریں اور مولود
کو منع کرنیوالوں سے علاقہ توڑ ڈالیں اور یہ اضافت تحقیر کے واسطے کب ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت چھوٹی اور حقیر
اور ذلیل چیز کے طرف کرتے ہیں جیسی ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا جو چاہے اس قاعدہ کو مختصر معانی میں دیکھی سو یہ بات سمجھ میں
آگئی تو مولود کی حقارت کرنا درست نہوگا یہ لفظ کہنے کہ مولود بدعت مذمومہ ہی یا گمراہی یا حرام ہے یا مکروہ ہی اور یہہ کہنا کبھی
درست نہوگا کہ یہہ رسالہ مولود کے باطل کرنے کیواسطے ہی جیسا کہ ایک رسالہ کا نام کسی نے رکھا ہے غایۃ الکلام فی ابطال عمل مولد و القیام
قافیہ تو ملگیا مگر ایمان کا کیا حال ہوا یہہ مضمون ہمیشہ اور زبانی تقریر کر کی باطل نہو سکیگا جبتک مختصر معانی کے مضمون کو
اسکے برابر کی کتاب سے کوئی رد نکریگا اب ایسی ایک مضمون سے تم لوگ وہابیوں کے مذہب اور انکی علم کی حقیقت سمجھو گے کام تقریر
کرتے ہیں تو انکا یہ حال ہوا اسی مضمون سے تم لوگ انکی سارے عقیدہ اور علم اور مسئلوں کا حال سمجھو اور قیام کا منع ابتک کسی کتاب میں
نہ پایا اور حال کے وہابیوں نے جو اپنی رسالوں میں قیام کو منع لکھا ہی یا اب کوئی جاہل منع کرے تو اسکی بات کون سنتا ہے

اور رسالہ ملخص جلدی چھپکر آتا ہی ان شاء اللہ تعالیٰ اسمین سب حقیقت کھل جاویگی اور یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ حرمین شریفین نجد سے نزدیک ہیں
اور مدینہ منورہ کا کیا ذکر ہے تو جو مذہب حرمین شریفین میں نہیں ہے اسکو ہم کیا جانیں اسکا سب غور کیطرح سے بے خبر جانو اور دلیلین یقین رکھو
کہ حرمین شریفین کے علماء کی بہت بڑی جماعت کے پیروی کریں یہی بڑی خیر ہے رد المحتار میں تیسرے جلد میں باب البغاۃ میں سو
صفحہ میں خارجی لوگ جو خروج کرتے ہیں انکی کافر ہونیکا جو اعتقاد رکھتے ہیں اسی بات کی بیان میں فرماتے ہیں جیسا کہ
واقع ہوا ہی ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعداروں میں جو نجد سے نکلے تھے اور حرمین شریفین پر غالب ہو گئے تھے اور وے لوگ
ظاہر میں اپنے تئیں حنبلی مذہب کہتے تھے لیکن وہ لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہی لوگ مسلمان ہیں اور جو لوگ انکے اعتقاد کے خلاف
اعتقاد رکھتے ہیں وے سب مشرک ہیں اور اسی اعتقاد کی سبب اہل سنت و جماعت اور انکی علما کی قتل کرنیکو مباح کیا یہانتک
کہ اللہ تعالیٰ نے انکی شوکت کو توڑا یعنی انکی لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگون کے دل میں سمائی تھی سو نکل گئی اور خوب ماری
گئے اور اللہ تعالیٰ نے خراب کیا انکی شہروں کو اور انکی اوپر فتح دیا مسلمانوں کی لشکر کو بارہ سو تینتیس ہجری میں انتہی (فائدہ)
حجاز کی زمین کے سوائی کو نجد کہتے ہیں مشکوۃ المصابیح کی باب ذکر الیمن والشام کے پہلی فصل کے آخر میں بخاری کی سند سے ایک حدیث جو
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے
اور نجد سے شیطان کے لشکر اور شیطان کے مددگار لوگ نکلینگے یہہ جو کچھ لکھا ہے کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزہ کی طور
فرمایا تھا سو ویسا ہی ظاہر ہوا اور وہابیوں کا فتنہ اس ملک میں بھی پہنچا یہاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ وہابی لوگ نکالی
جاوینگی پھر یہاں کے وہابی لوگ بھی کئی فرقہ میں ایک وہ ہیں جو ساری مقلدونکو مشرک جانتے ہیں اور مشرکون کے حق میں جو آیت
اتری ہے اسکو مقلدون کے حق میں پڑھتے ہیں اور آپ کسیکی تقلید نہیں کرتے ہیں اور ایسے لوگ دلی اور بنارس اور عظیم آباد
اور بیج گڑھ اور کلکتہ اور دوسرے جگہ کو اور میسور الیک کے متعلق دیہات وغیرہ مقاموں میں نکلی ہیں اور دوسرے فرقہ تقلید کرتی ہیں
اور جیسا کہ پرانی وہابی لوگ اپنے تئیں حنبلی کہتے تھے ویسا یہہ لوگ بھی اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں جیسے بنگالہ میں ڈھاکہ اور
فرید پور اور بریسال کے متعلق دیہات میں دودو میاں کے گروہ کی لوگ اور چاٹگام کی متعلق بعضی دیہات میں مخلص الرحمن
کی گروہ اور بھی کئی قسم کے وہابی لوگ ہیں سو وہ سب طرح سے پہچان پڑتے ہیں کہ یہہ وہابی ہیں سو انکی شناخت یہی ہے کہ اپنے
گروہ کے سوا سبکو مشرک جانتے ہیں اگرچہ ظاہر میں مشرک نہیں کہیں بلکہ نماز بھی ساتھ پڑھ لیں مگر کسی مسئلہ میں خلاف ہونیکی
اپنے گروہ کے سوا کسی کی بات نہ مانینگے چنانچہ ہندوستان اور بنگالہ کی وہابیوں میں ابتک بھی پرانا اعتقاد پرانی وہابیوں کا
موجود ہی جو جانا ہی سو آزمائی وہ یہہ ہے کہ یہہ لوگ اپنی گروہ کے سوا سبکو مشرک جاننے کی سبب اپنی گروہ کی سوا کسی عالم کی
بات نہیں مانتے حرمین شریفین اور تمام دنیا کے عالم کو سیٹ بالبنو والا اور انگریز کا عالم کہتے ہیں یہانتک نوبت پہنچی ہے
کہ ایسے بولا لیا میں ایا دغا باز دلی سی جا کر رہا ہی وہ کہتا ہے کہ مولود شریف بدعت سیئہ ہے اور اسمین قیام کرنا شرک ہے
اور اسی قیام کے سبب سے کتنا ہے کہ العیاذ باللہ روم کا بادشاہ اور حرمین شریفین کے سارے علما اور سارے حاجی لوگ مشرک ہیں

اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک اللہ تعالی جمع نہین کرتا ہی میری امت کو گمراہی پر اشعۃ اللمعات مین
لکہا ہی کہ یہہ ایک خاصیت ہے کہ پروردگار تعالی نے اس امت مرحومہ کو انکی ساتھہ خاص کیا ہی کہ جس بات پر اس امت کے لوگ اتفاق
کرینگے وہ بات حق ہی ہوگی پوری اس حدیث کو اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسرے فصل مین دیکھو
سو اس حدیث کی مخالفت کرکی وہابی لوگ اپنی گروہ کی لوگون سی دو تین آدمیون کا نام لیکر کہتی ہین کہ فلانی فلانی کی
بات مانو اور جو مسئلہ پوچھنا ہو انہین سے پوچھو بس ہی ایک بات ان کا بازو ہی جسکے فساد دینی بچنے کی واسطی کفایت ہے بہلا ذرا
کیا سبب ہے کہ حرمین شریفین جہان قیامت تک دین باقی رہنی کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی سو وہان
کے علماء کی جماعت اور اس ملک ہندوستان کے ساری علماء کی جماعت کے مانی اور ان سے مسئلہ پوچھنی سی اپنے گروہ کی لوگون کو
منع کرتے ہین اور اپنے گروہ کی دو تین یا چار پانچ عالم کی بات مانی اور ان سے مسئلہ پوچھنی کی تاکید کرتی ہین اور لکہتی ہی بہیجتے
ہین تو سنت و جماعت مذہب کے ہزارون علماء کی جماعت کو چھوڑ کے اپنی ہی گروہ کی دو تین شخص کو چن لینا اور انکی
اپنی معتقد انکو کرنا یہہ اپنی وہابی پنے اور لا مذہب ہونیکا صاف اقرار کرنا اور سنت و جماعت کے گروہ سی جدا ہو جانا ہی ایک بات
بڑے کام کی تم لوگ سنو کہ مثلا ایک شخص اچھا کچا سونا ایک سیر لایا ہی اور شہر اور گانون کے لوگون سے کہتا ہی کہ تم لوگ بیچاس
یا سو سنار کے پاس ہمارا سونا لیجاؤ وہ دادی او پر راکھی کسوٹی پر کسی اگر اچھا ٹہرے تو سولہ روپئے تولہ ہمارا سونا خرید کرو
اور ایک دوسرا شخص ایک سیر پیتل ملمع کیا ہوا لایا ہی اور چپ چپ کر دو دان لوگون سی کہتا ہی کہ ہمارا سونا بہت اچھا ہے
ہم ستر روپیہ تولہ بیچتے ہین تم لوگ جو کوئی ہم سی خرید کرو جب کوئی خریدار کھڑا ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ اچھا ہمارے ساتھ چلو
ہم دس بیس سنار کو تمہارا سونا دکھلا کی سب سے عرض لینگے تب وہ کہتا ہی تمام جہان کے سنار اندھے ہین فقط ہمارے آنکھ ہے اور
ہمارے ساتھ کے فلانی فلانی کے آنکھ ہے اگر تمکو خریدنا ہو تو ہم لوگون کے آنکھ سے سونا خرید کرو تو اب بہائیو انصاف سی کہو کہ
ان دونون مین کون ٹہگ ہی اور ایسے ٹہگ کی بات کو کوئی عقلمند قبول کریگا یا نہین اور ہم کہتے ہین کہ ہمارے باتکو سند مت
اور بنگالہ کے ہزارون سنت و جماعت کے علماء سی اور حرمین شریفین کی سارے علماء سی اور سارے جہان کے سارے سنت و
جماعت علماء سی تحقیق کرلو صحیح ٹہرے تو مانو جہوٹہ ٹہرے تو ہماری بات کو نہ مانو اور ہمکو مطلع کرو تاکہ ہم بھی اس سی توبہ
کرین اور حقیقت مین قیامت تک کی امت لوگ مین جتنا اختلاف ہوگا سب کا فیصلہ آپ فرما گئے ہین مختصر فیصلہ یہہ ہے
کہ ایک حدیث جو پہلی مذکور ہو چکی اور دوسری حدیث جو آگے کہتے ہین سارے اختلاف کا فیصلہ کرنیکو کفایت ہے دوسری حدیث
یہہ ہے مشکوۃ المصابیح مین باب ثواب ہذہ الامۃ کی دوسری فصل مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے اسنی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ مثل میری امت کے مانند مینہ کے ہی دریافت نہین
ہوتا کہ پہلا مینہ بہتر اور فائدہ پہنچانے والا زیادہ ہے یا اسکا آخر اشعۃ اللمعات مین جو اس حدیث کی شرح ہے اسکا خلاصہ
یہہ ہے کہ ساری امت بہتر ہے جیسا مینہ کہ سب کا سب بہتر او فائدہ مند ہی ویسا امت بہتر ہونے مین سب برابر ہین

یعنی صحابہ کے وقت تک کی ساری امت نیک ہو نہیں برابر ہیں تو پہلی حدیث اور اس حدیث کا مضمون ملکر یہہ بات ثابت ہوئی
کہ صحابہ کے وقت سے لیکر قیامت تک کی حضرت کی امت کی لوگ جس بات پہ اتفاق کرینگی وہ بات گمراہی پر نہوگی تو ایک جگہ
بیٹھ کے دو چار آدمی کا بحث و جھگڑا کرنا اور بار حسبۃ کہہ فائدہ نہیں یہ تو جان بچانیکی حکمت ہے اصل بات وہی ہے
جو دونو حدیثوں سے معلوم ہوتی ہے سو جو شخص اپنی بات پر اتفاق کہلاویگا اسکو تمام زمانہ پہچان جاویگا یہہ شخص سچا ہے
جیسے مولود شریف اور قیام کا مسئلہ اور مرثیہ پڑھنیکا مسئلہ وغیرہ ہے اور شیخ اور مجالس الابرار اور سنت جماعت مذہب کے بہت
کتابوں سے یہی بات ثابت ہے کہ مراد امت مطلقہ سے اہل سنت جماعت ہیں اور اہل سنت و جماعت وہی لوگ ہیں کہ جو
انکا طریقہ رسول علیہ السلام کا اور طریقہ اصحاب رضی اللہ عنہم کا ہی اور اہل بدعت مراد نہیں ہیں تو یہاں سے لیکے حرمین شریفین تک
سارے اہل سنت جماعت کو چھوڑ کے جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت فرمایا ہے تھوڑی سی گروہ کی مدد میں کہ چار
پانچ لوگوں نے جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کا لشکر فرمایا مسئلہ پوچھنا اور انکے مذہب پر چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مخالفت کھیلا کھیلی کرنا ہی مسلمانو یہی تم لوگوں کے بڑی خیرخواہی کی ہے کہ اس رسالہ فیصلہ میں ہنگ پہنچوا دیا ہمارے حق
دعا کرو والسلام انتہت بحمدہ ونعمائہ **وقال** العلامۃ مولانا الشیخ عبدالحق المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ اول کسیکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم شیر داد ثویبہ بود کنیزک ابولہب بضم ثاء مثلثہ و فتح واو و سکون تحتانیہ و موحدہ و آخر وے این ثویبہ را ابولہب
کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متولد شد بشارت رسانید با بولہب و بخانہ عبداللہ برادر تو پسرے متولد شد و ابولہب ویرا
بمژدگانی آزاد کرد و امر کرد کہ او را شیر دہد حق تعالی این نتاج دہی سرور کہ ابولہب را دو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرد
دے تخفیف کرد و در روز دوشنبہ از وی عذاب بر داشت چنانکہ در حدیث آمدہ است و در ینجا سند است مر اہل موالید را کہ در شب
میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت وے نازل شدہ چون بسرور
میلاد آنحضرت و بذل شیر جاریہ وی بجہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ مملو است بمحبت و سرور و بذل
مال دروے چہ باشد و لیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ اند از تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب حرمان
از طریق اتباع نگردد و حسبنا بحرمتہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

آٹھوان باب

بیان میں ہے قیام کے وقت ذکر ولادت کا از مستحسن کے

فی کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون جرت عادۃ
کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیما لہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا القیام بدعۃ لا اصل لہا
لکن ہی بدعۃ حسنۃ لانہ لیس کل بدعۃ مذمومۃ وقد قال سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ فی اجتماع الناس لصلاۃ التراویح
نعمت البدعۃ ہی وقد قال العز بن عبدالسلام رحمہ اللہ ان البدعۃ تعتریہا الاحکام الخمسۃ وذکروا من امثلۃ کل ما یطول ذکرہ ولا ینافی ذلک قولہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما
لیس منہ فہو رد لان ہذا عام ارید بہ الخاص فقد قال الامام الشافعی قدس سرہ ما احدث وخالف کتابا او سنۃ او اجماعا او اثرا

والهادي الى سواء الطريق حرره خادم الشريعة والمنهاج عبد الله بن المرحوم عبد الرحمن
سراج الحنفي المدرس بالمسجد الحرام **وسئل** مولانا العلامة الشيخ جمال مفتي مكة المكرمة عن القيام
عند ذكر ولادته هل جائز ام لا بين حرام عند بينوا لنا الجواب **فاجاب** بقوله القيام
عند ذكر مولده الاعظم جوزه السلف استحسنه فهو بدعة حسنة الخ **وسئل** مولانا العلامة الشيخ
عبد الرحمن سراج عن القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم هو بدعة سيئة ام مستحب او غير ذلك
بينوا توجروا **فاجاب** بقوله القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم جائز ومستحسن كما
اختاره علماء الحرمين والروم ومصر والشام من مقلدي الائمة الاربعة المجتهدين الكائن على
سبيل الحق وعلم يكن على سبيل الالزام والله سبحانه اعلم امر برقمه خادم الشريعة والمنهاج
عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله لهما حامدا مصليا مسلما

(مہر: عبد الرحمن سراج)

وكتب المجيب كذلك مولانا مولوي رحمة الله سلمه الله صاحب من اجاب
وكتب بعده كذلك مفتي المالكية ابو بكر حجي البسيوني محمد لله وحده

(مہر: محمد ... الله)

وصلى الله على من لا نبي بعده ربي زدني علما اما بعد فقد اطلعت على
هذا السؤال وما حرره مفتي الاحناف بمكة المشرفة في الحال هو عين الصواب والموفق المحق
بالادلة لا ارتياب والله سبحانه وتعالى اعلم وكتب وكيل مفتي الشافعية بمكة المحمية مولانا
محمد سعيد بن محمد باصبيل بعده كذلك ان القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم فعل
مستحب وقيل انه بدعة حسنة لان البدعة تنقسم الى واجبة والى مستحبة والى بقية الاحكام
الخمسة كما بينه العلماء في محله الخ وكتب بعده كذلك مفتي الحنابلة اما القيام فمسنون للوالدين
واهل العلم وسيد القوم لقول النبي صلى الله عليه وسلم لصحابه حين اتاهم سعد بن معاذ رضي الله
عنه في بني قريظة فقال لهم صلى الله عليه وسلم قوموا لسيدكم والله سبحانه تعالى اعلم امر برقمه
خلف بن ابراهيم خادم قضاء الحنابلة بمكة المشرفة حالا حامدا مصليا مسلما

وكتب ايضا في جواب السوال الآخر ما نصه اما القيام عند ذكر مولده صلى الله عليه وسلم فهو مستحسن و
لا يخالف شرعا ومن ترك مع قيام الناس لعله اختلاف طبقاتهم فقد سلك مسلك الجفاء
وربما يحصل عليه من الذم والتوبيخ ما لا خير فيه ولا يهولنك الشطح والتعمق والتشويش في انكاره
فانه يوهم الاستخفاف بالجناب الاعظم صلى الله عليه وسلم فهذه اقاويل العلماء كما ترى في
اولى سنة فقد ذكر فقهاؤنا رحمهم الله تعالى انه مندوب في حق الوالدين والعالم و سيد القوم
ففي شرح الغاية والفروع والمبدع يوخذ من فعل الامام احمد الجواز وذلك انه ذكر عنده ابراهيم
بن طهمان وكان متكئا فاستوى جالسا وقال لا ينبغي ان يذكر الصالحون فيتكى قال ابن عقيل
فاخذت من هذه حسن الادب فيما يفعله الناس عند ذكر الامام العصر من النهوض لسماع حياة
قال في الفروع وعلم ان لقيا اولى وذكر ابن الجوزي ان ترك القيام كان في الاول
ثم صار ترك القيام كالهوان بالشخص فاستحب لمن يصلح له القيام والله سبحانه وتعالى اعلم
رقمه الحقير خلف بن ابراهيم خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة وكتب شيخه مولانا محمد
بن عبد الله بن حميد مفتي الحنابلة بمكة المشرفة ان المولد النبوي فصل من السيرة النبوية
ومعلوم استحباب قراءة السيرة الشريفة كلا او بعضا واما القيام عند ذكر ولادته
صلى الله عليه وسلم فهو مقتضى الادب ثابت في شرعها وقد ذكر ابراهيم بن طهمان عند
الامام احمد رضي الله تعالى عنه وكان متكئا فاستوى جالسا وقال لا ينبغي ان
يذكر الصالحون ويتكى لنا اولى خصوصا اذا اعتاد الناس القيام والله سبحانه
وتعالى اعلم كتبه الحقير محمد بن عبد الله بن حميد مفتي الحنابلة بمكة المشرفة لطف الله به
حامدا مصليا مسلما وكتب مولانا محمد بن يحيى مفتي الحنابلة في مكة المشرفة نعم
يجب القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم لما استحسنه العلماء الاعلام من قراءة الذكر والاسلام
فذكروا ان عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم لم يحضر روحانيته صلى الله عليه وسلم فيجب التعظيم والقيام
والله سبحانه وتعالى اعلم كتبه الفقير الى الله محمد بن يحيى مفتي الحنابلة في مكة المشرفة اه

ترجمہ فائدہ عظیمہ

فائدہ عظیمہ فی شرح الشفاء للعلامۃ علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فی المجلد الثانی
فی فصل فی المواطن التی یستحب فیہا الصلوۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن دینار
وہو من کبار التابعین المکیین وفقہائہم ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ای لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اہل الاسلام السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین ای من الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین السلام علی اہل البیت
لعلہ اراد مؤمنی الجن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انتہی بحروفہ وکتب مولانا حسین بن ابراہیم
مفتی المالکیۃ بمکۃ المحمیۃ القیام عند ذکر ولادۃ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم
استحسنہ کثیر من العلماء واللہ اعلم کتبہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیۃ بمکۃ المحمیۃ
وکتب مولانا محمد عمر بن ابی بکر الرئیس مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ نعم القیام عند ذکر
ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم استحسنہ العلماء وہو حسن لما یجب علینا من تعظیمہ صلی اللہ علیہ
وسلم کتبہ فقیر ربہ محمد عمر بن ابی بکر الرئیس مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ وکتب مولانا
عثمان حسن الدمیاطی الشافعی رحمہ القیام عند ذکر ولادۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
فی قراءۃ المولد الشریف تعظیماً لہ صلی اللہ علیہ وسلم لا شک فی استحسانہ وطلبہ واستحبابہ
وندبہ ویحصل لفاعلہ من الثواب الحظ الاوفر والخیر الاکبر لانہ تعظیم ای تعظیم للنبی الکریم
ذی الخلق العظیم الذی اخرجنا اللہ بہ من ظلمات الکفر الی نور الایمان وخلصنا بہ من الجہل الی
جنات المعارف والایقان فتعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم مسارعۃ الی رضاء رب العالمین
واظہار لاقوی شعائر الدین ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ومن یعظم

ترجمہ

مستحب کل وقت فکیف اذا انضم السرور بظہور نور النبوة فی ہذا الشہر الشریف ولا نعلم ذلک عن السلف
ولا یلزم من کونہ بدعة کونہ مکروہا فکم من بدعة مستحبة بل واجبة اذا لم ینضم لذلک مفسدة واللہ الموفق انتہی
لفظ عنا العلامة ابن حجر فی مولدہ الکبیر فقال نظیر ذلک فی القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا
قد اجتمعت الامة المحمدیة من اہل السنة والجماعة علی استحسان القیام المذکور وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی
علی ضلالة قال العلامة المدابغی جرت العادة بقیام الناس اذا انتہی المداح الی ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو بدعة مستحبة
لما فیہ من اظہار الفرح والسرور والتعظیم وفی ہذا القدر کفایة لمن وفقہ اللہ ہداہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد
وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا قالہ بفمہ وامر برقمہ الفقیر الی الاحسان رب الدنیا والآخرة عثمان
الدمیاطی الشافعی خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام حالا وبالجامع الازہر سابقا غفر اللہ لجمیع ذنوبہ ونشر
فی الدارین جمیل عیوبہ بجاہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین اہ باختصار پس اگر کسی از حضار مجلس شریف
مولد شریف تخلف ازین قیام سازد و باتباع حاضرین مجلس در قیام نپردازد البتہ مورد ملام و ہدف
سہام سرزنش و عتاب ہر خاص و عام باشد کہ تخلف و انحراف بلا ارتیاب بظاہر شرع کہ موجب امتثال آنہم
دلیل اعراض و اغماض از تعظیم و تکریم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہست و با وجود این محظور شرعی چنین تخلف
منافی آداب صحبت و حسن معاشرت کہ قطع نظر از امر مندوب و مستحسن موافقت با قوم در امر مباح ہم از مستحسنات
عادی و عرفی ہست و مخالفت در آن قبیح و مذموم کہ مستلزم نفرت و وحشت جماعت ہست پس این تخلف و
انحراف از موافقت با جماعت ہرگز وجہی از جواز ندارد کہ با وجود مخالفت با فعل جماعت مستلزم انحراف از
تعظیم کسی ہست کہ معظم و مکرم نزد خدا و جملہ انبیاء و سائر برایا ہست انتہی بالافادہ مولانا العلامة الشیخ
محمد سلامة اللہ علیہ الرحمة باختصار و التقاط و افادہ مولانا العلامة و استاذنا الحبر الفہامة
ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بہ ابا علی قدس سرہ فی جواب سوال چہ میفرمایند علمای دین و
مفتیان شرع متین در مولد شریف و نمودن مجلس و اقامت کردن چنین ذکر مولد شریف
او کدام حدیث عمل میفرمایند خصوص ماہ ربیع الاول کہ از دریافت آن تقویت بجواب منکر
گردد بینوا توجروا حامدا و مصلیا در پردہ مباد کہ ذکر ولادت شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وبیان فضائل ومعراج وغزوات ومعجزات وشمائل آنحضرت بروایات صحیحه معتبره در هر وقت و هر مکان ظاهراً بلا تقیید وتعیین تاریخ وماه وشهر
از بدعات منفرداً او مجتمعاً بزبان عربی باشد یا فارسی یا اردو نثر باشد یا نظم بالاتفاق از مثوبات است و خیر محض و موجب
تقویت ایمان واما تعیین آن در شهر ربیع الاول و در شب دوازدهم آن یا در روز وی پس نزد محققین مانند امام نووی و حافظ
ابوشامه استاذ امام نووی و ابن جوزی و شیخ ابو موسی زرهونی و علامه ناصر الدین مبارک معروف با بن طباخ و جلال الدین
سیوطی وعلامه ظهیر الدین جعفر و محمد بن علی دمشقی مصنف سبل الهدی وامام برزنجی وشیخ عبدالحق محدث دهلوی وغیرهم محدث
اسرار هم پس از امور مستحسنه است وازادله قویه جواز آن شکر حق بر من مثبت شده توضیحش آنکه قال الحافظ ابن حجر قد ظهر لی
تخریجها علی اصل ثابت وهو ما ثبت فی الصحیحین ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قدم المدینة فوجد الیهود یصومون یوم
عاشوراء فسألهم فقالوا هذا یوم غرق الله فیه فرعون ونجا موسی فنحن نصومه شکراً لله تعالی علی من بنی فی یوم معین من اسداء النعمة
او دفع نقمة ویعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنة والشکر لله تعالی یحصل بانواع العبادات من الصیام والسجود والصدقة
والتلاوة وای نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبی الکریم نبی الرحمة فی ذلک الیوم وعلی هذا فینبغی ان یتحری الیوم بعینه
لیطابق قصة موسی فی یوم عاشوراء و نیز در حدیث صحیح آمده که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم حضرت بلال را که ترک مکن
روزه دوشنبه را که من پیدا شده ام دران روز و شبه نیست در آنکه این حدیث اصل است در جواز تعیین یوم مولد لعقد
شبیست آن دعوی را انچه خطیب قسطلانی در مواهب لدنیه افاده فرموده اذا کان یوم الجمعة التی خلق فیه آدم علیه السلام
خص بساعة لا یصادفها عبد مسلم فسأل الله فیها خیراً الا اعطاه ایاه فما بالک بالساعة التی ولد فیها سید المرسلین انتهی
وعلامه جلال الدین سیوطی رساله مبسوطه در اثبات دعوی مذکوره تصنیف کرده داد انصاف داده من شاء الاطلاع
علیها فلیرجع الیها المرام برای اثبات مجلس میلاد شریف مطلقاً ومقیداً دلائل کثیره اند و برای استحباب آنها کتابی ضخیم
باید وفیما نقلناه کفایة لمنصف خالص و لا یتبع الهوی باقی ماند قیل وقال در قیام هنگام ولادت با برکت شنیده ام
علیه الصلوة والسلام پس باید دانست که اصل قیام برای تعظیم ثابت و متحقق است در صحیحین بروایت ابوسعید خدری
ثابت شده که هرگاه سعد بن معاذ نزد رسول خدا صلی الله علیه وسلم حاضر شده فرمودند که قوموا الی سیدکم یعنی
استاده شوید بجهت سردار خود وامام نووی و خطابی تصریح فرموده اند باینکه قیام رعایا برای تعظیم حاکم عادل و قیام شاگرد
بجهت تعظیم استاد مستحب است نه مکروه بدلیل این حدیث و احادیث دیگر و درین باب نیز مروی است بخوف اطناب
از ذکر آنها معذورم ونعم المرام چون اصل حکم برای جواز قیام تعظیمی بهم رسید پس قیام ممدوح بنیت تعظیم و تکریم
آنحضرت صلی الله علیه وسلم بدعت سیئه نباشد بلکه محدثین مستحسن بل مستحب گفتند و تصریح کردند قال عثمان بن حسن الدمیاطی
الشافعی قد اجتمعت الامة المحمدیة من اهل السنة والجماعة علی استحسان القیام المذکور وقال صلی الله علیه وسلم لا تجتمع
امتی علی الضلالة وقال عبدالله بن عبدالرحمن السراج اما القیام اذا جاء ذکر ولادته عند قراءة المولد الشریف فتواریثه الائمة

من غیر نکیر ولہذا کان حسنا وکفی ظاہرا اثر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن علاوہ آنکہ ہرگاہ
از آیۂ کریمہ وتعزروہ وتوقروہ وجوب تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثبت شدہ پس قیام مذکور کہ از افراد تعظیم است
نیز بپایۂ ثبوت مستحکم باشد ودر ہدایہ مذکور است کہ اعمال امصار نزد امام اعظم وابو یوسف ومحمد رح ونزد ہمہ فقہاء معتبر است
تا مقتضیۂ امنی دران موجود باشد وظاہر است کہ ہمہ علماء حرمین شریفین واکثر علماء ہند استحسان قیام مذکور فتوی دادند
پس عمل ایشان بطریق اولی قابل استناد باشد بالجملہ ہرگاہ توارث عامہ مسلمین حجت قطعی باشد پس توارث علمای حرمین
شریفین ہم حجت قطعی باشد فی البدایۃ فی الاذان فصل الوقت بحجۃ التحری من النصف الآخر من اللیل لتوارث اہل الحرمین انتہی
وقاضی ناصر الدین علیہ الرحمۃ بیضاوی در تفسیر انوار التنزیل افادہ فرمودہ وقرء الباقون ملک وہو المختار لانہ قراءۃ
اہل الحرمین انتہی چون قراءت اہل حرمین برای مذہب مختار حجت باشد پس فعل ایشان یعنی قیام تعظیمی نزد
متبعان سنت نیز حجت باشد وہر کہ فتوی دادہ کہ محفل مولود بدعت سیئہ است در قرون ثلثہ نبود از طریق
مستقیم انحراف ورزیدہ زیرا کہ دلیلش بطبق شکل اول چنان میشود کہ محفل مذکور در قرون ثلثہ نبود وانچہ در قرون
ثلثہ نباشد آن بدعت سیئہ باشد پس منطق حضرت را باید کہ کبری ہمچو را بدلیل محکم مدلل کنند ودونہ خرط القتاد
کما لا یخفی لاہل السداد وتحقیق حجیت در رسالہ اجابۃ الداعی وتفصیل تعیین در رسالہ ہدایۃ النجدین واثبات
محفل شریف وقیام منیف در رسالہ انجاح الکلام مذکور است من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا
واللہ اعلم وعلمہ اتم حررہ ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بہ تراب علی
عفی عنہ انتہی بحروفہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم الحمد للہ اولا و
آخرا وظاہرا وباطنا وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و
آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

کتبہ العبد الضعیف
الراجی رحمۃ ربہ الحق
محمد عبد الحی
عفی عنہ

تقریظ عمدۃ العلماء زبدۃ العرفاء حضرت مرشدنا و مولانا شاہ ابو الخیر

فاروقی نقشبندی مجددی نفعنا اللہ بطول بقائہ در خزانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی
عبد اللہ ابو الخیر احمدی مطالعہ این رسالہ شریفہ مشرف شد جزاہ اللہ مؤلفہ خیرا و اسبغ علیہ النعم فی الدنیا والآخرۃ
بسیار خوب و بسیار نوشتہ اند و ہر چہ نوشتہ اند صحیح است و معمول صلحای حرمین است و جناب مؤلف عمدۃ اتقیای زمانہ اند و در صلاح
تقوی و استقامت و علم و عمل جامع حاجی ہندوستان کہ در حرمین محترمین نظیر خود ندارند مجددی مشرب حنفی مذہب صدیقی نسب
بقیۃ سلف اند و امید از حق تعالی دارم کہ خلف گردند بارک اللہ فی عمرہ و علمہ و ارشادہ آمین

ابو الخیر عبد اللہ بن عمر الفاروقی النقشبندی

تقریظ عمدۃ الواصلین زبدۃ المقربین حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی چشتی مہاجر مکہ معظمہ

مؤلف علامہ جامع الشریعۃ والطریقۃ نے جو کچھ یہ رسالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم میں تحریر کیا وہ عین صواب ہے فقیر کا بھی
یہی اعتقاد ہے اور اکثر مشائخ عظام کو اسی طریقہ پر پایا خداوند تعالی مؤلف کی علم و عمل میں برکت زیادہ عطا فرماوی

العبد الضعیف فقیر امداد اللہ الچشتی الصابری عفی اللہ عنہ

محمد امداد اللہ فاروقی

تقریظ جناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ

اس رسالہ کو میں نے اول سے آخر تک اچھی طرح سنا اسکا اسلوب عجیب اور طرز غریب بہت ہی پسند آیا اگر اسکی وصف میں کچھ لکھوں
تو لوگ اوسی مبالغہ پر حمل کرینگے اسلئے اوسی چھوڑکر دعا پر اکتفا کرتا ہوں کہ خدا تعالی اسکی مصنف محقق منصف کو اجر جمیل اور
ثواب جزیل عطا فرماوی اور اس رسالہ سے منکروں کے تعصب بیجا کو توڑے اور انکو راہ راست پر لاوی اور مصنف کے علم اور فیض
اور تندرستی میں برکت بخشی اور میرے اساتذہ کرام کا اور میرا عقیدہ مولد شریف کے باب میں قدیم سے یہی تہا اور یہی
ہے بلکہ بحلف سچ سچ ظاہر کرتا ہوں کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ ع برین زیستیم ہم برین بگذریم + اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ انعقاد مجلس
مولود شریف بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے تغنی اور باجا اور کثرت سے روشنی بیہودہ نہ ہو بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر
معجزات اور ذکر ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جاوے اور بعد اوسکے اگر طعام پختہ یا شیرینی بہی تقسیم کیجاے
اوسمین کچھہ ہرج نہیں بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف سے پادریوں کا شور اور بازاروں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے
دین کی مذمت کرتے ہیں اور دوسرے طرف سے آریہ لوگ جو خدا انکو ہدایت کرے پادریوں کی طرح بلکہ اون سے زیادہ شور
مچاتے ہیں ایسی محفل کا انعقاد اون شروط کے ساتھہ جو میں اوپر ذکر کی اس وقت میں فرض کفایہ ہے میں مسلمان بہائیوں
کو بطور نصیحت کے کہتا ہوں کہ ایسی مجلسوں کے کرنے سے نہ رکیں اور اقوال بیجا منکروں کی طرف جو تعصب سے کہتے ہیں
ہرگز التفات نکریں اور تعیین یوم میں اگر یہ عقیدہ نہو کہ اس دن کے سوا اور دن جائز نہیں تو کچھ بہی ہرج نہیں
اور جواز اسکا بخوبی ثابت ہے اور قیام وقت ذکر میلاد کے چہ سو برس سے جمہور علماء صالحین نے متکلمین اور صوفیہ
صافیہ اور علماء محدثین نے جائز رکھا ہے اور جناب مصنف رسالہ نے اچھی طرح ان امور کو ظاہر کیا ہے اور تعجب ہے کہ

ان منکروں کی ایسی طرح ہے کہ کتا کہانی مغربی کی متعلد ہو کر جمہور سلف صالح کو متکلمین اور محدثین اور صوفیہ صافیہ سے ایک ہی لکیر مین
پرو دیا اور انکو ضال مضل بتلایا اور خدا سے نہ ڈرے کہ انہین اون لوگون کے استاد اور پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی
اور اونکی صاحبزادے شاہ ولی اللہ دہلوی اور اونکی صاحبزادے شاہ رفیع الدین دہلوی اور اونکی بھائی شاہ عبد العزیز دہلوی
اور اونکی نواسے حضرت مولانا محمد اسحق دہلوی قدس اللہ اسرارہم سب کے سب انہین ضال مضل مین داخل ہو جاتے ہین
اف ایسی دلیری پر کہ جسکی موافق جمہور متکلمین او محدثین اور صوفیہ سے حرمین اور مصر اور شام اور یمن اور کو دیا مجمع
مین لاکھون گمراہی مین ہون اور یہہ حضرات چند ہدایت پر - یا اللہ ہمین اور اونکو ہدایت کر اور سیدھے رستہ پر چلا
آمین ثم آمین اور وہ جو بعضی میری طرف نسبت کرتے ہین کہ عرب کے خوف سے تقیہ کے طور پر سکوت کرتا ہون اور حق
ظاہر نہین کرتا بالکل جھوٹ ہے اور اونکا قول مغالطہ دہی ہے مین بحلف کہتا ہون کہ مینے کبھی حضرت سلطان کے
سامنے جو میرے نزدیک خلاف واقع ہو اونکی رعایت یا اونکی وزرا امرا کی رعایت سے کبھی نہین کہا بلکہ صاف صاف
دونوں دفعہ مین جو مین بلایا گیا ہون کہتا رہا ہون اور کبھی خیال نہین کیا کہ حضرت سلطان المعظم یا اونکی وزرا
امرا ناراض ہونگی اور میرا جیسا پلا او گفتگو جو عثمان نوری پاشا کہ بڑے باشا مہیب اور زبردست تھے لوگ اونکے
حکم کی مخالفت کو بڑے امور کا سمجھتے تھے میری گفتگو سخت جو مجلس عام مین ائی تمام حجاز والے خاص حرمین والے
بڑے چھوٹے سب کے سب بخوبی جانتے ہین بلکہ اگر مین تقیہ کرتا تو ان حضرات منکرین کے خوف سے تقیہ کرتا مجھکو بعضین سے
کہ جب ان کے ہاتھ سے امام سبکی اور جلال الدین سیوطی اور ابن حجر اور مثل انکا عالم تقویٰ شعار خاصکر اون کے استادوں کے
اور پیرون مثل شاہ عبد الرحیم اور شاہ ولی اللہ اور اونکی بیٹے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد العزیز اور اونکی نواسے مولوی
محمد اسحق قدس اللہ اسرارہم نہ چھوٹے تو مین غریب اونکی سلسلہ استادون مین شامل ہون اور نہ سلسلہ پیرون مین
کسطرح چھوڑینگے یہہ تو ہر طرح سے تفسیق اور بلکہ تکفیر مین بھی قصور نکر رہے گے پر مین اونکے ان حرکات سے
نہین ڈرتا اور جو میرے ان اقوال کی تائید اور جناب محقق مصنف رسالہ کے سے جابجا تحریر فرمائی ہے اسی پر
اکتفا کرتا ہون واللہ اعلم وعلمہ اتم فقط امر برقمہ وقال بفمہ الراجی رحمۃ ربہ المنان

محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما اللہ الحنان

رحمت اللہ محمد ۱۲۹۳

تقریظ جناب مولوی سید حمزہ صاحب شاگرد جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی ادام اللہ فیضہ

الحمد للہ الذی النعمنا بولادۃ النبی الاکرم والصلوۃ علی رسولہ الذی امرنا باتباع السواد الاعظم وعلی الہ واصحابہ
اجمعین الی یوم الدین اما بعد عرض کرتا ہون کہ یہہ رسالہ الدر المنتظم فی مولد النبی الاعظم اس ناچیز کی نظر سے گزرا اسکا
ہر مضمون لاجواب ہے اور پسندیدہ اولو الالباب اور کیونکر نہو کہ اسکی مصنف تحقیق مین کالشمس فی نصف النہار ہین

اور تقریظ ہین شیخ الاسلام علمای عرب شام و روم و مصر کی مستند بلکہ کافہ فضلاے عالم کے مستمع اور چہپا کر اونکا علم و ذکا مشہور ہے
ویسا ہی ورع و اتقا مشتہر امید ہے کہ یہہ کتاب مقبول خاص و عام ہوگی اور حسب حال اہل اسلام کیونکہ اسمین مجلس مولد شریف
کا ثبوت ہی وہ مجلس شریف کہ جو گلدستہ خوبی دین ہے اور عطر مجموعہ فلاح للمتقین وہ مجلس کہ جو امور مذکورہ ذیل پر مشتمل ہو
ذکر ولادت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم استعمال خوشبو آراستگی مکان ذکر شیرینی کثرت درود شریف قیام
تراحی لتعیین وقت ذکر مبارک کی خوبی جسمین فضائل و مدح و بیان ولادت داخل ہے اس آیہ شریفہ سے بوجہ احسن مستفاد
ہوتی ہی کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک فی ہذہ الحق وموعظة وذکری للمومنین اہ جب کہ رسل
تثبیت فواد اور موعظة اور ذکری کا مثمر ہو فما ظنک بذکر سید المرسلین حبیب احسن الخالقین فتنبہ و کن من الشاکرین
والنعام خیر المنعمین اس آیۃ شریفہ سے یہہ بی واضح ہوا کہ یہہ ذکر شریف افراد وعظ مین داخل ہے بلکہ اعلی اور اہم ہی ہے
یہہ ذریعہ عمدہ ازدیاد محبت سرور کائنات کا ہی اور محبت ذریعہ کمال اتباع کا ہے کما لا یخفی علی المنصفین الماہرین
نیز ظاہر ہے کہ جو مومن ہے وہ محبوب بالنفس و جان سے محبت رکہیگا جو آپ سے محبت رکہیگا آپ کا ذکر کثرت سے کریگا
پس معلوم ہوا کہ جو مومن ہے آپ کا ذکر کثرت سے کریگا دونون مقدمے اس قیاس کے دو حدیثون مسطورہ ذیل سے
ثابت ہین اول سے اول ثانی سے ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کہ تو مومن نہوگا جبتک ہر محبوب سے مجہے محبوب تر نہ جانیگا دوسری حدیث مین من احب شیا اکثر ذکرہ استعمال خوشبو خواہ مکان
بسایا جاوی یا حاضرین پر چہڑکا جاوی یا کپڑون پر ملا جاوے ہیئت اکیلے کلی کے افراد ہین جسکا استعمال خوشبو ہے
اور وہ ایک فعل ہے محبوب عالم کے افعال محبوبہ سے پس سنت سنیہ پر عمل کرنا اور اپنے اخوان کو ایسی عمل مین شریک کرنا
مزید مرتبہ ایمانیہ کا باعث ہو گا تو کیا ہوگا: آراستگی مکان کہ آراستگی سے مراد عمدہ فرش فروش اور چوکی ہے فرش سے مہمانون
کی خاطر اور چوکی سے ذکر کی تعظیم مقصود ہوتی ہے دونون کے نظایر بہت سی شریعت مین موجود ہین خطبہ و وعظ اور
قرات حدیث اور حضرت حسان کے لئے منبر کا ہونا نیز قراءت حدیث اور وعظ کے واسطے چوکی کا تعامل دلیل کافی ہے
ثبوت تعظیم ذکر پر بہی مہمانون کی خاطر حدیث شریف سے ایک نظیر واضح کرتا ہون جب حضرت ام ایمن زیارت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ہوا کرتی تہین سرور مخلوقات علیہ الف الف تحیات اپنی ردای مبارک اونکے واسطے بچہایا
کرتے تہی اگر کوئی کہے وہ رضاعی مان تہین اونکی تعظیم کیونکر نفرماتے ہم کہین گے جب ایسا ارشاد آیا حق کا ایسا
خیال کرے پہر ہمکو اپنے بزرگون اور بہائیون کا خیال بدرجہ اولی چاہیئے شیرینی حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرماتے تہے حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا عسل پیش کرا کرتی تہین بیت معلوم
ہوا کہ ہدیہ مرغوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور شکریہ قدوم اور مومن کے لئے شیرینی خوب چیز ہے اور صحت کے
ساتہہ ثابت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹہاس بہت مرغوب تہی پس آپ کے ہدیہ کے لئے

اور آپ کی امت کیسے خاطرداری لئی مہمانی بہت مناسب ہے سم الیصال ثواب بنیز توضیح جواب ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
یعنی کثرت درود وفضائلہا لاتحتاج الی البیان قیام مستحب جمہور علماء ہے مستحسنات علماء کا انکار کون کر سکتا ہے کیونکہ
انکار کے سبب دلایل نقلیہ واحادیث کا انکار لازم آتا ہے اعاذنا اللہ منہ خلاصہ وجہ کہ علت کہے جو بیان تحریر ہین اوکی خدمت مین
عرض کرتا ہون کہ وجہ استحسان علماء کی یہہ ہے کہ یہہ قضیہ مجرب ہے کہ اس وقت خاص مین خواص امت کو مشاہدہ جمال
مصطفوی حاصل ہوتا ہے اور مشاہدہ کے واسطے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجلس مین تشریف لانا ضروری نہین
بلکہ ارتفاع حجاب کافی ہے اسکی ایک نظیر محسوسات مین آفتاب ہے کہ اوسکی لئے ایک جگہ معین ہے اور ہر اہل بصر ہر مکان مین
اوسکی روشنی سے فائدہ اوٹھاتا ہے نابینا التقلید آروشنی کا معتقد ہے پس علماء کہ حکمائی امت مین مستحسن سمجھے کہ اہل وجد
و ذوق کی تقلید سے عوام بھی بہ نیت استحسان قیام کرلیا کرین ہکذا افادنی شیخی سید العاشقین امداد اللہ العالمین متع اللہ
ماللہ ظلہ علی رؤس المستفیدین **فائدہ** جب یہہ مجلس اس صورت سے مرتب ہوئی تو اوسکی ہیئت کذائی اوس قسم کے
قبیل سے نہوئی بلکہ مثل تدوین کتب احادیث وبنای مدارس وایجاد علوم آلیہ کے ہوئی اور یہہ مجلس مطلق فعل خیر
لطیفہ جب بریانی کا طباق سامنے آتا ہے تو ہم لوگ اوسکی ہیئت کذائی پر اعتراض نہین کرتے بلکہ جھٹ پٹ اوٹھا کر
کلیہ کلوا من الطیبات مین داخل کر لیتے ہین پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ حسنات کو بھی واعملوا صالحا
کی تحت مین داخل کہین تدا عی یہہ مجلس فعل حسن ہے تو اوسکی تداعی کیون حسن نہوگی بلکہ احکام آیۃ کی تعمیل ہوگی ادع
الی سبیل ربک تعاونوا علی البر والتقوی الدال علی الخیر کفاعلہ وغیرہا التعیین وقت حدیث شریف مین آیا
کہ اگر وظیفہ شبانہ رہ جائی تو دنکو ظہر سے اول پڑھ لیا کرو لفظ (وظیفہ شب) سے ولالۃ تخصیص وقت کی
منسوبیت مزید اوسکو پڑھنے کی واسطے فرمانا دلیل ہے پسندیدگی مداومت پر اور بہت احادیث سے خوبی مداومت
ثابت ہے پس مداومت فعل خیر کے بہت مناسب ہے اس زمانہ مین تو لابد منہ کی قبیل سے ہے کیونکہ جو لوگ وعظ
تام سے نفرت کرتے ہین اونکو احکام خداوندی سنانیکی کوئی صورت اس نالایق ننگ خلایق کے نزدیک اسکی سوا نہین
پس اسکی اشاعت پر کوشش علماء کو ضروری ہے واضح ہو کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سی براہین موجود ہین مگر
تفصیل اس مقام کی مناسب نہین جسکو زیادت مطلوب ہو اس رسالہ شریفہ اور انوار ساطعہ وغیرہما کتب محققین
سے ملسکتے ہین **تنبیہ** مجلس مقدس مولود عبارت مجموعہ امور خیر سے ہے جیسا کہ کتب معتبرہ سے ہویدا ہین اگر
کوئی اپنی جہالت یا ہوای نفسانی سے اسمین کچھہ خرابی ملاوے تو اوس شخص کے فعل کی وجہ سے یہہ مجلس مقدس علی
الاطلاق خراب کہلائیگی جسطرح کہ نماز جو شارع کی طرف سے او فعل حسن ہے کسی نمازی کے خرابی مختلط کرنیسے بد نہ کہلائیگی واللہ اعلم
وہو یہدی من یشاء الی سواء السبیل حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزہ المعوی الدہلوی المقیم ببلدۃ الامین بلد و اشہد شرفا الہ
یوم الدین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اللہم متعنی فی احد الحرمین علی الایمان والعفنی یوم القیمہ

تقریظ جناب مولوی عبد السمیع صاحب مؤلف انوار ساطعہ

الحمد للہ سراً وجہاراً والصلوۃ علی النبی وآلہ لیلاً ونہاراً اما بعد کس صدی کے آدمیونکا باہمی شقاق اور بات بات مین پھوٹ اور فراق دیکھکر دل مین خیالات آتے تھے یا رب العالمین وہ تیری بندی سلف صالحین کیسے تھے جنکا سینہ غبار کینہ سے صاف آنکھین حیا دل مین الفت محبت رسول اونکی اصل طینت اتباع حق اونکی جبلی فطرت انہین خیالات مین تھا کہ یکایک غیب سے آگاہ کیا گیا کہ اے عبد السمیع دل تیرا وہیان کیسے ہے کیا حدیث رسول آلہی کو خبر ہے کہ فرمایا لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ اور فرمایا لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق یہ اللہ کی پیاری بندے سدا حق کی رنگی حق کیطرف کھینچی پس انہی جملہ دیکھو وہ جو تمہ حرم صراط مستقیم پر ثابت قدم صوفی فقیہ محدث مولوی محمد عبد الحق حلال مشکلات ادق کامل خطاب صحیح احق جناب مولوی عبد الحق رقاہ اللہ الی درجات الکمال متقاعن طبق وقتی جناب من نے مجھے اونکی تصنیف رسالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم کو دیکھا معلوم کیا کہ اسکا مصنف مجسم انصاف کا مبتلا ہی تقریظ کا شان فی ازداد کا نتیا ہی مولد شریف مع القیام کا استحباب سو محرر سے جناب قوم کو ہیر محققین اہل سنت کا ہی مذہب ہی قلم الحروف کا ہی یہی عمل اور عقیدہ یقین ہیلین جانتا کہ کیا تمنی کو کہ جسمین تردد کیا ہے کیا کلام اللہ مین نہین پڑہا ہے واشکروا نعمۃ اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کیا نہین پڑہا قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون اور سب لغت وغیرہ محدثین کی تصنیفات میں دیکھو کہ منجملہ اسماء مبارکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اسم مبارک آپکا نعمۃ اللہ بھی ہی اور فضل اللہ اور رحمت بھی ہی پہر مولد شریف میں اوس نعمت الہی کا شکر اور رحمت اور فضل الہی کا فرحت وسرور ہی تو ہی اور شکر ادا ہوتا ہی انواع عبادات سے مثل تلاوت آیات قرآن اور قرأت معجزات سید الانس والجان واطعام طعام ودعوت اہل اسلام یہ سب کچھ مولد شریف مین موجود ہی اور جو سامان استعمال علی زینت واجتماع مومنین وحاجۃ عطر وہ اہل ذلت ہی یہ سب سامان سرور وفرحت ہے بنا علیہ محفل داخل تحت مضمون ارشاد حضرت رب العزت ہی جو فضل اللہ اور رحمت الہی کی فرحت سرور اور بجا آوری شکر نعمت اللہ کی ہدایت ہی اور کیا نہین پڑہا اونہون نے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب اور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اعظم شعائر اللہ مین ہین پس حقیقت ایسی عظیم شعائر اللہ کی ظہور کا بیان ہو اور سوقت تعظیماً کھڑا ہونا اور درود وسلام پڑہنا کیونکر بدعت ضلالت ہو جاوے منعم ومحسن کے شکر اور آثار کے تعظیم بعینہ منعم ومحسن کے تعظیم ہے تو مولوی اسمعیل صاحب صراط مستقیم مطبوعہ ہاشمی میرٹھ صفحہ شانزدہم مین لکھتی ہین ہا آثار فروع حب منعم است تعظیم شعائر او مثل تعظیم بام و در کلام او و لباس او و سلاح او وحتی کہ مرکب او ومسکن او چنانچہ ہر کسیکہ مدارست اینمعنی کردہ ومجالست باحقوق شناسان از امرای عظام بلکہ صحیح مصاحبان کرام و تعظیم الشان ہا فرمان ہا و شاہی و تخت بادشاہی را دیدہ یا شنیدہ نخواہند چون تعظیم شعائر منعم کمال سبب باعث تعظیم ہر چیز مؤید حب و مروج شکر او باشد میگردد انتہی اور مولوی اسمعیل تو اولیای کرام کی محبت کو علامت تقوی اور داخل تعمیل آیہ ومن یعظم شعائر اللہ فرماتے ہین بہلا حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی محبت وتعظیم وفرحت وجد بہ جو ہے کیونکر تعمیل آیت

ومن یعظم شعائر اللہ ہو گی عبارت اونکی صراط مستقیم صفحہ ۴۳ مین یہ ہے اگر نیک تامل کنی دریابی کہ محبت امثال این کرام خود شعائر
ایمان محبت وعلامت تقوی است لکن ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب انتہی کلامہ اس کلام نقل کرنے سے ہمکو یہہ بھی منظور ہے
کہ جو بعض مغالطہ دینے والے اوسمین شک کرتے ہین کہ یہہ آیت تو فلان مقصد مین نازل ہوئی ہے پھر یہہ استدلال کیسا تو یہہ مغالطہ
محض بیجا ہے کیونکہ علماء اصول فقہ کے نزدیک عموم الفاظ پر حکم دیا جاتا ہے خصوص اسباب نزول وغیرہ پر منحصر نہین رہتا اسی بنا پر
مولوی محمد اسمعیل نے عموم لفظ شعائر اللہ مین تعظیم اولیاء کرام کو داخل کیا ہے پس نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی محبت وتعظیم بدرجہ اولے
اسمین داخل ہے اب اگر کوئی یہ وسوسہ پھیلائے کہ یہہ قیام محدث ہے تو ہم کہینگے محدث ہونا کچھ موجب نقص نہین
اور نہ اسکو فردہ بہر مضر کئی وجہ سے وجہ اول یہہ کہ جو امر جدید کسی دلیل شرعی کی تحت مین داخل ہو اوسکو علماء بدعت حسنہ اور
سنت حکمیہ کہتے ہین بدعت اسوجہ سے کہ بخصوصہ ظہور اوسکا بعد مین ہوا حسنہ اور سنت اسلئے کہ وہ عموم مندوبات شرعی مین داخل ہے
اور یہہ قیام مروج ایسا ہی ہے تشریح اسکی یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تعظیم نصوص قرآنی سے ثابت ہے وتعزروہ
وتوقروہ وصلوا علیہ وسلموا۔ ومن یعظم شعائر اللہ ان آیات و دیگر مقامات سے تعظیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مفہوم کلی ثابت ہوا
اور جب مفہوم کلی کا ثبوت ہوا تو اوسکی کل افراد کا ثبوت ہو گیا فرق اسقدر ہے کہ بعض افراد تعظیمی وہ ہین جو قرون
ثلثہ مین ظاہر ہوچکے اور بعض وہ ہین جو بعد مین ظاہر ہوئے سو اس صورت مین تغیر وتبدل اصل ماہیت مین نہین کیونکہ نوع اور
مقتضای جنس اپنی افراد مین نہین ہوتا بنا علیہ ہی تعظیم کے مشروعیت کا حکم جو افراد موجودہ قرون ثلثہ مین تھا اوسکا حکم افراد
ما بعد مین بھی باقی رہا اور افراد حادثہ مین جو تغایر اور تخالف ہے وہ ہیئت وتشخص کا اختلاف ہے سو یہہ کچھ مضر نہین حضرت شاہ
ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ انتباہ مین لکھتے ہین باید دانست کہ یکی از نعم خدا تعالی بر امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ
والتسلیمات آنست کہ تا امروز سلسلہ ایشان تا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح وثابت است واگرچہ اوائل امت را
یا اواخر امت در بعض امور اختلاف بودہ است پس صحیح جانید ارتباط ایشان وحدہ من لقول الصحبت والتعلیم وتادیب یا آداب
تہذیب نفس بودہ است بخرقہ وبیعت ودر زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد وبعد از ان رسم بیعت جاری
گشت وارتباط سلسلہ بہمان این امر تحقیق است اختلاف صور ارتباط ضرر نمیکند الی ان قال وعلمای کرام ارتباط ایشان بآنحضرت
در زمن اول بسماع احادیث وحفظ آن ودر ثانی حال مجلد وبعد از ان تصنیف کتب قراءت ومناولہ ومحادثت آن
پیدا شد وارتباط سلسلہ بہمہ نوع این امور صحیح است واختلاف صور را اثری نیست انتہی اور یہی مضمون جناب صاحب نے حاشیہ
عبارت کا ہے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے و بیان مین بحث مین لکھتے ہین وما کان واقعا تحت عموم ما ندب الیہ وحض علیہ رسول اللہ ہو
من المدح والذم لیس شامل موجود کنوع الجود والسخا وفعل المعروف فہو من الافعال المحمودۃ والمحبوبۃ ان یکون ذلک فی خلاف ما ورد
الشرع بہ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جعل لہ فی ذلک ثوابا فقال من سن سنۃ حسنۃ کان لہ اجرہا واجر من عمل بہا
ہم کہتے ہین یہ قیام تعظیمی عموم مفہوم کلی تعظیم ثابت بالقرآن مین داخل ہے تو محمود اور فعل معروف ہوا اور کسی

فعل معروف کا وجود بخصوصہ وبشخصہ اگر صدر اول مین نہوا ہو جائز ہے کہ وہ فعل بعموم حکم شرعی مین داخل ہے تو وہ خلاف امر دین الشرع
مین داخل نہین ہو سکتا جیسا کہ صاحب نہایہ نے تعبیر کی ہے **دوسری وجہ** یہہ ہے کہ اس قیام مین آپکی عظمت نکلتی ہے
اور ادب پیدا ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایجاد کرنا ایسی چیز کا مستحب ہے حدیث شریف مین اسکی ترغیب
واقع ہوئی ہے من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بہا بعدہ کتب لہ مثل اجر من عمل بہا ولا ینقص من اجورہم شیء تمام مسلم
امام نووی نے شرح مسلم مین اور ملا محمد طاہر نے مجمع البحار مین ذیل حدیث مذکور مین لکھا ہے کہ نیک طریقہ جاری کرنے مین خواہ
اوسکا خود ایجاد ہو اور پہلے تھا یا تھا مگر بے رسمیہ ہو گیا تھا پھر اوسنے جاری کیا دونون صورتون مین اوسکو ثواب ملیگا اور وہ طریقہ
خواہ علم ہو خواہ عبادت خواہ ادب ہو عبارت یہہ ہے کان ذلک تعلیم علم او عبادۃ او ادب بس ہم کہتے ہین کہ یہہ قیام طریقہ
حسنہ ہے جاری کیا گیا واسطے ادب کے بنا برعلیہ موجب اجر و مستحسن ہوا **تیسری وجہ** یہہ ہے کہ یہہ قیام کسی امر شرعی کی
مخالف نہین اور ممنوع وہ امر جدید ہوتا ہے جو مخالف ہو اور شامل کسی امر سنت کو قال الامام حجۃ الاسلام الغزالی انما
المحذور بدعۃ تراغم سنۃ مامورا بہا اور مانعین جو اپنی طرف سے عقائد باطلہ فاعلین عمل مولد کی ذمہ افترا کرکے حکم ممنوعیت
لگاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ لوگ قیام کو فرض اعتقاد کرتے ہین اور نیز جانتے ہین کہ ولادت شریف آپکی اس محفل مین
ہوتی معاذ اللہ اور نیز حضرت کو عالم الغیب بالذات جانتے ہین سو یہہ تینون باتین غلط محض ہین قیام کو ہم مستحسن
جانتے ہین اور ولادت باسعادت کے حضور ذکر شریف حضرت کا بیان کر دیتا ہے کہ فلان سال اور ماہ اور زمان و مکان مین ہوئی نہ یہہ
محفل مین معاذ اللہ نبی کریم علیہ التسلیم کو ہم عالم الغیب بالذات نہین جانتے بلکہ یہہ جانتے ہین کہ آپکو جو علم ہوا اور ہوتا
ہے وہ ملائکہ کی خبر رسانی اور اللہ تعالی کی وحی والہام و کشف و شہود کرنے ہی سے ہے پس جب اعتقاد محفل و قیام مین کوئی
عقیدہ اور فعل مخالف اہل سنت نہوا پھر شناعت کیا **چوتھی وجہ** یہہ ہے کہ ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن حضرت ابن مسعود
سے روایت ہوا اوسمین لفظ مسلمون واقع ہے لفظ صحابہ یا تابعین وغیرہ کا نہین والعبرۃ لعموم الالفاظ بنا برعلیہ جس چیز
کو کسی طبقے کے اہل اسلام پسند کرینگے وہ عند اللہ بھی پسند ہوگا لیکن مطلق سے مطلق فرد کامل ہوتا ہے تو لفظ مسلمون سے
جو مسلمان کامل ہین وہی مراد ہونگے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ عہد صحابہ مین اون اصحاب کا پسند کیا ہوا جو
جو درجہ علم و عمل مین کامل ہونگے اسیطرح طبقہ تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین مین اونکا پسند کیا ہوا پسندیدہ
اور مستحسن ہوگا جو اپنے معاصرون مین اعلی درجہ کے قوت نظری و عملی رکھتے ہونگے اسیطرح طبقات مجتہدین کے
بعد عامہ مسلمین مین اونکا پسند کیا ہوا مستحسن عند اللہ ہوگا کہ جو شخص ممتاز ہونگے روایت اور درایت مین
مثل علماء دین ربانی و مفتیان شرع متین حقانی سو یہہ قیام ایسی چیز ہے کہ جبسے احداث اسکا ہوا ہے بڑے
بڑے علماء دین اسکو مستحسن فرماتے رہے ہین پس اون کے مقابل مین دو چار آدمیون کا قول جو قیام
سے انکار کرتے ہین مسموع نہوگا کیونکہ مطلق مین فرد کامل مراد ہوتا ہے اور علماے کاملین شرقا و غربا

قیام کا استحسان فرماچکے ہیں اب ہم اونکی دو چار نقلین درج کرتے ہین محمد ابن علی دمشقی محدث لکہتے ہین جرت عادۃ کثیرۃ
من المحبین اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تقوموا پہر ان کے بعد صاحب سیرت الشامیہ نے اس قیام کا ذکر کیا اور
محدث دمشقی مذکور کے عبارت کو نقل کیا اور لکہدیا کہ ہذا القیام بدعۃ حسنۃ پہر ان کے بعد صاحب سیرۃ حلبیہ نے
بہی ہے لکہا اوسیطرح علامہ عبد الغنی نے اپنی مولد مین لکہا کہ جرت العادۃ بقیام الناس اذا انتہی المداح الی ذکر مولدہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہی بدعۃ مستحسنۃ مستحبۃ اور کہہ چکے ہم اور ہر بدعت حسنہ کو سنت حکمیہ کہتے ہین اور وہ موجب ثواب
ہوتی ہے تو یہ قیام بہی موجب حصول ثواب ہوا اور ایک موقع مین جو چند اشعار مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پڑہے گئے شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ تعظیماً کہڑے ہوگئے اور اون کے ساتہہ جمیع علماء اور کبراء جو حاضر تہے وہ بہی
صف کی صف کہڑی ہوگئے اور حال اس علم وقت کا علامہ زرقانی نے جلد اول شرح مواہب مین اس طرح لکہا ہے
الشیخ الامام العلامۃ ابو الحسن علی ابن عبد الکافی الملقب تقی الدین السبکی الفقیہ الحافظ المفسر الاصولی المتکلم النحوی اللغوی الجدلی
الخلافی النظار شیخ الاسلام بقیۃ المجتہدین برع فی العلوم وانتہت الیہ الریاسۃ بمصر انتہی اور چونکہ یہہ بڑے درجہ
کے شخص تہے اسیلئے سیرت حلبی مین جو انکی سند پکڑی ہے اور نام انکا اس تعظیم اور صفت سے لکہا ہی جو مرقوم ہوتا ہی
وقد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلے اللہ علیہ وسلم من عالم الامۃ ومقتدی الائمۃ دیناً وورعاً الامام التقی الدین السبکی
ویکفی مثل ذلک فی الاقتداء انتہی ملخصاً واضح ہو کہ ولادت اس علم کی ۶۸۳ھ اور وفات ۷۵۶ھ مین ہوئی اور اپنی وقت
مین مقتدی ایک عالم کی ہوئے اسیوطی محدث حلبی و دیگر اکابر سلف رحمہم اللہ لکہتے ہین کہ اقتداء امام سبکی کا کافی حجت ہے
مستحسن ہونے قیام مین اور لکہا امام برزنجی نے مولد شریف مین وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذوو روایۃ
وروۃ فطوبی لمن کان تعظیمہ صلے اللہ علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ اور علماء عہد کے زبدۃ التاج شیخ عبد اللہ سراج مفتی حنفی
مکی نے قیام مروجہ میلاد کیلئے لکہا تواترۃ الائمۃ الاعلام واقرہ الائمۃ الحکام من غیر نکیر منکر ورد راد یعنی اس قیام پر
ائمۃ اعلام اور ائمۃ حکام مین سے کسینے رد و انکار نہین کیا بلکہ سبہون نے مقرر رکہا اور سبہون مین جاری رہا پہر
اون کے بعد مفتی عبد الرحمن سراج مفتی مکہ نے لکہا وعلماء العرب والمصر والشام والروم والاندلس کلہم راوہ حسناً
فعلی حاکم الشرع تعزیر منکرہ اس وقت راقم الحروف اسیقدر پر اکتفا کرتا ہے اور جن صاحبون کو مسئلہ طلب حق
مولد شریف کی اور زیادہ تحقیق منظور ہو وہ میرے رسائل دافع الاوہام والانوار ساطعہ وغیرہ کو ملاحظہ
فرماوین اور جو کچہہ میری دلائل پر براہین قاطعہ وغیرہ مین جرح و قدح کیا گیا ہی بار دوم جو انوار ساطعہ
کو نظر ثانی کرکے چہپوایا ہے اوس مین اونکی سب شکوک و اوہام کو بحول اللہ وقوتہ القویہ کہول دیا گیا ہی
ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلی اللہ علی نبیک سید المرسلین وآلہ واصحابہ
وحزبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؁ حررہ عبد السمیع غفر اللہ لہ ولوالدیہ

تقریظ جناب مولانا قسیم الدین احمد رضوی عظیم آبادی سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا والصلوۃ والسلام علی حبیبہ رسولہ المخاطب بیا ایہا النبی
انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وعلی آلہ واہل بیتہ الذین طہرہم اللہ تطہیرا
واصحابہ الذین ابتہجوا بالنبی الامی وفرحوا بمیلادہ الشریف فبشرہم رسول اللہ بالنجاۃ تبشیرا **اما بعد** بندہ بارگاہ
حضرت صمدیت سید قسیم الدین احمد رضوی حنفی قادری منعمی عظیم آبادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ عاشقان روحی محمدی
ومشتاقان کوئی محمدی کو بشارت دیتا ہے کہ رسالۃ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم جسکو حضرت مولانا البحر
الطمطام والحبر القمقام الغائص فی بحار التوحید القائم فی مقام التجرید والتفرید المہاجر الی اللہ ورسولہ السالک
مسالک اقوم طرق حبیبہ وآلہ حضرت مولانا ابو الفضل اولنا الحاج الشاہ محمد **عبد الحق** الالہ آبادی ثم جلہ اللہ کیا
لا زالت شموس افاضتہ طالعۃ علی الطالبین والمسترشدین بالحق نے تالیف کیا ہے ایسی کتاب لاجواب ودلائل حقہ سے مملو
بنا دیا ہے کہ جسکی دیکھنے ہی سے منکرین کو بحر سکوت چاہئے ہوگا محبین کا دل باغ باغ ومنکرین کا کلیجہ داغ داغ ہوگا۔
الحق مولانا نے اسم بامسمی اچھی کتاب لکھی ہے یعنی موتیوں کو پرویا ہے اللہ تعالی مولانا ممدوح کو میری اور سب مسلمانوں کی
جانب سے جزای خیر دیوی اور مدت تک انکی سعی فضا علی الحق قایم رکھے اور کیونکر خوشی میلاد شریف سے کوئی مسلمان منکر ہو سکتا ہے
جب اللہ تعالی نے **لقد من اللہ علی المومنین** کہکر ذات پاک نبی کریم کی ولادت سے مسلمانوں پر احسان جتایا ہے تو مقتضاے
ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ہم لوگوں کو ہمیشہ اظہار احسان کرنا وممنون ہونا چاہئے وبفحوای حدیث شریف کہ تکمیل
کلمہ لا الہ الا اللہ بغیر قول محمد رسول اللہ نہیں ہوتی وظاہر ہے لفظ محمد رسول اللہ بغیر دریافت کمالات ذاتی وصفاتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بکار آمد نہیں وموقوف علیہ فرض فرض ہوتا ہے بیان حالات رسول اللہ فرض ہوا وبعد بیان الیوم اکملت لکم
دینکم الخ کے اللہ تعالی نے کتاب کریم کو اپنی بیان میلاد حضرت رسول اللہ کے ختم کیا یعنی لقد جاءکم رسول من انفسکم
عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم پھر منکرین پر **فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ**
الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم ہ فرما کر عتاب کیا

فاعتبروا یا اولی الابصار

تقریظ جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب دام فیضہ داماد حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما رزقنا بمنہ وفضلہ اخوۃ الایمان وربطنا بالاتحاد والالفۃ حسن نظام الایقان واوجب علینا حضور الجماعات الخمسۃ

وتجمع الاعیاد ومع الاجتماع فی حلق الذکر وتستحب الجمع لمحافل المیلاد وتحرم علینا المناقشة فیما بیننا والجدال مع التباغض
وشیوع المنافرة فینا والمراء والتحاسد وجعل اختلاف الامة رحمة للمسلمین وظہر رافتہ باباحة الرخص علی المومنین والصلوٰة علی من
اختصہ بالخلق العظیم وعلی آلہ الذین اہتدوا بہدیہ المستقیم بعد حمد و صلوٰة کے احقر الی الباری عبد اللہ الانصاری تمام برادران دینی
کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مدت سے اختلاف باہمی درباب عمل میلاد سرور کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوات والتحیات
سنتا تھا اور طرفین کا تعصب بھی تاقیوما ترقی پذیر دیکھ کر شبانہ روز دل سے دعا کیا کرتا تھا کہ یا اللہ کوئی حبیب مقبول انام جو
خاص و عام میں مسلم ہو ایسی تحریر فرمائیں کہ جس سے فریقین اپنی تعصب بے جا سے خبردار ہو کر باز آئیں اور حق پرست
او منصف مزاج اور طالبان رعایت طریق مستوی پر لگ جائیں سو اندنوں فقیر نے کتاب الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی
الاعظم دیکھی جسکی مصنف مخدوم ومنا دمولنا شاہ محمد عبد الحق محدث مہاجر ہیں الحق اس کتاب کے ہر مسئلہ کو بدلائل کتاب و سنت
واجماع امت مدلل پایا اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف و فاروق ابد اور کتاب کو قول فیصل و صراط مستقیم کہا جاوی تو بجا ہے
اور کیوں نہو مصنف دام ظلہ العالی کہ معظم زادہا اللہ تعظیماً وتشریفاً میں علماء و فقہا دور عا مثل آفتاب مشہور ہیں وہ اپنے
دلیل اونکی دلائل مقبولیت ہی یہہ ہے کہ وہ حرم محترم میں شیخ الدلائل ہیں فقیر کو اونکی توصیف کی کچہ ضرورت نہیں کیونکہ
تمام مضامین اوس کتاب کے اونکی فضل و کمال پر براہین قاطعہ ہیں اور صحت عبارات کی خود بخود انوار ساطعہ ہیں
ہاں اسقدر گذارش ضروری ہے کہ جو کچہ مصنف مدظلہ نے درباب جواز میلاد فخر عباد تحریر فرمایا وہی مسلک فحول
وفضلاء ہندوستان کے مشاہیر علماء کا سلف سے لیکر خلف تک رہا ہے چنانچہ جناب مولانا شاہ عبد الحق محدث و
حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث و مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی و مولانا مولوی احمد علی محدث
و مولانا مولوی مفتی عنایت احمد و مولانا عبد الحی رحمہم اللہ تعالی واستاذنا مولوی محمد لطف اللہ و مولانا مولوی الحاج حسین
و مولانا الحافظ الحاج محمد طلا نواب سلمہم اللہ تعالی کا اسی پر عمل رہا اور ہے اور نیز زبدة الفضلاء واستاذ العلماء مولانا
مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلی مدرسہ دیوبند خاص دیوبند میں بارہا محافل میلاد میں شریک ہوئے
اور بحالت قیام حاضرین وہ بھی قیام ہی کیا اور فرمایا کہ اگرچہ اسکی اصل جیسی کہ چاہئے نہیں پر جبکہ تمام مجلس ذکر ولادت
کی تعظیم کو اوٹھہ کھڑی ہو ایسی حالت میں قیام نہ کرنا سو ادبی سے خالی نہیں چنانچہ مولانا مخدومنا کی اس قول اور
فعل پر بہت شاگرد و رشید باشندگان شہر شاہد ہیں ماسوا اسکے سلالہ خاندان مصطفوی جامع الشریعة والطریقة
حاجی محمد سعید عابد مہتمم مدرسہ دیوبند نے خاص مولانا ممدوح سے خاص اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف بطریق معمول
کرایا اور شیرینی بہی تقسیم فرمائی اور نیز کہف الفضلاء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رحمة اللہ علیہ ناظم مدرسہ مذکور
کی زبانی کرة مرة سنا گیا ہے کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر و برکت کا ہے اور خاص مولانا بہی بعض
بعض جگہہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے چنانچہ پیرجی واجد علی صاحب دیوبندی جو مولانا کی مرید اور مولود خوان ہیں

اس امر کے ثبات میں بس ہے جو بعض اشخاص بالتحقیق اہالیان مدرسہ دیوبند کو اپنی تحریرات میں ذکر ولادت باسعادت سے تشبیہ دیتے ہیں سراسر بیجا ہے اور اتہام عظیم ہے جب کہ ذرا بھی عقل ہو گی وہ سمجھ لیگا کہ اہل مدرسہ مدرس اعلی و مہتمم مدرسہ کی اقوال و افعال کا اعتبار ہے یا غیر مرتبہ کے بقولات کا۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

تقریظ

جناب مولوی محمد جمیل الرحمٰن خان صاحب خلف الصدق مولوی عبد الرحیم خانصاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن بعث حبیبہ الی الخلق رحمۃ للعالمین۔ والشکر لمن ارسل رسولہ الی الوری خاتم النبیین۔ والصلوۃ علی من خوطب بخطاب الم نشرح لک صدرک۔ ثم بشر بشارۃ ورفعنا لک ذکرک۔ وامر بذکرہ حجۃ عباد اللہ بقولہ واذکروا نعمۃ اللہ کیف لا فان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی تکریما۔ فیا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی جمیع آلہ وصحبہ الذین فدوا اعمارہم وما ملکت ایمانہم فی مرضاۃ اللہ وحب رسولہ فطوبی لہم۔ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون۔ فیسر اللہ لی ولسائر المسلمین اتباعہم انہم ہم المہتدون۔ وبعد فہذہ رسالۃ عجیبۃ غریبۃ بارعۃ ومقالۃ انیقۃ رشیقۃ فارعۃ۔ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء تتلألأ فیہا آیات و احادیث کالیلۃ القمراء۔ یعجب حسن رزانۃ مضامینہا کل ناظر باہر۔ ویغرب حصافۃ بیانہا کل طالع ماہر فی جواز مولد البشیر النذیر۔ ترق اللہ شفاعتہ کل صغیر وکبیر۔ تنشرح بہا صدور المحبین وتضیق بہا قلوب المنکرین تمرح بہا نفوس اہل الحق والوداد۔ وتجرح منہا عیون اہل الہواء والعناد۔ ولا لہا فالقۃ لاکباد الزائغین۔ عن سبیل الرشاد۔ وحججہا خارقۃ لاکباد الزائغین الی طریق الفساد۔ ولیت شعری ما الدلیل عند رہط الجاحدین۔ وما الحجۃ عند قوم المانعین۔ وہل لا نکارہم من ہذا الفعل الحسن اصل

واثیر لہم ثبوت بالنقل - لاوالسبیل بہ جاؤا بالشقر و البقر عن نبات آخر - ومحض الحقد و الشین - ومخض البغض
واللین - فما لہولاء القوم لایکادون یفقہون حدیثا - ولایعرفون من السبت خمیسا - لعمری ان عمل المولد النبی
الکریم - موجب لفوز درجات النعیم - علی ان فیہ ارغام الشیطان - وازدیاد حب اللہ لاہل الایمان - کیف لا
وقد نطق بہا العالم الکبیر - الفاضل النحریر - الفقیہ الجلیل - والمحدث النبیل - المولٰنا الحاج
محمد عبد الحق الٰہ آبادی - ابقاہ اللہ فی بسط الایادی - المہاجر بیت اللہ الحرام - والزائر روضتہ النبی با
النعام - فللہ در مولفہا حیث الفہا - ومرصعہا حین اصفہا - لاینزع فیضانہ عن کل عالم و عامی - ولاحرم
من ہدایتہ کل قاصی ودانی - فما اذکی ذہنہ الثقیف - وما اشحذ فکرہ الحصیف - لعلمی انہ یخطر بالی
مرۃ بعد اخریٰ - وکرۃ بعد اولیٰ - ان تحریر مثل ہذہ الرسالۃ لامر فخیم - والی بیان ہذہ المسئلۃ للناس
احتیاج عظیم - الی ان جاء محظوظا بمخلعتہ من ظہر الغیب بخلعۃ الوجود - ومکلا باکلیل الطبع من توفیق
الملک المعبود - لینظر اہل الرشاد من المسلمین - ان ہذا الفعل مقبول محبوب بین المومنین - من
قدیم الایام الی زماننا الذی قلب ظہر المجن فالحق ما راہ المومنون حسنا فہو عند اللہ حسن - ولیعلم الذین
ظلموا علی انفسہم بالانکار - وتشمروا فیہ ذیل الاصرار - مہ یتجاوزون فی ذلک شتتا - ویحیدون
عن طریق المستقیم شططا - ویتنابزون اہل السنۃ بالقاب اہل البدعۃ و الشرک والجحیم - فسبحانک
ہذا بہتان عظیم - فعسی ان یکون لہم ہذہ الرسالۃ فصل الخطاب - ان نظروا بعین الانصاف
طالبا للصواب - لان المؤلف سلک فیہا مسالک المحققین - واختار مذہب المدققین - باعدا عن
التفریط والافراط - آخذ الطریقۃ السداد بالاحتیاط - واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم -
ویضل من یشاء وہو الحکیم العلیم - ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین -
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین - برحمتک
یا ارحم الراحمین ؛

نمقہ احقر عباد اللہ المنان عبدہ محمد جمیل الرحمن خان عفی عنہ مدرس اللسان العربیہ فی مشن کالج دہلی

قصیدہ عرضِ حالِ پُرملال آشرفِ شکستہ بال بحضورِ پُرنور
حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم

الصلوٰۃ اے پیشواے انبیا — السّلام اے مقتداے اولیا
الصلوٰۃ اى حضرت شمس الضحٰے — السّلام اے حضرت بدر الدجیٰ

الصلوٰة اے سید نور الہدیٰ — السلام اے سرور ہر دو سرا
الصلوٰة اے سید خیر الوریٰ — السلام اے شافع روزِ جزا
الصلوٰة اے رحمة للعالمین — السلام اے مظہرِ ذاتِ خدا
الصلوٰة اے سرورِ دنیا و دین — السلام اے باعثِ تکوینِ ما
گر نبودے ذاتِ پاکت را وجود — کُن نہ گفتے خالقِ ارض و سما
ہر چہ ہست از ہستی تو ہست شد — نیستی را ہستیت آمد فنا
اول آمد نور آخر شد ظہور — شد ثابت ابتدا و انتہا
تو نبی بودے و آدم آب و گل — ہیچکس را نیست بر تو ابتدا
سیدِ اولادِ آدم ذاتِ تو — کے میسر شد کسے را این عطا
صبحِ عالم شب دیجور بود — از تو روشن گشت یا بدر الدجیٰ
ذرہ ذرہ نور یاب از حسنِ تو — بُد رخِ پُر نور یا شمس الضحیٰ
سورۂ واللیل وصفِ زلفِ تو — والضحیٰ تفسیرِ روئے دلربا
اے کہ مداحت خدائے ذوالجلال — از ثنائیت خامشی حدِ ثنا
آنکہ وصفِ اوست قرآنِ مجید — کیست در وصفش کند چون و چرا
یا نبی اللہ بحالم کن نظر — سوختم در آتشِ ہجرِ شما
پردہ افگن از رخِ پُر نورِ خویش — کز فراقت بر لب آمد جانِ ما
یا بخوان مارا حضورِ خویشتن — مخلصی یا بیم زین دارِ عنا
تابِ تنہائی ندارم بعد ازین — از جبینِ محبوبِ محبوبِ خدا
آرزو دارم زخاکِ کوئے تو — ہر دو چشم خویش سازم سرمہ سا
سجدۂ خاکِ درِ دربارِ تو — عاشقانت را خوش از ظلِ ہما
گر ہمایون بخت من یارے کند — جان بخاکِ کوئے تو سازم فدا
آن کمندِ زلفِ مشکینت کجاست — تا کشد فرقم بسوئے خاکِ پا
شوکتِ سلطان نگردد ہیچ کم — زالتفاتِ او بسوئے حالِ گدا
جانِ شیرین تلخ شد در ہجرِ تو — جامِ وصلت بخش از بہرِ خدا
بعد مردن گر بدست آید وصال — صد ہزاران جان برین مردن فدا

بجز رحمت ایزدی من تشنه کام
در تب و تابم بصد رنج و عنا

وعدهٔ وصلت بروز محشر ست
من کجا و وعدهٔ وصلت کجا

تاب هجورے ندارم ساعتے
تا بکے مانم درین رنج و بلا

یا الٰہی زود تر محشر شود
تا بچشم سر به بینم آن لقا

عشق حق در عشق تو دارد مقر
منکرش را لعن گویم بر ملا

قلع به دستیکه در دستِ تو نیست
لنگ باد آن پا ز راهت تا شنا

کور به چشمی نخواهد دیدنت
کر بود گوشے که نشنید از شما

درسرے سودات نے یا واقلم
دل که بے دردت بود بروے بلا

یا رسول الله منم بیچارئے
بیکس و بے یار و یاور بے نوا

زاد راهِ آخرت موجود نیست
هر زمانم الرحیل آمد ندا

منزلم دور و دراز و پر خطر
بے سر و سامانم و بیدست و پا

نے بدستم زهد و نے حسن عمل
از تهیدستی رسد کارم کجا

کار بد اخلاق بد گفتار بد
خبث باطن را نه حد و انتها

هر چه کردم نیست در وی جز بدے
بار نیکی نا ورد تخمِ خطا

هر دم از عمرم دُرِ شهوار بود
هر زمانم گنج گوهر بے بها

دانه دانه منتشر کردم بخاک
واے بر حالم دریغا حسرتا

خرمن عمرم به برقِ لهو سوخت
بے سر و سامان شدم مفلس گدا

صرف کردم عمر در لهو و لعب
نیست در دستم بجز حرص و هوا

خواب خرگوشم بگوشم پنبه کرد
هیچ نه شنیدم ز پندِ دلکشا

نفس و شیطان دشمنانم درپے اند
نیست جز ذاتت که ملجاے ما

دشمنم بر حال زارم گریه کرد
دیده آید دوست چون سازد جدا

بارِ عصیانم گرانم در تا نمود
زین گرانباری سبکدوشم نما

گرچه غرقابِ گناهانم ولے
نیستم مایوس ز امیدِ نجا

چشم دارم یار من یارے کند
او حلیم و من گرفتارِ بلا

از تهیدستی چه باشد خوف و بیم
تو محمد باد سته **اشرف** گدا

تقریظ منظوم من تصنیف منشی محمود صاحب المتخلص بہ رونق

یہ تصنیف کیا عمدہ اور دلنشین ہے — کتاب ایسی اب تک تو دیکھی نہین ہے
ہے کس بحر دانش کی یہ در فشانی — کہ ہر اک ورق دامن گوہرین ہے
عجب لکھی ہے یہہ کتاب مدلل — مؤلف کو اسکی ہزار آفرین ہے
روایت قویہ درایت صحیحہ — نہین ایسے خوبی جو اسمین نہین ہے
بنور اسکو دیکھا تو اصل اسکی بیشک — حدیث شریف اور کتاب مبین ہے
جو فعل بزرگان ہے وہ مستند ہے — جو قول مشائخ ہے محکم متین ہے
یہہ وہ شاہد دلربا جلوہ گر ہے — فدا جسکی خوبی پہ ماہ مبین ہے
ہر اک صفحہ کا رخ دل ربا ہے — ہر اک سطر اک گیسوی عنبرین ہے
ہر اک دائرہ ہے اگر درج گوہر — تو ہر ایک نقطہ بھی در ثمین ہے
جو دیکھے گا صل علی ہی کہے گا — کہ مملو بذکر شہ مرسلین ہے
ہین اس در منظم سے محروم منکر — کہ یہہ در خور گوش اہل یقین ہے
لکھین ہین وہ اسمین دلائل قویہ — کہ منکر کو گنجایش اصلا نہین ہے
زادہ ہی سمجھے گا ذکر نبی کو — جو ساء المصیر اور جو بئس القرین ہے
نمانے اگر منکر اب بھی تو کیا ہے — ہمیشہ سے انکی تو عادت یونہین ہے
معجزے سے بھی لایا بو جہل ایمان — علاج اس جہالت کا ممکن نہین ہے
جو ہین منکر بزم میلاد دیکھین — کہ کیسی قوی حجت مثبتین ہے
دعا مانگو اللہ سے یہہ باتین چھوڑو — کہ ذات اوسکی بس ارحم الراحمین ہے
محبت نبی کی تو ہی اصل ایمان — جو یہہ ہی نہین ہے تو کچہ بھی نہین ہے

قطعہ تاریخ منشی رونق

بہت خوب ہے در منظم چھپا — کسی شے کا اس مین نہین کچہ قصور
کہا جبکہ رونق سے تاریخ کو — تو فوراً کہا اوس نے خیر السرور
۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد مولانا قسیم الدین صاحب رضوی عظیم آبادی

ہوئی جبکہ مطبوع یہہ کتاب — کہ ہر قول اسکا ہے بس با صواب
ندا ہاتف غیب نے دی مجھے — کہ در منظم ہے یہہ لاجواب
۱۳۰۷

قطعہ تاریخ دیگر

چھپ چکی جب کتاب مولانا
واقعی جو در منظم ہے
مینے اک دوست سے کہا ای دل
جو کہ دل سا رفیق و ہمدم ہے
ہم بھی تاریخ کا ثواب لین
کہ یہہ ذکر رسول اکرم ہے
بولا ارشد کتاب واللہ
بحر حب نبی اعظم ہے
۱۳۰۸ھ

برکات اولیائے نقشبند

علوم و فنون اسلامیہ کی خدمت اولیائے نقشبند کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ درس و تدریس، تعلیم و تعلم، تصنیف و تالیف، نشر و اشاعت اور مسند رشد و ہدایت پر متمکن رہے۔ قلم و قرطاس سے تبلیغ حق کو بام عروج بخشا، ہر شعبۂ ارشاد و تبلیغ میں عشق و محبت اور ایثار و قربانی کو حرز جان بنایا، کتابیں لکھیں لکھوائیں اشاعت پر کمربستہ رہے، اولیائے امت اور علمائے ملت نے استفادہ کیا۔ عوام و خواص نے درس لیا۔ ایک طرف عاشق رسول اکرم مولانا عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ کی شہرۂ آفاق تصنیف الفوائد الضیائیہ (شرح جامی) پڑھ کر عالم بنے تو دوسری طرف مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے فیض یاب ہو کر سلوک و تصوف کی راہ پر گامزن ہوئے یہ دونوں شخصیتیں اکابر اولیائے نقشبند میں ممتاز مقام پر فائز ہیں۔ پھر ان کے تربیت یافتہ حضرات نے انہی کی سنت حمیدہ کو اپنایا۔ الحمد للہ علی منہٖ و کرمہٖ۔ کہ شاہکار ولایت، نازش طریقت قطب الوقت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کے عالی مرتبت خاندان سے جلیل القدر فرزند پیر طریقت، فخر ملت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف نے اسی رسم ایثار و قربانی کو تازہ کرنے کیلئے اہم کتب اسلامیہ کی اشاعت پر کمر ہمت باندھی ہے حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی لائبریری سے نایاب کتب کو شائع کرنا شروع کر دیا ہے اس سلسلہ کو دوام بخشنے کیلئے مولنا قاری صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر نقشبندی زید مجدہٗ کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا ہے چنانچہ میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک صدی قبل شائع ہونے والی نہایت عمدہ، مبسوط اور تحقیقی کتاب الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم کو زر کثیر صرف فرما کر شائع کر کے قابل تقلید کارنامہ سرانجام دیا ہے ان شاء اللہ العزیز مستقبل قریب میں شمس التواریخ، اقتباس الانوار اور دیگر اہم تاریخی، مذہبی، تعمیری، اصلاحی، اسلامی، فقہی، فنی، تدریسی کتب اشاعت پذیر ہونگی، جملہ اہل سنت خصوصاً آستانہ عالیہ شیر ربانی سے منسلک حضرات کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر چل کر نشر و اشاعت کے محاذ کو مستحکم بنانا چاہیئے۔

منجانب: محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ۰ قاری غلام [illegible] نقشبندی خطیب جامع مسجد [illegible] حبیب [illegible]